تتنزل رحمة عند ذكر الصالحين

صالحین کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے

کراماتِ امیرِ ملت

اعلیٰ حضرت امیرِ ملت قبلۂ عالم الحاج حافظ

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب

محدث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتب:
خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان صاحب نقشبندی
مجددی جماعتی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

297
53 ع
844

Marfat.com

DATA ENTERED

قبۂ خضراء

باسمہٖ وعونہٖ وجل شانہٗ وحبیبہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

تتنزل رحمۃ عند ذکر الصالحین

(صالحین کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے)

کعبۃ اللہ شریف

کرامات امیر الملت

اعلیٰحضرت قطب ربانی غوث صمدانی محبوب رحمانی مجدد دورانی مرشد حقانی
علامہ حاجی حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ

مرتبہ غلامانِ غلام دربار علی پور سیداں مہاجر دیار نبی آخر الزماں علیہ افضل و اکمل التحیاۃ والصلوٰۃ والسلام رحمان خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خاں راجیٔ غفران۔ مؤلف کوکبۂ غزوۂ بدر وغیرہ معہٗ

مختصر حالات اعلیٰحضرت امیر الملت رحمۃ اللہ علیہ

ازقلم حقیقت رقم حاجی زاہد حسن فریدی ایم اے نقشبندی جماعتی عفی اللہ عنہ پروفیسر گورنمنٹ کالج چکوال

مسجد النور علی پور سیداں

رباط جماعت منزل مدینہ منورہ

مرتب
خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان
مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تعاون
حمید علی خان نقشبندی جماعتی

ملنے کا پتہ
مکتبہ فریدی اردو کالج کراچی

... پریس کراچی

Marfat.com

سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابوبکر صدیق
سلمان فارسی
قاسم بن محمد
امام جعفر صادق
بایزید بسطامی
ابوالحسن خرقانی
ابوعلی فارمدی
ابو یوسف ہمدانی
عبدالخالق غجدوانی
محمد عارف ریوگری
محمود انجیر فغنوی
عزیزان علی رامیتنی
بابا محمد سماسی
امیر کلال
امام سید محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری
علاؤالدین عطارؒ
یعقوب چرخی
عبیداللہ احرار
خواجہ محمد پارسا
درویش محمد سبزواری
خواجہ محمد امکنگی
خواجہ باقی باللہ دہلوی
امام شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی
امام محمد معصوم سرہندی
خواجہ حجۃ اللہ
محمد زبیر سرہندی
قطب الدین اشرف
[illegible]

سیدنا علی المرتضیٰ
سیدہ فاطمۃ الزہرا
سیدنا حسن
امام حسین
امام زین العابدین
امام محمد باقر
امام جعفر صادق
محمد المامون
علی العارض
سید حسین
سید طاہر احمد
سید ابراہیم
سید عارف
سید فرد
سید اسد اللہ
سید کمال الدین
سید نور اللہ
سید عبد اللہ
سید شمس الدین
سید خلیل اللہ
سید حبیب اللہ
سید نظام الدین
سید منصور
سید جلال الدین
سید علاؤالدین
سید علی
سید امام الدین
سید میر احمد
سید محی الدین
سید حسین شیرازی
سید محمد نوروز
سید علی شاہ
سید میر محمد
سید عبد الرحیم
[illegible]

امیر ملت سید جماعت علی شاہ

رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

Marfat.com

ج ۵۳۵ ع
84429
۴۸۶/۹۲

بسم اللہ وھو الغنی الحلیم

اقرأ باسم ربک الجلیل وھو سبحانہ تعالیٰ

۵ ۸ ۳ ۱ ۶ ۵ ۴ ۳ ۱ ۶

منتخب کرامت پیر

۵ ۶ ۹ ۱

یعنی

ننّیانوے داستان الکرامت

۵ ۸ ۳ ۱ ۶

کرامات حاجی سیّد میر ملّت پیر روحانی

۵ ۶ ۹ ۱ ۶

مؤلّفہ خان بہادر جناب حاجی مصطفٰی علی جماعتی

۵ ۶ ۹ ۱ ۶

الحاج خلیفہ بخشی صاحب دام اقبالہ

۵ ۶ ۹ ۱ ۶

مرسلہ از حاجی مولوی محمد راشد علی جماعتی پچھرایوں

۵ ۶ ۹ ۱ ۶

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

دیگر قطعۂ تاریخ کرامات امیر الملت

راز کلک گوھر سلک حضرت الفاضل حاجی مولوی محمد راشد علی صاحب نقشبندی جماعتی (نپھرالوی)

مرے پیر و مرشد شہنشاہِ اعظم
جو ہیں مشعلِ راہ شمعِ طریقت
مجسّم ہیں نیکی سراپا ہدایت
کرامات ان کی جمع کی ہیں جس نے
خزانہ کرامات کا مل گیا ہے
ہوئی فیضِ حامد سے تاریخ راشد

مرے قبلۂ عالم وہ روحی فداہم
خوشا بخت خوش دل مرے محترم
مُریدوں پہ ہے اُن کا فیض اُتم
خلیفہ ہیں بخشی جمیلِ الشیم
ہوا یے گماں ہم پہ فضل و کرم
جو نسخہ کرامت کیا ہے بہم
۱۳۸۵ھ

نہ پائی ہو جس نے ہدایت وہ راشد
علی پور پہنچے گا با چشمِ نم

نتیجۂ افکار راشد علی
۱۳۸۵ھ

؎ حضرت راشد کے ماموں اور استاد حضرت پروفیسر حامد حسن قادری نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

قطعۂ تاریخ طباعت "کراماتِ امیرِ ملت" رضی اللہ عنہ

از کلکِ گہر سلک مخلصم و مکرم جناب غلام جیلانی صاحب نقشبندی جماعتی حیدر آبادی دکنی مہاجر پاکستان حال وارد بہاولپور

للّٰہ الحمد کہ آراستہ گشت از زیورِ طبع
نسخۂ خوب "کراماتِ امیرِ ملت"

ایں کتاب است مبارک بلا شبہ اے دل
کاندریں جلوۂ حالاتِ امیرِ ملت

مرحبا حضرتِ بخشی کہ بہ سعیِ بسیار
منضبط کرد کراماتِ امیرِ ملت

بخشیِ والا گہر آنکہ ز اخلاص و عمل
بہرہ ور شد ز فیوضاتِ امیرِ ملت

سینہ را اہلِ صفا نور نوازست کلیم
نیست ایں حرف و حکایاتِ امیرِ ملت

سالِ ترتیب ز افکار و کلیم عاجز
شد برآمد "بکراماتِ امیرِ ملت"

۵ ۸ ۳ ۱ ھ

"از ناچیز غلام جیلانی کلیم المجدد"

۵ ۸ ۳ ۱ ھ

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

تواریخ تالیف

احوال کرامات قبلۂ عالم علیہ الرحمۃ

۵ ۸ ۳ ۱ ھ

ننّانوے کرامات امیرِ ملّت قبلہ عالم ولیِ کامل

۵ ۶ ۹ ۱ ء

جناب حضرتِ بخشیٔ والا مرتبت
فدائے قبلۂ عالم ہیں ہر دم
بصد اخلاص و الفت جان و دل سے
یہ پیری اور ضعیفی کا ہے عالم
بصد محنت مرتب کیں اُنھوں نے

خُدا کی اِن پہ ہو ہر آن رحمت
وہ حاضر باشِ دربارِ رسالت
کیا کرتے ہیں دینِ حق کی خدمت
مگر اس پیر بڑی ہے اُن کی ہمت
کرامات امیرِ دین و ملّت

یہ کہدو اس کی تم تاریخ راشد
بیانِ کاملِ اظہارِ قدرت

۵ ۶ ۹ ۱ ء

مرقومہ راشد حسن قادری مجدّدی

۵ ۸ ۳ ۱ ھ

تاریخ طباعت

تتنزل رحمۃ عند ذکرالکاملین ؁

۶ ۶ ۹ ۱ ء

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	مقدمہ از جناب بخشی مصطفےٰ علی خاں صاحب مدظلہ العالی	۱۵
	منقبت در شان حضرت قبلہ عالم امیر ملت رضی اللہ عنہ	
	مختصر حالات حضرت قبلہ عالم امیر ملت رضی اللہ عنہ	۱۹
	کرامات امیر ملت رضی اللہ عنہ	
	کرامات کشف القلوب	
۱	ایک اجنبی کا تصور اور آپ کا کشف	۳۱
۲	ایک بزرگ حافظ صاحب کا تصور اور آپ کا کشف	۳۳
۳	ایک غیر معتقد کے قلب کا کشف	۳۵
۴	سمندر پر کشف القلوب اور حصول مائدہ۔	۳۶
۵	ایک مولوی صاحب کے قلب کا کشف۔	۴۰
۶	قطب حیدرآباد دکن کے نزع کا کشف۔	۴۱
۷	ایک مرید کے قلب کا کشف۔	۴۳
۸	ایک بدعقیدہ کے قلب کا کشف	۴۴
۹	ایک شرابی کے قلب کا دوبار کشف۔	۴۴
۱۰	امیدوار بیعت کے قلب کا کشف۔	۴۶
۱۱	**کرامات علم کا غیب** ۔ ایک یار طریقت کی وفات کا علم	۴۸

Marfat.com

۱۲	مدرسہ کا معائنہ نہ ہونے کا علم۔	۴۸
۱۳	ہجرتِ کابل کی ناکامی کا علم۔	۴۹
۱۴	ایک یارِ طریقت کے حج کے ارادہ کا علم۔	۵۰
۱۵	ڈیوٹی سے غیر حاضری سے نقصان نہ ہونے کا علم۔	۵۰
۱۶	ایک یارِ طریقت کے سفر میں پیش آنے والے واقعات کا علم۔	۵۲
۱۷	ایک دوسرے یارِ طریقت کو سفر میں پیش آنے والے واقعات کا علم۔	۵۵
۱۸	ایک طالب علم کے بے نمازی ہونے کا علم۔	۵۶
۱۹	مہمانوں کے آنے کا علم۔	۵۷
۲۰	قائداعظم کے ولی اللہ ہونے کا علم	۵۹
۲۱	اپنے علم و تصرف سے ایک لڑکی کی عصمت کی حفاظت	۶۰
۲۲	سخت سردی میں مبتلا یاروں کی خبر اور مدد	۶۳
	روحانی ٹیلیویژن	۶۴
۲۳	صحرا میں خلیفہ مجاز کی رہبری	۶۴
۲۴	صحیح مسئلہ بتانا	۶۵
۲۵	زخمی یار کی مرہم پٹی کروانا	۶۶
۲۶	خواب میں داخل سلسلہ فرمانا	۶۷
۲۷	مرید کو قادیانی کتاب پڑھنے سے ممانعت فرمانا	۶۸
۲۸	ایک غلط بیان کی تصحیح فرمانا	۶۹
	آپکے اسمِ اقدس سے اور آپکی زبانِ مبارک سے شفاء امراض۔	۷۰
۲۹	آپ کے اسمِ پاک سے شفاء	۷۰

Marfat.com

۳۰	تین دن کے بخار سے ایک آن میں صحت عطا فرمانا	۷۱
۳۱	تار دیتے ہی ہیضہ کے بیمار کا تندرست ہو جانا	۷۲
	موت ٹال کر صحت و درازی عمر بخشنا	۷۲
۳۲	حالت نزع سے صحت کامل بخشنا	۷۲
۳۳	موت کے فرشتہ کو واپس کر دینا	۷۳
۳۴	مرض الموت سے صحت اور دس سال زیادہ عمر بخشنا	۷۴
	دستگیری و مشکل کشائی	۷۸
۳۵	مشکل کشائی کرنا اور دشمنوں پر فتح دلوانا۔	۷۸
۳۶	تیز سیل رواں میں بہہ جانے سے بچانا	۸۱
۳۷	بھوکوں پیاسوں کو آم کھلانا، لسی پلانا	۸۳
۳۸	سخت زلزلہ سے مریدوں کی جان بچانا	۸۴
۳۹	جنگ عظیم میں جان بچانا	۸۴
۴۰	وہابیوں کی مار پیٹ سے اپنے یار کو چھڑانا	۸۵
۴۱	موکل سورۂ مزمل کے حملہ سے نجات دلانا۔	۸۶
۴۲	دریا میں ڈوبتے سے بچانا	۸۷
۴۳	″ ″ ″ ″ ″ ″	۸۷
۴۴	ستر فٹ بلندی سے گرنے والے کو بچا لینا۔	۸۸
۴۵	پھانسی کی سزا سے بری کرانا	۸۸
۴۶	**ریل گاڑیوں پر تصرف** ۔ نماز تہجد کے لئے گاڑی کا رُکنا	۸۹، ۹۰

Marfat.com

۴۷ گاڑی کا چند گز چل کر آپ کے سوار ہونے کے لئے رک جانا ۹۱
۴۸ گاڑی کا سگنل تک جا کر واپس آپ کے سوار ہونے کے لئے اسٹیشن پر آنا ۹۲
۴۹ بغیر اجازت روانہ ہونے سے گاڑی کا نہ ملنا ۹۲
۵۰ رخصت فرماتے ہوئے دیر ہونے سے گاڑی کا دیر سے آنا ۹۴

طعام میں برکت ۹۴

۵۱ قصبہ نگانہ میں طعام میں برکت ۹۵
۵۲ قصبہ بٹوا پور میں طعام میں برکت ۹۵
۵۳ ہاسن کے جنگل میں طعام میں برکت ۹۶
۵۴ دہلی اسٹیشن پر طعام میں برکت ۹۶

ملازمت دلوانا اور ترقی عطا فرمانا

۵۵ سوار کو جمعدار بنانا ۹۹
۵۶ معزول ملازم کو مستقل ملازمت دلوانا۔ ۹۹
۵۷ معطل افسر کو دوبارہ ملازمت دلوانا ۱۰۰
۵۸ لفٹیننٹ کے عہدہ سے سبکدوش کو دوبارہ کپتان کے عہدہ پر مامور کرانا ۱۰۰

پیشگوئیاں

۵۹ مدینہ منورہ میں وفات کی پیشن گوئی ۱۰۱
۶۰ لڑکا تولد ہونے کی پیشن گوئی ۱۰۳
۶۱ مرزا قادیانی کا کیفر کردار کو پہنچنے کی پیشن گوئی ۱۰۳
۶۲ دو مقدموں میں فیصلہ عدالت سے دو ہفتے پہلے آپ کا صحیح فیصلہ سنانا ۱۰۴
۶۳ عدالتی فیصلہ اپنے یار کے حق میں کرانا۔ ۱۰۵

Marfat.com

۶۴	پیاز کی فصل میں زیادہ نفع ہونے کی پیشینگوئی	۱۰۸
۶۵	عدالتی فیصلہ میں راضی نامہ ہونے کی پیشینگوئی	۱۰۹
	زیارت حضور رسول کریم علیہ افضل التحیاۃ والصلوٰۃ والتسلیم	۱۱۱
۶۶	قطب حیدرآباد دکن کو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانا۔	۱۱۲
۶۷	حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کا وضو کرانا۔	۱۱۵
۶۸	آپ پر حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت	۱۱۵
۶۹	مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک یار طریقت کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرانا۔	۱۱۶
۷۰	محمد اقبال صاحب یار طریقت کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرانا	۱۱۸
	کراماتی فتوحات وخیرات	۱۱۸
۷۱	ایک ہزار روپیہ چند منٹ میں خیرات کرنا	۱۱۸
۷۲	خیرات کرنے سے فتوحات جاری ہونا	۱۲۰
	زندہ پیر	۱۲۱
۷۳	وفات کے بعد تدفین سے قبل مدینہ منورہ میں حاضر ہونا	۱۲۱
۷۴	پھٹی ہانڈی سے دودھ چولھے میں گرنے نہ دینا	۱۲۲
۷۵	وصال کے چار سال بعد اویسی خلافت عطا فرمانا۔	۱۲۳
	غریبوں کو غنی بنا دینا	۱۲۴
۷۶	فاقہ کش کو غنی بنا دینا	۱۲۴

Marfat.com

۷۷	موٹر ڈرائیور سے موٹر کمپنی کا مالک بنا دینا	۱۲۵
۷۸	دوکان کے نوکر کو دوکاندار بنانا	۱۲۷
۷۹	حضور کی پرانی جوتی کی برکت سے غنی ہوجانا	۱۲۷

بلاگردانی

۸۰	بخشی کے سر سے بلاء ناگہانی ٹال دینا	۱۲۹

متفرق کرامات

۸۱	اپنے تصرف سے جہاز کو غرق ہونے سے بچا لینا	۱۳۱
۸۲	ایک مریدہ کو رسوائی اور جرمانہ سے بچا لینا	۱۳۳
۸۳	تارکانِ سنت سے سنّت پر عمل کرانا	۱۳۴
۸۴	حیدرآباد دکن میں قحط سالی میں بارش نازل کرانا	۱۳۵
۸۵	کوہاٹ میں نقصان پہنچانے والی بارش کو رکوانا	۱۳۵
۸۶	چشمہ کا پانی بڑھوانا	۱۳۶
۸۷	نزع کے وقت مرید کے پاس تشریف فرما ہونا	۱۳۷
۸۸	ایک مریدہ کا وفات کے بعد تدفین سے قبل آپ کی زیارت سے مشرف ہونا	۱۳۷
۸۹	بچھو کا مست ہو کر ڈنک نہ مارنا۔	۱۳۸
۹۰	کروڑوں بے نمازیوں کو نمازی بنا دینا۔	۱۳۸
۹۱	انگوٹھے کے نشان بدل دینا۔	۱۳۹
۹۲	گھر سے بھاگے ہوئے کا واپس آجانا۔	۱۴۰

Marfat.com

۹۳	ننگی تلوار لئے ہوئے مجاہدین کا جلوس نکالنا۔	۱۴۱
۹۴	جانوروں کو انسان بنا دینا۔	۱۴۲
۹۵	جن کو مرید بنانا	۱۴۴
۹۶	ممتاز صاحب کو ایک مربع آراضی دلوانا	۱۴۵
۹۷	حلیم الدین صاحب کی جنّت کا ضامن ہونا	۱۴۷
۹۸	مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید ہونے سے بچانا	۱۴۹
۹۹	خشک کوئیں میں پانی کے سوت جاری فرمانا	۱۵۴
	مندرجہ ذیل کرامات	
	حمید علی خان نقشبندی جماعتی سے دستیاب ہوئی۔	
۱۰۰	واقعہ نمبر ۱	۱۵۶
۱۰۱	واقعہ نمبر ۲	۱۵۷
۱۰۲	واقعہ نمبر ۳	۱۵۸
۱۰۳	واقعہ نمبر ۴	۱۵۹

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

خدا در انتظار حمد ما نیست | محمد چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس | محمد حامد حمد خدا بس
خدایا از تو حب مصطفےٰ را | محمد از تو می خواہم خدا را

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْن۔ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیْم بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوفٌ الرَّحِیْمُ وَعَلیٰ آلِہِ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَزْوَاجِہِ المُطَھَّرِیْنَ اُمَّھَاتُ المُؤْمِنِیْنَ وَعَلیٰ اَصْحَابِہِ المُحْتَرَدِیْن وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہِ المُکَرَّمِیْن وَمِنْھُمْ خُصُوْصًا عَلیٰ سِرَاجُ الشَّرِیْعَتْ شمس الطَّرِیْقَتْ بَدْرُ المَعْرِفَتْ خَطِیْبِ زَمَاں مُجَدِّدِ دَوْرَاں پِیْرِ شَھِیْرُ رَوْشَنْ ضَمِیْرُ مُشْکِلْکُشَاء دَافِعِ البَلَاء عارف باللّٰہ علامہ الحاج الحافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری الیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اما بعد۔ سلطان الاصفیا والاولیا حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

بزیر کنگرۂ کبریاش مردانند | فرشتہ صید و پیمبر شکار یزداں گیر

Marfat.com

یہ کتاب جو عارف باللہ جل شانہ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ حضرت محدث علی پوری قدس سرہ کی بعض کرامات باہرہ وطاہرہ کے بیان میں ہے مذکورہ شعر کی حقیقی تفسیراور عملی تشریح ہے اور شعر کے مفہوم کی ایسی تصدیق و توثیق کرتی ہے کہ ہر مرد مومن اور راسخ العقیدہ اس شعر کو مبنی بر حقیقت اور علوشان بشریقین کرے گا' لیکن فاتر العقل اور فاسد الاعتقاد کو کفرو شرک ہی نظر آئے گا۔ صحیح الاعتقاد مسلمان بہ صمیم قلب شہادت دے گا کہ یہ شعر اولیاء اللہ کے اوصاف جلیلہ کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے بندے فنافی اللہ جل شانہ وفنافی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوجاتے ہیں تو ان کے اختیارات لامحدود' ان کی قوتیں لاانتہا ان کی عقل ربانی اور ان کی نظر آفاقی ہو جاتی ہے اور ان کی یہ شان ہو جاتی ہے اقبال۔

چہ عجب اگر دو سلطاں بولاتے نہ گنجند
عجب آنکہ می نہ گنجدبہ دو عالمے فقیرے

ان کی تمام دعائیں بارگاہ الٰہی میں فورا مستجاب ہوتی ہیں' انبیاء کرام علیہم السلام العلواۃ والسلام کی خوشنودی ان کے شامل حال ہوتی ہے اور وہ ان مرادوں کے لئے بارگاہ مولیٰ میں سفارش کرتے ہیں۔ فرشتے بہ ارشاد الٰہی ایسے اولیاء اللہ کی تائید کرتے ہیں جس کی بنا پر ان اولیاء اللہ سے خوارق عادات واعمال سرزد ہوتے ہیں جن کو عرف عام میں کرامات کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت محدث علی پوری طالب ثراہ اپنی ریاضت وعبادت زہد و تقویٰ' خدمات شریعت و طریقت اور ہدایت قوم وملت سے اس موجودہ صدی میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی کے درجے اور محبوبیت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔ اس سے آپ نے اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ یارواغیار میں سے جس کسی نے بلاگردانی یا مشکل کشائی کی درخواست کی اس کی مدد اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے۔ بے دریغ فرماتے رہے۔ آپ اپنے مریدوں کے حق میں روشن ضمیر تھے۔ ان پر کوئی بلا نازل ہونے سے پہلے ہی رد فرمادیتے۔ کوئی مصیبت آنے سے پہلے ہی ٹال دیتے تھے۔ اس مختصر کتاب میں ایسے ننانوے واقعات کا بیان ہے جن کو

"مشتے نمونہ از خروارے"

اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کے عدد ... تیمنا ط ...

Marfat.com

سبب تالیف

نیاز مند نے مارچ ۱۹۶۳ء مطابق شوال ۱۳۸۳ھ میں برادران طریقت کراچی کی فرمائش پر ایک چھوٹا سا رسالہ مسمی آفتاب عالم تاب تالیف کیا۔ جس میں اپنے مرشد برحق اعلیٰ حضرت امیرالملت قدس سرہ کی صرف قوم وملت کی خدمات کا مختصر بیان ہے۔ جب اس کا قلمی مسودہ طباعت کے لئے کراچی روانہ ہو رہا تھا تو اسی وقت نیاز مند کے پاس ہندوستان کے چند محترم برادران طریقت تشریف فرما تھے۔ انہوں نے آں عالی جناب اقدس نور اللہ مرقدہ کی مکمل سوانح عمری تالیف کرنے کی فرمائش کی۔ بندے نے عرض کیا کہ مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے ایسی کتاب کی تالیف ناممکن ہے اگر نیاز مند پاکستان میں ہوتا تو رسالہ انوار الصوفیہ کی پرانی جلدوں سے اور دوسرے اخبارات و رسالوں سے حالات اخذ و استنباط کر سکتا' اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان والاشان سے اور دوسرے قدیم یاران طریقت سے دریافت کر سکتا لیکن موجودہ صورتحال میں یہ کام ممکن العمل نہیں۔ تب ان دوستوں نے اصرار کیا کہ کم از کم حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی کرامات ہی جس قدر جمع ہو سکیں مرتب کرکے شائع کی جائیں۔

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی حالات لکھنا' پڑھنا' سننا ہمیشہ "ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے" کا لطف و سرور بخشتا ہے اور بمصداق حدیث شریف

تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِين رحمت الٰہی کے نزول کا سبب یہی ہوتا ہے۔ اس لئے نیاز مند نے کرامات جلیلہ و نبیلہ بصورت کتاب شائع کرنے کی نیت سے ۱۹۶۴ء کے سالانہ عرس شریف منعقدہ علی پور سیدان کے موقع پر اعلان کرایا کہ جن برادران طریقت کو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے خاص کرامات کا

Marfat.com

علم ہو وہ نیاز مند کو ارسال فرمائیں۔ سب سے پہلے محترمی جناب قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہاٹی نے اپنے معلوم شدہ چند کرامات ارسال کیں۔ اس کے بعد برادر طریقت ذاکر علی صاحب صدیقی روہتکی نے اپنی شنیدہ و مشاہدہ کردہ بعض کرامات اور محترم برادر طریقت حضرت سید مبارک علی صاحب بخاری بادلوی کی جمع کردہ کرامات بھی اس ہدایت کے ساتھ ارسال فرمائیں کہ نیاز مندان کو اپنی جمع کردہ دیگر کرامات کے ساتھ کتابی صورت میں شائع کردے۔ مخلص و مکرم جناب غلام جیلانی صاحب کلیم جماعتی حیدرآبادی حال مہاجر پاکستان اور محترم کرم فرما حضرت چوہدری عطا محمد صاحب (بی ایس، سی ایگریکلچر) نے چند مزید کرامات کے بیانات ارسال فرمائے اور خواہر طریقت اہلیہ محترمہ حضرت الفاضل پروفیسر عابد حسن صاحب فریدی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ) اور ان کے صاحبزادے پروفیسر زاہد حسن فریدی نے چند کرامات ارسال فرمائیں۔ جمع شدہ تودہ کرامات سے نیاز مند نے ننانوے کا انتخاب اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کی تعداد پر کیا ہے کہ باعث تیمن ہو۔

نیاز مند جمیع مذکورہ برادران و خواہر طریقت کی کرم فرمائیوں کا بے حد ممنون ہے۔
اس کتاب کی فروخت سے جس قدر رقم حاصل ہوگی۔ وہ مدینہ منورہ میں "رباط جماعت منزل" کے حساب میں شامل کی جائے گی۔ آخر میں نیاز مند تمام قارئین و سامعین کتاب سے دعائے خیر کا ملتجی ہے۔

زقاق الحمام مدینہ المنورہ زادہا شرفاً و تعظیماً

غلامان غلام تاجدار

علی پور سیدان رضی اللہ عنہ

بخشی مصطفیٰ علی خاں

عفا اللہ عنہ

مورخہ ۲۵ر شعبان ۱۳۸۵ھ
مطابق ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۵ء

Marfat.com

باسمہ وعونہ جل شانہ و حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

مختصر حالات

حضرت قبلہ عالم امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ

ازقلم حقیقت رقم زاہد حسن فریدی نقشبندی جماعتی

آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدا الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے جداعلیٰ حضرت علی العارض رحمتہ اللہ علیہ جو مولائے کائنات مولا علی کرم وجہ سے چھٹی پشت میں ہیں۔ عباسی خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں تبلیغ دین واشاعت اسلام کے لئے مدینہ منورہ سے شیراز ملک فارس کو تشریف لے گئے' آپ کے جد امجد حضرت سید محمد نوروز رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ سے ۲۸ویں پشت میں ہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے شہنشاہ اکبر کے زمانے میں شیراز سے بمقام علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ تشریف لائے اور اس قصبہ کو آباد کیا۔ حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہ سے ۳۷ویں پشت میں حضرت قبلہ عالم علی پوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں اپنے والد گرامی قدر حضرت قبلہ سید کریم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے تین صاجزادوں میں منجھلے ہیں۔ ایک آپ سے بڑے حضرت قبلہ سید نجابت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور ایک آپ سے چھوٹے حضرت قبلہ سید صادق علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے آپ کے خاندان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت سیدا الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ سے حضور قبلہ عالم علی پوری رحمتہ اللہ علیہ تک مع آپ کے صاجزادگان (فرزندان پوتے پڑپوتے نواسے) سب کے سب عالم دین اور حافظ قرآن پاک و مبلغ اسلام ہیں۔ کسی نے کبھی کسی

Marfat.com

سلطنت، حکومت اور تجارت کی طرف توجہ نہیں۔ آپ کی ولادت مبارک تقریباً ۱۸۴۳ء میں علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید اپنے قصبے میں حفظ کیا اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ پھر آپ نے ہندوستان کے مشاہیر علماء کی تعلیم و صحبت سے استفادہ کیا اور اسناد حاصل کیں۔ زمانہ تعلیم ہی میں حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب گنج مراد آبادی سے سند حدیث شریف حاصل کی۔ ترکی حکومت کے زمانے میں مکہ معظمہ کے محدثین کی جماعت سے بھی آپ کو حدیث شریف کی سند ملی۔ آپ اپنے زمانے کے فاضل اجل عالم بے بدل اور واعظ سحربیان تھے۔

آپ کے والد بزرگوار حضرت سید کریم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو سلسلہ قادریہ کی خلافت مرحمت فرمائی، اس کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ قطب زماں حضرت بابا فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو بیعت ہونے سے چھ دن کے اندر اندر دستار خلافت عطا فرمائی (ملاحظہ ہو کرامت ۴۴) حضور قبلہ عالم ہمیشہ اپنے ارادتمندوں کو سلسلہ نقشبندیہ میں داخل فرماتے تھے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کا قول ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ تمام ترعین مطابق سنت ہے۔ اس لئے اس کے ایک قدم میں دوسرے سلسلوں کے دس قدم سے بھی زیادہ قرب الٰہی اور تصفیہ باطن حاصل ہوتا ہے۔

آپ ہر سال رمضان المبارک میں پہلے اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کو تراویح میں قرآن شریف سناتے اور پھر دوسرے شہروں میں تشریف لے جاکر تراویح میں قرآن مجید ختم کرتے اور اکثر و بیشتر آپ مختلف مقام پر شبینہ سناتے سناتے دہلی تک پہنچ جاتے اور مسجد فتحپوری میں شبینہ سناتے۔ آپ نے بے شمار مرتبہ دو رکعتوں میں سارا قرآن مجید ختم کیا۔

آپ نے اپنی تمام زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے وقف کردی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میں اسلام کی کوئی خدمت نہ کرلوں اس وقت تک کھانا نہیں کھاتا۔ تبلیغ و خدمت کی غرض سے آپ ہندوستان اور پاکستان کے دور دراز شہروں

Marfat.com

اور دیہات میں تشریف لے جاتے۔ وہاں نام کے مسلمان دیہاتیوں کو دینی مسائل اور ایمان کی تلقین کرتے۔ جب تک جہاں قیام کرتے ہر روز رات کو وعظ فرماتے۔ آپ کے مواعظ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ نہایت صاف اور آسان زبان میں ہوتے۔ آپ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑے بڑے دینی اور علمی مسائل بیان فرماتے تھے اور یہی آپ کی سب سے بڑی کرامت تھی کہ یہ مسائل دوسروں سے مشکل زبان اور عالمانہ دلائل سے بھی بیان نہ ہو سکتے تھے۔ خدمت اسلام کی خاطر اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان بچانے کی غرض سے آپ بہت کم اپنے وطن علی پور شریف میں قیام فرماتے تھے۔ آپ نے ۸۰ سال سے زیادہ مدت تبلیغ میں صرف کی اور ہر سال لاکھ دو لاکھ بے نمازیوں کو اپنے تصرف اور توجہ اور دلنشین تقریروں سے پختہ نمازی بنا دیا' بے شمار بے دینوں کو راہ مستقیم دکھائی اور احکام شریعت کا پابند بنایا۔ آپ کا ہر قول و فعل مطابق شریعت و سنت ہوتا تھا اور جس کسی سے خواہ مرید ہو یا نہ ہو' خواہ تنہائی ہو یا مجلس' خواہ امیر ہو یا غریب' حاکم ہو یا خادم کوئی خلاف شرع فعل دیکھتے فوراً بلا خوف تنبیہہ فرماتے اور پابند شریعت بناتے مثلاً کرامت نمبر۸۳ میں جدہ شریف میں غیر ممالک کے سفرا اور عرب ممالک کے امراء کو ضیافت طعام میں خلاف سنت چمچوں سے کھانا کھانے پر کس دلیری سے تنبیہہ فرمائی کہ سب مطابق سنت ہاتھوں سے کھانا کھانے لگے۔ ۱۹۳۳ء میں آپ نے افغانستان کا تبلیغی دورہ فرمایا تو آپ نے دیکھا کہ تمام فوجی مسجدوں میں جوتے پہنے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ آپ نے بادشاہ افغانستان نادر شاہ مرحوم کو اس طرح مساجد کی بے حرمتی کرنے پر سخت ملامت کی اور عہد لیا کہ اس خلاف شرع دستور کو فوراً بند کرائے۔ نادر شاہ نے کثیر رقم اور تحفے آپ کی خدمت میں پیش کئے آپ نے فرمایا کہ یہ ساری رقم فوجیوں کو بطور انعام کے دیدی جائے کہ انہوں نے مسجد میں جوتے اتار کر آنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اسی طرح حیدر آباد دکن میں آپ کی مجلس وعظ میں نظام دکن عثمان علی خاں اپنی بالغ کنواری لڑکیوں کے ساتھ حاضر ہوا تو بالغ لڑکیوں کی بے حیائی اور بے پردگی پر بہت دیر تک اس کو مسائل سناتے رہے

Marfat.com

اور وہ شرم سے گردن نیچی کئے بیٹھا رہا۔ حق و صداقت کے اعلان میں آپ کسی جابر سے جابر بادشاہ یا حاکم کا ذرہ بھر خیال نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو ڈرتا ہے وہ سید نہیں۔ جو سید ہے وہ ڈرتا نہیں۔

۱۸۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں جب انگریزوں نے ترکی حکومت کو ختم کرنے کی غرض سے ملک عرب پر حملہ کیا تو ترکی خلافت اسلامیہ کی حمایت و حفاظت کے لئے ملک بھر میں احتجاجی جلسے ہوئے اور ترکوں کی مدد کے لئے رضاکار بھرتی کرنے طبی وفد بھیجے اور چندہ جمع کرنے کی مہم شروع ہوئی تو آپ نے اس مذہبی تحریک میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا۔ ہزاروں روپے اپنی طرف سے چندہ دیا اور لاکھوں اپنے متوسلین سے دلوائے لیکن اسی سلسلے میں ہندو کانگریس کی حامی و ماتحت خلافت کمیٹی نے جب اسلام دشمن گاندھی کی یہ عیارانہ تجویز منظور کرلی کہ تمام مسلمان انگریزوں کی ملازمت ترک کرکے اور ان کی حکومت پر لات مار کر افغانستان چلے جائیں اور جب لاکھوں سادہ لوح مسلمان گاندھی کے فریب میں آکر اپنا مال و متاع کوڑیوں کے مول فروخت کرکے افغانستان کو ہجرت کرنے لگے تو آپ نے اپنی روشن ضمیری اور فراست ایمانی سے یہ معلوم کرلیا کہ یہ ہندوؤں کی عیاری ہے۔ اس طرح مسلمانوں کی آبادی کم کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنا مقصود ہے تو آپ نے اپنے وعظوں میں تحریروں میں اور دوروں میں اس نام نہاد ہجرت کی مخالفت شروع کی اور لاکھوں کو دائمی تباہی و بربادی سے بچالیا۔ چنانچہ جو ہجرت کرکے گئے تھے ان کو حکومت افغانستان نے نکال دیا اور وہ پھر بحال تباہ ہندوستان واپس آئے۔

۱۹۳۰ء میں انگریزی حکومت نے نابالغ لڑکے لڑکیوں کی شادی کرنا جرم قرار دیا اور جو قاضی یا ولی نکاح کرے وہ بھی مجرم اور قابل مواخذہ و سزا۔ چونکہ اسلام میں نابالغ کا نکاح جائز اور حلال ہے اور یہ قانون مذہب اسلام کے خلاف تھا اس لئے حضور قبلہ عالم نے سب سے پہلے علی الاعلان اپنے نابالغ پوتے کا نکاح اپنی نابالغ بھتیجی سے خود کیا اور اخباروں میں اعلان کرادیا اس کے علاوہ آپ نے بیسیوں نکاح اس قانون کو توڑنے

84429

Marfat.com

کے لئے منعقد کئے۔ آپ کی عظیم شخصیت' دبدبہ روحانی اور عظمت و شوکت کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت کو آپ سے مواخذہ کی جرات نہیں ہوئی۔ آپ کی تقلید میں دوسرے علماء نے بھی اس قانون کی خلاف ورزی کی۔

۱۹۲۲ء میں جب ہندوستان کے اضلاع آگرہ' متھرا اور ایٹہ وغیرہ میں آریہ سماج لیڈر پنڈت شردھانند نے "شدھی سنگھٹن" تحریک ناخواندہ مسلمانوں کو مرتد کرکے ہندو بنانے کے لئے شروع کی تو تمام ہندوستان میں سے کہیں کوئی آواز نہیں اٹھی اور کسی عالم کے کان پر جوں نہیں رینگی' لیکن حضور قبلہ عالم کے دل میں اسلام کی عزت و عظمت کا بے پناہ درد تھا اس لئے سب سے پہلے آپ نے سوا سو مبلغین ان اضلاع میں بھیجے' ۳۶ مدرسے جاری کئے' شفاخانے کھولے' مرتد مسلمانوں کو از سرنو داخل اسلام کیا اور بہت سے بت پرستوں کو بھی مسلمان بنایا' آپ کی قیادت اور اسلامی جوش کو دیکھ کر دوسرے مسلمانوں نے بھی اس تحریک کی مخالفت کی اس طرح بالآخر یہ تحریک ختم ہوگئی

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں اسلام کا عشق مسلمانوں کی محبت اور ان کی قومی عزت و عظمت کا جذبہ اتنا زبردست تھا کہ جب مسلمانوں کی قومی عزت و آبرو کا سوال پیدا ہوتا۔ حضور قبلہ عالم باوجود انتہائی ضعف و پیرانہ سالی کے سب سے پہلے میدان عمل میں گامزن ہوتے۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء میں لاہور میں شہید گنج نامی قطعہ زمین پر جو سکھوں کے قبضے اور ملکیت میں تھا' سکھ گوردوارہ بنانا چاہتے تھے مسلمانوں کا دعویٰ تھا کہ اس زمین پر مسجد اور قبرستان تھے چونکہ مسجد کی زمین نہ فروخت ہوسکتی ہے اور نہ کسی کی ملکیت بن سکتی ہے اس لئے ہم سکھوں کو گوردوارہ نہ بنانے دیں گے۔ دونوں فریقین میں بے انتہا جوش پیدا ہوگیا۔ حضور نے اس نازک معاملہ میں مسلمانوں کی قیادت فرمائی انگریزی حکومت پر اور سکھوں پر مسلمانوں کی اجتماعی قوت و شوکت کا رعب جمانے کے لئے آپ نے اعلان کرادیا کہ ۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو تمام شہروں کے مسلمان بعد نماز جمعہ بادشاہی مسجد لاہور میں جمع ہوجائیں۔ چنانچہ اسی دن پانچ لاکھ

Marfat.com

مسلمانوں کے جلوس کی قیادت' جو سب کے سب خلاف قانون ننگی تلواریں لئے ہوئے تھے' آپ نے اپنے دست مبارک میں ننگی تلوار لے کر فرمائی۔ اس بے نظیر اسلامی اجتماع کا سکھوں پر ایسا رعب اور خوف بیٹھا کہ انہوں نے گوردوارہ بنانے کا خیال چھوڑ دیا اور یہی آپ کا مقصد تھا۔

قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کی طرف سے ۱۹۴۰ء میں انگریزوں سے مسلمانوں کے لئے علیحدہ حکومت پاکستان بنانے کا مطالبہ کیا۔ ہندوؤں اور کانگریسی مسلمانوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے سب سے پہلے اس مطالبہ کو مسلمانان ہند کی نجات کا واحد حل قرار دیا۔ باوجود ایک سو دس برس عمر شریف' پیرانہ سالی اور ضعف کے آپ نے ہندوستان کے طول و عرض میں دورے کئے اور ہر جگہ مدلل وعظوں' تقریروں اور نصیحتوں سے تمام مسلمانوں کو مطالبہ پاکستان کا حامی بنایا۔ آپ مسلمانوں کے اجتماع سے فرماتے کہ "مسلمانو! دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا ایک کفر کا۔ تم کس جھنڈے کے نیچے آنا پسند کرتے ہو۔" مسلم لیگ اور کانگریس کو دیکھتے ہوئے آپ کا یہ فرمانا عین واقعہ اور حقیقت کے مطابق تھا' اس لئے مخالف مسلمان یہ سنتے ہی کانگریس زمیندارہ لیگ' مجلس احرار کی حمایت اور ممبری چھوڑ کر مسلم لیگ کے ممبر اور پاکستان کے حامی بن جاتے تھے تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ حضرت سلطان العارفین سیدنا بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی تائید و توجہ نے امیر تیمور گورگانی کو شہنشاہ بخارا و سمرقند بنایا اور حضرت قدوۃ السا لکین ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کی تائید و توجہ نے سلطان محمود غزنوی کو قلعہ سومنات کو فتح سے نوازا اور بت شکن کے لقب سے ممتاز فرمایا۔ اسی طرح یہ بھی امر واقعہ اور حقیقت حال ہے کہ قطب زماں' مجدد دوراں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی تائید اور توجہ قائداعظم محمد علی جناح کو حاصل ہوئی' وہ اس طرح کہ ۱۹۴۴ء میں سرینگر میں جب قائداعظم نے حضور قبلہ عالم سے شرف نیاز حاصل کیا تو آپ نے قائداعظم کی کامیابی کی پیشگوئی فرمائی اور عظیم الشان پیمانے پر ضیافت کی جس میں پینتالیس انواع و اقسام کے کھانے

Marfat.com

دستر خوان پر چنے گئے تھے۔ حضور نے قائداعظم سے فرمایا کہ آپ میری جگہ تشریف رکھئے۔ قائداعظم نے جواب دیا کہ میں آپ کی مسند پر بیٹھ کر بے ادب نہیں بننا چاہتا اور جو بے ادب ہوتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دعوت کے بعد حضور نے قائداعظم کو دو جھنڈے ایک سبز اور ایک سیاہ دیئے اور فرمایا کہ آپ جلسوں میں مسلمانوں سے کہیں کہ ایک اسلام کا جھنڈا ہے اور ایک کفر کا۔ تم کس جھنڈے کا سایہ پسند کرتے ہو۔ قائداعظم کو آپ کی یہ دلیل بے انتہا پسند آئی۔ پھر حضور نے قائداعظم سے فرمایا کہ آپ اپنے مطالبہ پر قائم رہیں اور آپ اپنے آپ کو ابھی سے کامیاب سمجھیں۔ قائداعظم کو بھی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی تائید اور توجہ کا یقین تھا اور بعد میں وہ نواب افتخار حسین ممدوٹ سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ ساری کامیابی آپ کے پیر صاحب کی توجہ اور تائید سے حاصل ہوئی ہے۔

آپ علما و فضلا' سادات کرام' مشائخ سلسلہ ہائے طریقت اور عرب صاحبان کی تعظیم و تکریم میں بے حد مبالغہ فرماتے۔ اپنی مجلس میں مختلف قسم کے لوگوں میں حفظ مراتب کا خیال رکھتے۔ کسی عالم یا شیخ طریقت کو عام لوگوں سے پیچھے نہیں بیٹھنے دیتے۔ محض دنیاوی منصب اور عہدے کے لحاظ سے کسی شخص کے ساتھ ترجیحی سلوک نہ فرماتے۔

بچوں سے خواہ وہ غریب کے ہوں یا امیر کے بہت محبت فرماتے۔ یتیموں پر خاص نظر عنایت اور شفقت فرماتے اور ان کی ہر طرح امداد کرتے۔ آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ مہمانوں کے آنے سے بہت خوش ہوتے اپنے مریدوں اور ارادتمندوں کو آپ نے ہمیشہ مہمان سمجھا اور ان کی حد سے زیادہ خاطرداری کرتے۔ آپ کا دستر خوان بے حد وسیع تھا جس پر امیر و غریب حاکم اور خادم بلا امتیاز مراتب دنیاوی برابر برابر بیٹھتے۔ آپ ہمیشہ مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے' مہمانوں کے لئے عمدہ سے عمدہ مختلف اقسام کے کھانے پکواتے آپ کے دستر خوان پر ہمیشہ مختلف قسم کے کھانے ہوتے اور سب کے سب مہمانوں کو کھلاتے۔ خود ہمیشہ خشکہ چاول دہی یا شوربے کے ساتھ تناول فرماتے۔

Marfat.com

آپ کی سخاوت کی آج نہ کوئی نظیر ہے نہ مثال' اکثر و بیشتر آپ اوروں سے قرض لے کر آنے والوں کی خدمت کرتے' بے شمار مرتبہ ایسا ہوا کہ ضرورت مندوں نے شرم کی وجہ سے سوال نہیں کیا' لیکن رخصت ہوتے وقت آپ نے ان کو ان کی ضرورت سے زیادہ مرحمت فرمایا۔ اس کی تو کوئی حد و غایت نہیں کہ آپ نے کتنے ہی تباہ حالوں کو آباد و خوشحال کیا۔ غریبوں کی شاندار شادیاں کیں قرضداروں کو عظیم قرضوں سے نجات دلائی۔ مساجد و یتیم خانوں' مدراس و شفاخانوں کی بے دریغ مدد فرمائی۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو ہزار ہا روپیہ چندہ دیا۔ آپ نے فرمایا کرتے تھے کہ میرا ہاتھ رب کے خزانے میں ہے' آپ نے اپنے قصبے علی پور شریف میں مسجد نور اس شان کی اور ایسے پیمانے پر تعمیر کرائی ہے کہ سستے زمانے میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ لاگت آئی تھی۔ امام کا مصلی خالص سنگ مرمر کا ہے جس پر رنگ برنگ کے پتھروں کی پچکاری ہے جو پانچ سو روپے میں تیار ہوا تھا۔ محراب میں شیشوں کے کام کی حیرت انگیز گلکاری ہے اندر کے تمام دالان میں در و دیوار پر رنگا رنگ کے نقش و نگار ہیں۔ کھڑکیوں اور الماریوں کے کواڑ صندل کی لکڑی کے ہیں جن پر سنہرا کام کیا گیا ہے۔ چھت تمام تر منقش اور بوقلموں ہے اس میں چاروں طرف شترمرغ کے گول سفید انڈے آویزاں ہیں۔ شیشے کے خوبصورت جھاڑ لٹکائے گئے ہیں۔ ویل مچھلی کا ایک کانٹا جو ۱۲ فٹ لمبا ہے جنوب کی طرف عرض میں لگا ہوا ہے۔ فرش تمام سنگ مرمر کے مصلوں کا بنا ہوا ہے۔

اندر کے دالان کے درمیانی دروازے کے کواڑوں پر ہاتھی دانت کا باریک کام ہے اور ادھر ادھر کے دو دروازوں کے کواڑوں پر سیپ کا کام ہے اور دونوں طرف کے آخری دروازوں پر سنہرا کام ہے۔ باہر کا دالان اور تمام مسجد سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اتنی شاندار مسجد کے ہوتے ہوئے آپ کی اتباع شریعت کا یہ عالم تھا کہ جمعہ کی نماز قصبے کی قدیم مسجد میں ہی قائم رکھی۔ جہاں ہمیشہ سے ہوتی تھی۔

اس کے علاوہ اور تین مساجد بھی علی پور شریف میں تعمیر فرمائیں۔ علاوہ پرانی دو مساجد کو از سر نو تعمیر فرمانے کے۔ نیز علی پور شریف میں قصبے سے ڈیڑھ میل دور

Marfat.com

ریلوے اسٹیشن کے پاس ایک مہمان خانہ اور مسجد بنوائی۔ نارووال میں ایک مسجد' سیالکوٹ میں ایک مہمان خانہ' صوبہ سرحد کے غیر علاقے میں دریائے جہلم کے کنارے بمقام کھبل مہمان خانہ اور مسجد اور دوسرے مختلف مقامات پر مدارس مساجد اور مہمان خانے تعمیر کرائے لیکن کسی ایک جگہ بھی اپنے نام کا کتبہ نہیں لگانے دیا۔ علی پور شریف میں ساٹھ سال ہوئے مدرسہ قائم کیا۔ جس میں حفظ قرآن اور درس نظامیہ کی مکمل تعلیم ہوتی ہے۔ جہاں سے آج تک صدہا علماء اور حفاظ دستار فضیلت حاصل کر کے ملک کے گوشے گوشے میں تبلیغ و تدریس میں مشغول ہیں۔

آپ ہمیشہ سفر و حضر میں شب بیدار اور مشغول ذکر الٰہی رہتے جب رات کا چوتھا حصہ شروع ہوتا تو اپنے خادم کو جگا کر تمام عقیدت مندوں کو بھی نماز تہجد کے لئے بیدار کراتے' بعد نماز تہجد تمام یاروں کی چائے اور بسکٹ سے تواضع فرماتے اور اس کے بعد حلقہ ذکر میں سب کو بٹھا کر توجہ دیتے اور نئے خواہشمندوں کو داخل سلسلہ فرماتے۔ نماز فجر کے بعد قبلہ رو لیٹ کر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ مراقب رہتے باوجود ہمیشہ باوضو رہنے کے ہر نماز کے لئے مع مسواک کے تازہ وضو فرماتے اور اپنے یاروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ آپ نے ہمیشہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی۔ مرض الموت میں بھی بستر پر لیٹے ہوئے ہر نماز باجماعت ادا کی۔ آپ وتر ہمیشہ تہجد کے وقت پڑھتے تھے لیکن وصال کی رات کو جب عشاء کی آخری نماز باجماعت ادا کی تو اسی وقت وتر بھی پڑھ لئے۔ اس پر حاضرین کو تعجب بھی ہوا۔

مجلس ہو یا تنہائی ہمیشہ گھٹنے موڑے رکھتے اور دو زانو بیٹھتے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی پیر نہیں پھیلائے اور گھٹنے موڑے رکھے جس کی وجہ سے پیروں پر ورم آگیا تھا۔ وصال کے بعد بھی آپ کے گھٹنے سیدھے نہیں ہوئے۔ یہ تھا درحقیقت ذات خداوندی ذوالجلال والاکرام کا احترام' جس کا حضور و شہود آپ کو ہمہ وقت حاصل تھا۔

آپ بے حد متواضع' خلیق اور منکسر المزاج تھے۔ ہر ایک کی بات نہایت توجہ سے سنتے اور اس کے درد کا ازالہ فرماتے کوئی شخص خواہ کتنا ہی غریب اور معمولی کیوں نہ ہو'

Marfat.com

اگر آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا تو آپ کھڑے رہتے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔

سفر و حضر میں ہمیشہ مسلمان دھوبی اور حجام سے خدمت لیتے۔ غیر مسلموں کا بنایا ہوا صابن استعمال نہ فرماتے۔ آپ ہمیشہ سفید کپڑے زیب تن فرماتے۔ سفید صافہ' نہایت بڑھیا قسم کی چکن کا کرتہ اور نفیس لٹھے کی شلوار پہنتے آپ کی طبیعت میں صفائی اور پاکیزگی بے حد تھی۔ ہر چیز میں نفاست اور موزونیت کا خیال رکھتے۔ آپ کے تقوے اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ سفر میں ہمیشہ اپنے متشرع اور تہجد گذار باورچی کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت اور پکایا ہوا کھانا تناول فرماتے اگر کوئی دعوت کرتا تو ضرور منظور کر لیتے لیکن میزبان کے گھر آپ کا باورچی ہی جا کر آپ کے لئے کھانا تیار کرتا۔

اسلام کی حقیقت اور ایمان کی اصل آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عشق و محبت ہے اور علامہ اقبال نے بھی کہا ہے۔

بہ مصطفےٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کی ذات اقدس سے جیسا حقیقی عشق حضور قبلہ عالمؒ کو تھا۔ اس کی مثال ایام سلف میں کہیں مل سکتی ہے ۔ اس زمانے میں تو اس کا عشر عشیر بھی کسی میں نظر نہیں آتا آپ روزانہ کے معمولات اور عادات میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی نہایت سختی سے فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ہر سال مدینہ منورہ حاضر ہوتے۔ اس مقدس شہر کے شرفا' علما' فضلا' صالحین و مساکین کے علاوہ' آپ وہاں کے چرند و پرند' شجر و حجر' گل و خار اور خاک و غبار تک کی بے حد تعظیم فرماتے۔ اس دربار اقدس کے بزرگوں' درویشوں' سقوں' خادموں اور جاروب کشوں کی کئی روز تک نہایت عظیم الشان دعوتیں کرتے اور ہر ایک کو نقد و جنس دے کر رخصت فرماتے۔

آپ کی مجلس میں اکثر بیشتر نعت خوانی ہوتی اور آپ ہمیشہ نعت خوانوں کو بیش از بیش

Marfat.com

انعامات سے نوازتے۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ابوالاثر حفیظ جالندھری نے، جو آپ کے متوسلین میں ہیں، یہ شعر سنایا۔

کہاں تھے یہ نصیب اللہ اکبر حجراسود کے
یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمدؐ کے

حضور نے جس وقت یہ شعر سنا، اپنی گرم صدری اتار کران کو عنایت کی اور جو کچھ اس میں تھا وہ بھی دیدیا۔

علامہ اقبال کو بھی حضور قبلہ عالم سے کمال عقیدت و محبت تھی۔ ایک مرتبہ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے جلسے میں حضور کرسی پر تشریف فرما تھے علامہ اقبال آئے اور حضور کے قدموں میں فرش پر بیٹھ گئے اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت دارین ہے۔ حضور نے فرمایا ڈاکٹر صاحب مجھے آپ کا یہ شعر یاد ہے۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زوربازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

یہ شعر پڑھ کر آپ نے کہا کہ جب سے آپ نے یہ شعر کہا ہے لوگ نگاہ مرد مومن اور تقدیر کے قائل ہوگئے ہیں۔ اس پر علامہ اقبال نے کہا کہ میری نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو میرا شعر یاد ہے۔ حضور قبلہ عالم اپنی آخری علالت کے ایام میں اقبال کا یہ شعر بار بار پڑھا کرتے اور جب کوئی آپ کا حال دریافت کرتا، یہ شعر سنا دیتے

تری بندہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ

علامہ اقبال کے دل میں جو حضور روحی فداہ کی قدر و منزلت تھی اس کا اظہار انہوں نے "ضرب کلیم" میں مرد بزرگ کے عنوان سے ایک قطعہ میں کیا ہے اس سے

Marfat.com

حضور کی علو مرتبت ' رفعت شان و عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے ' کہتے ہیں

اس کی نفرت بھی عمیق اس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق
انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق
مثل خورشید سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزاد۔ معانی میں دقیق
اس کا انداز نظر اپنے زمانے سے جدا
اس کے احوال سے محروم نہیں پیران طریق

آپ کے عظیم علم و فضل ' وسیع و متنوع خدمات ملک و ملت اور عظمت شان و مرتبت کے لحاظ سے بزرگان قوم اور علماء ملت نے رفتہ رفتہ آپ کو محدث قبلہ عالم امیر الملت ' قیوم زماں اور مجدد دوراں کے خطابات سے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مخاطب کرنا شروع کیا۔

آپ کا قد درمیانہ ' جسم متناسب ' رنگ سرخ و سپید ' آنکھیں نیلگوں ' سر بڑا ' پیشانی کشادہ ' رخسار ہموار ' ڈاڑھی گھنی مہندی کے خضاب سے سرخ ' دانت سفید مثل گوہر آبدار ' آخری عمر تک فقط دو دانت شہید ہوئے تھے گردن ہمیشہ دل کی طرف جھکی ہوئی۔

آپ نے بعمر ایک سو اٹھارہ سال بتاریخ ۲۶ ر ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۳۰ ر اگست ۱۹۵۱ء شب جمع کو فصال فرمایا۔

کر کے پردہ نگار دنیا سے
جا ملے وہ رفیق اعلیٰ سے

Marfat.com

کرامات امیر الملت قدس سرہ العزیز

کرامات کشف القلوب

کرامت نمبر۱ : ایک اجنبی کا تصور اور آپ کا کشف

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

جناب منظور حسن صاحب نامی ایم اے (علیگڑھ) جو ادیب و شاعر ہیں حضور امیر الملت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کا ایک مضمون دہلی کے مشہور رسالہ "آستانہ" بابت مارچ ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا ہے یہ کرامت کا واقعہ بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کے وسیع النظر اور انصاف پسند مسلمان جانتے ہیں کہ ہمارا ملک اولیاء اللہ کے وجود سے خالی نہیں ہوا۔ راقم الحروف نے اپنی شادی سے پہلے کبھی حضرت الحاج حافظ امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ عالم محدث علی پوری مدظلہ' العالی کی زیارت نہیں کی تھی۔ اہلیہ لڑکپن سے حضرت قبلہ عالم کی مریدہ ہیں۔ ایک مرتبہ کسی موقع پر اہلیہ کے وطن جانے کا اتفاق ہوا راستے میں ایک بہت بڑے جنکشن پر گاڑی تبدیل کرنی پڑتی تھی اور اس جنکشن پر مختلف سمت سے ریل گاڑیاں آتی تھیں گاڑی سے اتر کر اسٹیشن پر ایک مقام پر اجتماع نظر آیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ حضرت شاہ صاحب موصوف کے عقیدت مند ہیں حضرت قبلہ عالم ایک سمت سے تشریف لانے والے ہیں اور یہ ارادت مند مختلف مقامات سے پیشوائی کے لئے آئے ہیں۔ راقم الحروف کو نہ کوئی جانتا نہ کسی سے قرابت تھی۔ جس گاڑی سے حضرت شاہ صاحب قبلہ تشریف لانے والے تھے اس کے آنے میں آدھے گھنٹے کی دیر تھی راقم

Marfat.com

الحروف نے ہوٹل میں چائے پی اور ٹہلتا ہوا اس پلیٹ فارم پر گیا جس پر وہ گاڑی آنے والی تھی اور پلیٹ فارم کے ایک آہنی کھمبے سے کمر لگا کر کھڑا ہو گیا اور دل میں کہا۔

اگر شاہ صاحب قبلہ موجودہ زمانے کے ولی اور قطب ہیں تو (۱) میں نے چونکہ نیاز کبھی حاصل نہیں کیا اور حضرت کو مسافروں میں سے نہیں پہچان سکتا اس لئے وہ اپنی شناخت کا خود اہتمام کریں۔ (۲) جس ڈبے میں حضرت سوار ہوں گے وہ ڈبہ عین میرے روبرو آکر رکے (۳) حضرت قبلہ مجھے خود میری اہلیہ کے تعلق سے بلائیں۔ (۴) حضرت قبلہ مجھ پر دوسروں سے زیادہ توجہ فرمائیں۔

گاڑی کے آنے کا وقت ہو گیا۔ حضرت قبلہ عالم کے مریدین' مخلصین اس پلیٹ فارم پر آکر اس طرح پھیل گئے کہ راقم الحروف اس سیلاب میں ایک قطرے کی طرح فنا ہو گیا ۔ یکایک شور ہوا گاڑی آگئی۔ راقم الحروف وہیں کھڑا رہا گاڑی کی رفتار بہت دھیمی ہوئی اور ایک ڈبہ عین اسی مقام پر رکا اس میں ایک بزرگ جن کے چہرے سے نور کی کرنیں نکلتی ہوئی نظر آئیں تشریف فرما تھے۔ شائقین کے ہجوم نے بتادیا کہ آپ ہی حضرت ممدوح ہیں حضرت گاڑی سے اترے راقم الحروف پر ایک ایسی نگاہ ڈالی جو روح کی گہرائیوں میں اترتی چلی گئی۔ اشارے سے راقم الحروف کو قریب بلایا اور ایک نورانی تبسم کے ساتھ فرمایا۔

"کیا تم لیلے حسین پوری کے شوہر ہو؟"

(اس واقعہ میں کشف القلب بھی فرمایا اور ریل گاڑی پر ایسا تصرف فرمایا کہ وہ ڈبہ جس پر آپ سوار تھے برابر جناب منظور حسن صاحب نامی کے سامنے رکا۔)

Marfat.com

کرامت نمبر۲ : ایک بزرگ حافظ صاحب کا تصور اور حضور قبلہ عالمؒ کا کشف

اعلیٰ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولوی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ مجھ سے بیعت کئے ہوئے لوگ صوبہ یوپی میں بھی تھے اور میں اس علاقہ میں اکثر و بیشتر جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میری ملاقات پیلی بھیت کے ایک بزرگ حافظ خلیل الرحمان صاحب سے ہوئی جو رئیس اعظم اور آنریری مجسٹریٹ تھے اور سلسلہ چشتیہ کے صاحب اجازت بھی تھے۔ اس کے بعد سلسلہ ملاقات جاری رہا۔ حافظ صاحب جب ملتے مجھ سے بہت مسرور ہوتے' ایک دن فرمایا آپ سے مل کر آپ کے حضرت صاحب کی زیارت کی تمنا پیدا ہو گئی ہے کہ انہوں نے جب آپ کی ایسی تربیت فرمائی ہے تو نہ جانے ان کی ہستی کس قدر عظیم ہوگی۔ میں نے جواب دیا کہ جب کبھی آپ پنجاب تشریف لائیں تو مجھے بھی شرف ملاقات بخشیں پھر میں آپ کو حضور قبلہ عالم کی خدمت میں لے چلوں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد جناب حافظ صاحب کسی ضرورت سے لاہور آئے اور وہاں سے فراغت ہو کر امرتسر میرے درویش خانہ پر پہنچے۔ میں نے حسب حوصلہ ناچیز ان کی خاطر تواضع کی اور کہا کہ آج کل حضور قبلہ عالم لاہور میں تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں لاہور پہنچے اور لوہاری دروازہ میں مسجد پڑولیاں پہنچ کر حضور قبلہ عالم کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ جب ہم دونوں حاضر ہوئے حضور کی خدمت میں کشمیری سیبوں کا ایک ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔ حضور نے خاص حافظ صاحب کو مخاطب فرماتے ہوئے یہ مصرع پڑھا۔

"برگ سبز است تحفہ درویش"

اور ایک سیب عنایت فرما کے فرمایا "حافظ صاحب۔ کھایئے" حافظ صاحب نے وہ سیب کھا لیا تو حضور نے سارا ٹوکرا حافظ صاحب کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا "اور کھایئے۔ خوب کھایئے" حافظ صاحب نے مزید شوق فرمایا جب حافظ صاحب اور میں حضور کی

Marfat.com

خدمت اقدس سے اٹھ کر باہر نکلے تب حافظ صاحب نے مجھ سے کہا کہ "جب میں امرتسر سے آپ کے ساتھ روانہ ہوا تو اس وقت میں نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر حضور نے مجھے سیب عطا فرمایا تو میں سمجھوں گا کہ آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں لیکن حضور نے ایک سیب کی بجائے ٹوکرا ہی عنایت فرمادیا اور وہ بھی کشمیری سیبوں کا۔

(اس واقعہ کے بعد حضرت حافظ صاحب کو حضور قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ سے اس درجہ عقیدت ہو گئی کہ ہر سال انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ جلسہ میں علی پور شریف تشریف لانے لگے اور ہر مرتبہ ایک نئی نعت شریف لکھ کر لاتے اور جلسہ میں خود ترنم سے سناتے ایک مرتبہ ایک جلسے میں حافظ صاحب نعت شریف سنا کر بیٹھے ہی تھے کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ "سب لوگ حافظ صاحب کی زیارت کرو یہ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" اور حافظ صاحب سے فرمایا "حافظ صاحب کھڑے ہو جایئے" حافظ صاحب کھڑے ہو گئے اور زار و قطار رونے لگے۔ اس کے بعد بھی جناب حافظ صاحب سالانہ جلسے میں تشریف لاتے رہے اور جب نعت شریف سناتے تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نعت شریف سننے کے بعد یہی فرماتے کہ "بھئی۔ سب حافظ صاحب کی زیارت کرو یہ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

Marfat.com

کرامت نمبر ۳ : ایک غیر معتقد کا کشف

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ہم نام سید جماعت علی شاہ صاحب جالندہری نے بیان کیا ہے کہ "حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہونے سے قبل گو میں وہابی نہ تھا لیکن وہابیوں کی طرح حضور کی ولایت کا صاف منکر تھا ایک دفعہ میں امرتسر گیا۔ وہاں سے جالندھر واپس آنے کے لئے جب اسٹیشن پہنچا تو وہاں بے پناہ ہجوم دیکھا جو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو رخصت کرنے آیا تھا۔ جب گاڑی چھوٹنے لگی تو میں بھی حضور ہی کے ڈبے میں سوار ہو گیا۔ دل میں یہ خیال کیا کہ اگر آپ ولی ہیں تو کرامت دکھائیں گے۔ اگرچہ اس سے پہلے کبھی آپ سے قرب یا زیارت کا موقع نہیں ملا تھا مگر آپ نے نہایت شفقت و اخلاق سے شاہ صاحب کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آپ کو میرا شاہ صاحب ہونا کیسے معلوم ہو گیا۔ آپ کے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے جو تکلف و حجاب میری طبیعت میں تھا وہ جاتا رہا۔ گو میرے شاہ صاحب ہونے کو آپ کا پہچان لینا ہی ایک کرامت تھی مگر آپ کے ولی ہونے اور صاحب کشف ہونے کا دل میں انکار ہی رہا۔

اتنے میں تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ ریل گاڑی چلتے چلتے دریائے بیاس کے پل پر رک گئی میں حیران تھا کہ یہ ڈاک گاڑی ہے پل پر کیوں کھڑی ہو گئی آپ نے فرمایا " شاہ صاحب۔ نیچے اتر کر دریا سے ایک لوٹا تو بھر لاؤ" جب میں نے اس اندیشہ سے تذبذب کیا کہ کہیں گاڑی نہ چل پڑے تو آپ نے اصرار فرمایا۔ مجبوراً لوٹا لے کر نیچے اترا اور دریا سے لوٹا بھر کر سوار ہو گیا۔ سوار ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ گاڑی اپنی پوری رفتار سے تیز چل رہی ہے جیسے رکی ہی نہیں تھی۔ اس سے میں اور بھی متحیر ہوا۔ اسی حیرت میں غرق تھا کہ گاڑی جالندھر کے اسٹیشن پر پہنچ گئی۔ میں نے گاڑی سے اتر کر دوسروں مسافروں سے پوچھا کہ گاڑی دریائے بیاس کے پل پر کیوں ٹھہر گئی تھی۔ یہ سن کر وہ مذاق اڑانے لگے کہ یہ ڈاک گاڑی چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پر نہیں ٹھہرتی پل پر کیوں ٹھہرنے لگی۔ میری یہ گفتگو سن کر ایک بزرگ صورت مسافر نے فرمایا۔ "یہ

Marfat.com

ایک راز ہے آپ اسے اپنے بزرگ ساتھی سے پوچھیں" یہ سنتے ہی میں حضور کی ولایت وکرامت کا معترف ہوگیا اور آپ کی غلامی میں داخل ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔"

کرامت نمبر۴ : سمندر پر کشف القلوب حجاج اور حصول مائدہ

حضرت قاضی حفیظ الدین صاحب روہتکی نے بیان فرمایا ہے کہ ۱۹۱۰ء میں قصور میں ایک تقریب میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ رونق بخش تھے۔ میں بھی حاضر تھا وہاں نعت خوانی میں کسی نے یہ شعر پڑھا

ڈبویا مجھ کو ہمت نے نہ پہنچا طیبہ تک
یہ جھوٹا دم محبت کا مدینہ آرزو دارم

حضور قبلہ عالم قدس سرہ پر ایک عجیب کیفیت عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاری ہوئی۔ نعت خوانی کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ فقیر مدینہ منورہ جارہا ہے۔ اسی وقت ایک تار علی پور شریف ایک تار روہتک حضرت قبلہ حافظ انور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اور ایک تار بمبئی ٹکٹ کا انتظام کرنے کے لئے دیا گیا۔ شب میں قصور سے روانہ ہوکر دوسرے دن صبح روہتک میں نزول فرمایا اور حضرت حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مکان میں رونق بخش ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد میں اپنے گھر گیا تو مجھے حضور کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا محمد حسین صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ کا جو ایک قافلہ کے ساتھ حضور کی اجازت سے حج کے لئے گئے تھے عدن سے میرے نام لکھا ہوا خط ملا۔ اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ "ہم نے سنا ہے کہ امسال حضور قبلہ عالم بھی حج کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ یہ کہاں تک سچ ہے؟" یہ خط میں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو سنایا آپ نے فرمایا کہ بھئی۔ مولوی صاحب سے کوئی فرشتہ کہہ گیا ہوگا فقیر کا ارادہ تو کل ہی ہوا ہے۔"

Marfat.com

اس ضروری تمہید کے بعد سفرِ حج کے واقعات جو حضرت مولانا محمد حسین صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت مولانا صاحب کا بیان ہے کہ ہم جدہ شریف پہنچ کر حضور قبلہ عالمؒ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے رہے تاکہ مدینہ منورہ حضورؒ کی ہم رکابی میں چلیں۔

اور حضور کی جدہ شریف میں تشریف آوری پر آپ کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ اس مرتبہ حضور نے چونتیس رات مسجد نبوی شریف میں علے صاحبہا الف الف الصلواۃ السلام قیام فرمایا۔ ہر رات حضور کے ساتھ چار آدمیوں کو مسجد اقدس میں رہنے کی اجازت تھی ایک رات میری باری بھی آئی میں نے دیکھا کہ عشاء کی نماز کے بعد جب تمام دروازے بند ہوگئے تو حضور مواجہہ شریف کے سامنے دو زانو مراقب ہوگئے اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضور کے جسم مبارک میں روح نہیں ہے۔ تہجد کی اذان تک حضور بالکل ساکت و صامت مراقب رہے۔

جب حج سے فارغ ہوکر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جدہ شریف قدم رنجہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ جہاز ران کمپنیوں نے اتفاق کرکے جدہ شریف سے بمبئی کا کرایہ جہاز تیس روپے فی کس سے بڑھا کر ساٹھ روپیہ فی کس کردیا ہے۔ حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ نے اعلان کرادیا کہ سب لوگ عصر کے بعد سمندر کے کنارے جمع ہوجائیں۔ نماز مغرب تک حضور نے اس مجمع میں وعظ فرمایا اور سب سے تاکید کی کہ کوئی شخص اس وقت تک ٹکٹ نہ خریدے جب تک کرایہ فی کس تیس روپے نہ کردیا جائے اور مجھے جہاز کے کپتانوں سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا کہ جب تک کرایہ تیس روپے نہ کردیا جائے گا۔ کوئی شخص جہاز میں سوار نہ ہوگا اس طرح حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ آٹھ دس دن تک وعظ فرماتے رہے اور کسی ایک نے بھی ٹکٹ نہ خریدا۔ آخر مجبور ہوکر جہاز والوں نے کرایہ تیس روپے کردیا' اس وقت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ہم قصور کے قافلہ والوں سے پوچھا کیا تم سب ساٹھ روپے کا ٹکٹ خرید کر جاسکتے تھے؟ سب نے عرض کیا جاسکتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص ایک ایک ٹکٹ ایک

Marfat.com

غریب حاجی کا خریدے۔ اس طرح پندرہ ٹکٹ غریب حاجیوں کے خریدے گئے۔ بارہ دن کا راشن لے کر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے سب یار جہاز پر سوار ہو گئے۔ حسب معمول سب ساتھی حضور کے ساتھ کھانا کھاتے رہے۔ دس دن سفر کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ ہوا مخالف ہونے کی وجہ سے جہاز چھ دن بعد بمبئی پہنچے گا۔ ہم سب بہت فکر مند ہوئے کہ راشن کا اب کیا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم سب نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے خفیہ رکھ کر یہ مشورہ کیا کہ ہم سب تو بھنے ہوئے چنے چار دن تک کھاتے رہیں اور بقیہ راشن حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور ایسی تدبیر کی جائے کہ حضور کو کھانا تنہا کھلا دیا جائے۔ چنانچہ ایسا طے کر کے خادم سے کہدیا کہ صرف حضور کے لئے تھوڑا سا کھانا تیار کرے۔ خادم نے عصر کے بعد چھوٹی سی دیگچی میں تھوڑے چاول چڑھا دیئے۔ حضور کا ہمیشہ سے معمول تھا کہ نماز عصر کے بعد نماز مغرب تک وظیفہ پڑھتے اور کسی سے کلام نہ فرماتے لیکن اس دن عصر کے بعد وظیفہ پڑھتے پڑھتے یکایک اٹھ کھڑے ہوئے اور سیدھے باورچی خانہ میں تشریف فرما ہوئے اور خادم سے دیگچی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ "او یہ کیا ہے" (یعنی اتنی چھوٹی دیگچی میں کیا پکا رہا ہے) خادم اور باقی سب لوگ جو حضور کے ساتھ باورچی خانہ میں گئے تھے ڈر گئے تب میں نے حوصلہ کر کے تمام واقعہ عرض کیا کہ جہاز ابھی چار دن بعد بمبئی پہنچے گا۔ راشن تھوڑا رہ گیا ہے اور سب کے لئے چار دن تک کفایت نہیں کر سکتا اور جہاز میں کچھ ملتا نہیں اس لئے یہ تجویز کی ہے کہ راشن حضور کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور ہم سب بھنے ہوئے چنے جو جہاز میں مفت ملتے ہیں کھا کر گزارہ کر لیں یہ سن کر حضور نے فرمایا۔

"او۔ کیا وہ فقط خشکی کا رب ہے تری کا نہیں؟" (یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کو خشکی کا رب مانتے ہو کہ وہ صرف خشکی ہی میں روزی دے سکتا ہے اسی وقت سب پکا کر ختم کر دو' چاول' آٹا' دال' گھی' چائے' چینی جو کچھ بھی کھانے کا سامان ہو وہ سب آج ہی پکالو کھالو' صبح کے لئے ایک دانہ بھی باقی نہ رہے۔" حسب فرمان تمام چاول' آٹا' گھی وغیرہ پکا کر ختم کر دیا' بعد مغرب دستر خوان بچھایا گیا اس وقت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

نے فرمایا کہ "جاؤ۔ جہاز میں اعلان کردو کہ جو بھوکا ہے وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔
چنانچہ پانچ سات آدمی ایسے بھی نکل آئے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ نے سب کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور چائے پی۔ عشاء کی نماز کے بعد استراحت فرمائی' صبح کو مراقبہ کے بعد نو بجے جس وقت آپ چائے نوش فرمایا کرتے تھے اٹھے اور یاروں سے خندہ پیشانی سے حسب معمول باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ گیارہ بج گئے کھانے پینے کا کوئی ذکر نہ تھا کہ اسی وقت جہاز کا انگریز کپتان حضور کے کمرے میں آیا اور مجھ سے انگریزی میں کہا (وہ مجھ کو پہچانتا تھا' جدہ شریف میں جہاز کا کرایہ کم کرنے کے سلسلے میں اس کپتان سے میری ملاقات ہوئی تھی) "بزرگ پیر پادری صاحب سے عرض کرو کہ میں ان کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔ یہ وہ بزرگ ہستی ہیں جنہوں نے دکنی مدراسی' بنگالی' برمی' سندھی' پنجابی' افغانی غرض کہ ہر خطہ ہندوستان و افغانستان کے لوگوں پر تصرف کیا اور کسی کو ٹکٹ خریدنے نہ دیا یہ بہت برگزیدہ ہستی ہیں' جب جہاز جدہ سے چلا تھا میرا ارادہ اسی وقت زیارت کرنے کا تھا مگر جہاز کے چلتے ہی ہوا مخالف ہو گئی اور میں اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا' گزشتہ رات سے ہوا موافق ہوئی تو میں جہاز رانی اپنے ماتحتوں پر چھوڑ کر پیر پادری صاحب کی زیارت کو آیا ہوں۔" میں نے یہ کلام ترجمہ کر کے حضور کو سنا دیا۔ حضور نے کپتان کی طرف نظر فرمائی اور مسکرائے۔ پھر کپتان نے کہا کہ میں پادری صاحب کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ دعوت کی منظوری دلا دیجئے۔ میں نے کپتان کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور مسکرائے اور منظور فرمائی ۔ کپتان نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ پیر پادری صاحب کس قسم کا کھانا کھاتے ہیں اگر منظور ہو تو تمام سامان بھیج دوں۔ آپ اپنے خادم سے اپنے پسند کے مطابق پکوا کر تناول فرمائیں۔ میں نے یہ بات بھی حضور سے عرض کر دی۔ حضور نے مسکراتے ہوئے اسے بھی منظور فرما لیا۔ کپتان رخصت ہوا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جہاز کے ملاح آٹا' چاول' دال' گھی' شکر' چائے غرض کہ ہر چیز کی بوریاں اور ٹین کے ڈبے لے کر حاضر ہوئے اور حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے میری طرف

Marfat.com

دیکھ کر فرمایا "او بھئی تری کا رب آگیا اس کو سنبھالو" یعنی یہ چیزیں ان سے لے لو پکاؤ کھاؤ۔ پھر فرمایا کہ "تم کو رب نے اس وجہ سے امتحان میں ڈالا کہ جہاز میں جو بھوکے سوتے تھے تم نے ان کا کوئی خیال نہیں کیا اگر تم ان کا خیال رکھتے تو کیوں امتحان میں ڈالے جاتے اب دونوں وقت جہاز میں گھوم کر اعلان کیا کرو کہ جو بھوکا ہو وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔"

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے

(میری امت کے علما مثل بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہیں) حضرت موسیٰ علیہ الصلواۃ و السلام نے اپنی دعا سے اپنی امت کے لئے آسمان سے من و سلوے منگوایا' حضرت عیسیٰ علیہ الصلواۃ و السلام نے اپنی دعا سے آسمان سے اپنی امت کے لئے مائدہ منگوایا حضور قبلہ عالم رضوی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کے لئے اپنے تصرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے سمندر پر مائدہ مہیا کروایا۔ (فداہ روحی)

کرامت نمبر۵ : ایک مولوی صاحب کے قلب کا کشف

مندرجہ ذیل بیان جناب حاجی حکیم محمد حسین صاحب لاہوری کا ہے میں ایک مرتبہ علی پور شریف میں بہت دن حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا۔ ایک دن جب میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا ایک مولوی صاحب آئے اور دست بوسی کر کے رونے لگے۔ حضور نے ان سے فرمایا "مولوی صاحب۔ ابھی وقت نہیں آیا۔" مولوی صاحب کئی روز ٹھہرے رہے۔ انہوں نے یہ دیکھ کر کہ ہر کام کے لئے حضور مجھے بار بار یاد فرماتے ہیں یہ خیال کیا کہ مجھے حضور کی خدمت اقدس میں زیادہ رسوخ حاصل ہے کسی کام سے جب میں اوپر کی منزل سے نیچے اترا تو مولوی صاحب میرے پاس آئے اور نہایت عاجزی سے کہنے لگے کہ آپ پر حضور کی نظر عنایت بہت زیادہ ہے میں آپ کا بے حد احسان مند ہوں گا آپ مجھے خلافت عطا فرمانے

Marfat.com

کی حضور سے سفارش کر دیجئے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کا خیال بالکل غلط ہے کہ گویا مجھے حضور کے مزاج اقدس میں دخل حاصل ہے اور اس میں سفارش کا کام ہی نہیں اور ایسے معاملے میں کوئی بھی سفارش نہیں کر سکتا لیکن مولوی صاحب نے صاحب الغرض مجنون کی طرح کسی صورت سے میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ جو کچھ گفتگو ہم اور آپ کر رہے ہیں حضور کو اس کا بھی علم ہو رہا ہے جب وہ کسی طرح نہ مانے اور اپنی ہی کہے گئے تو میں نے ان سے کہا کہ پہلے میں اور میرے پیچھے آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوں آپ کے حاضر خدمت ہونے پر حضور کچھ نہ فرمادیں تو پھر میں آپ کے متعلق عرض کروں گا' چنانچہ میں حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا' مولوی صاحب بھی سرہانے کے دروازے سے داخل اس طرح ہوئے کہ حضور نے ان کو نہیں دیکھا۔ لیکن جوں ہی مولوی صاحب نے پہلا قدم اندر رکھا' گو حضور نے ان کو نہیں دیکھا تھا' حضور نے فرمایا۔ "مولوی صاحب ابھی وقت نہیں آیا۔" مولوی صاحب دم بخود ہو کر رہ گئے اور ان کو بھی حضور کی کرامت نظر آگئی۔

کرامت نمبر۶ : قطب حیدر آباد دکن کی نزع کا کشف

حیدر آباد دکن میں حضرت مولوی خیر المبین صاحب رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ اور حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک برگزیدہ بندے وامق اور اپنے وقت کے قطب گزرے ہیں۔ ان کا ذکر آئندہ کرامت نمبر۲۱ میں بھی آئے گا۔ ان کے متعلق حاجی عبداللہ صاحب امرتسری خادم خاص حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے ذیل کا واقعہ بیان کیا ہے۔ حضرت مولوی خیر المبین صاحب حیدر آباد دکن میں بڑے برگزیدہ اور قطب وقت تھے۔ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے اور عام لنگر جاری رکھتے تھے جب ان کا واصل بحق تعالیٰ ہونے کا وقت آیا تو اس وقت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بمبئی میں تشریف فرما تھے حضور کا معمول تھا کہ روز رات کو دیر تک وعظ

Marfat.com

فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات حضور نے خلاف معمول جلد وعظ ختم فرمایا اور دعا مانگ کر فوراً مسجد کے دروازے کی طرف روانہ ہوئے۔ حاضرین دست بوسی کے لئے بڑھے مگر حضور سب کو ہٹاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے رہے اور مسجد سے باہر نکل کر آپ کے مرید سیٹھ صاحبان کے موٹر کاروں میں جو کار سب سے آگے کھڑی تھی اس میں تشریف رکھ کر مالک کار سے فرمایا کہ گاڑی حیدر آباد دکن جانے والے اسٹیشن لے چلو" اور مجھ (خادم) سے فرمایا کہ "کل معہ سامان حیدر آباد آجاؤ" اسٹیشن پہنچے تو گاڑی تیار تھی، حضور سیکنڈ کلاس میں بیٹھ گئے کار کے مالک سیٹھ صاحب نے ٹکٹ لاکر دیا۔ گاڑی روانہ ہوگئی۔ حیدر آباد پہنچ کر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ مولوی خیر المبین صاحب رحمتہ اللہ کے مکان پر تشریف لے گئے دیکھا کہ مولوی صاحب صاحب فراش ہیں آنکھیں بند ہیں حالت نازک ہے۔ حضور جب سلام کے ساتھ مولوی صاحب سے مخاطب ہوئے تو انہوں نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ تشریف لے آئے ہمارا آخری وقت ہے۔ میں نے آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ آپ کو میرے پاس بھیج دے میری دعا قبول ہوگئی اب آپ وصیتیں سن لیجئے۔

(۱) میرے ذمہ میرے بھانجوں کا قرض ہے اس کی ادائیگی آپ فرمائیں۔

(۲) میری تجہیز و تکفین آپ کریں اور نماز جنازہ بھی آپ پڑھائیں۔

(۳) جب تک میرا وقت آخیر نہ ہو میری بالیں سے نہ اٹھیں۔"

"حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے تمام وصیتیں منظور فرمالیں مولوی صاحب نے آنکھیں بند کرلیں تھوڑی ہی دیر بعد مولوی صاحب کا وصال ہوگیا۔

مولوی صاحب کی عظیم شخصیت مقبولیت اور شہرت کے باعث ان کے وصال کی خبر آن واحد میں تمام شہر میں پھیل گئی۔ معتقدین اور شیدائیاں جوق در جوق آنے لگے کچھ دیر کے بعد حضور قبلہ عالم اقدس سرہ نے مولوی صاحب کی تجہیز و تکفین فرمائی محلہ افضل گنج کی مسجد میں جس کا رقبہ بہت وسیع تھا نماز جنازہ کا انتظام کیا گیا جب صفیں آراستہ ہوگئیں تو مولوی صاحب کے بھانجوں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے نماز

Marfat.com

جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ "مولوی صاحب کے ذمہ کچھ قرض ہے۔ اس کی ادائیگی مجھے کرنی ہے جو میں ابھی تک نہیں کرسکا لہٰذا شرعاً میں نماز نہیں پڑھا سکتا پہلے قرض خواہ آگے آئیں اور مجھ سے اپنا قرض لے لیں" مولوی صاحب کے بھانجوں نے عرض کیا کہ وہ قرض ہمارا ہے۔ ہم اس کو لِللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں' حضور نے جزاک اللہ خیرا فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی بعد نماز جنازہ قبرستان لے کر چلے' حضور اقدس نے جنازہ اٹھاتے وقت جس پائے کو کندھا دیا تھا۔ قبرستان پہنچنے تک تبدیل نہیں فرمایا (نوٹ حضور کی عمر شریف اس وقت .... اسی سال سے زیادہ تھی) حضور نے خود میت کو قبر میں اتارا اور سب کو زیارت کروانے کے بعد تدفین فرمائی۔

کرامت نمبر ۷ : ایک مرید کے قلب کا کشف

قدیم یار طریقت ممتاز علی خاں صاحب ممتاز حوالدار کلرک بلوچ رجمنٹ کی آپ بیتی ان کی اپنی زبانی حسب ذیل ہے۔

ایک مرتبہ میں علی پور شریف سے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ گھر (روہتک) کے لئے روانہ ہوا آپ حیدر آباد دکن روانہ ہو رہے تھے۔ اجازت نہ ملنے سے تین چار مہینہ دربار شریف میں حاضر رہا تھا۔ اس لئے میرے پاس سفر خرچ ختم ہو گیا تھا لاہور آکر جب حضور رات کے آٹھ بجے والی گاڑی میں سوار ہوئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا "ممتاز ٹکٹ لے آئے ہو" عرض کیا "نہیں" آپ نے دس روپیہ کا نوٹ نکال کر دیا اور فرمایا "جاؤ" اب ریل گاڑی چلنے والی تھی ٹکٹ خریدنے کا وقت نہ تھا میں آپ کے خادم حاجی بوٹا کے پاس بیٹھ گیا اور ارادہ کیا کہ جب ٹکٹ چیکر آئے گا تو ٹکٹ کے پیسے معہ جرمانہ ادا کردوں گا چنانچہ ہمارے ڈبے میں ٹکٹ چیکر آیا لیکن وہ دوسروں کے ٹکٹ دیکھ کر چلا گیا گاڑی چلتے چلتے جب نروانہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو میں حضور کے ڈبہ میں چلا گیا۔

Marfat.com

اتنے میں روہتک کا اسٹیشن قریب آگیا جہاں مجھے اترنا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ تو کاغذ کا نوٹ ہے اگر حضور چاندی کا ایک روپیہ عطا فرماتے تو برکت کے لئے اپنے پاس محفوظ رکھ لیتا روہتک کے اسٹیشن پر دنیا آپ کی زیارت کے لئے کھڑی تھی حضور بھی کھڑے ہوگئے۔ سب سے پہلے دو شخص حضور کے کمرے میں چڑھے اور حضور کی دست بوسی کی آپ نے اسی وقت دست مبارک پیچھے بڑھا کر فرمایا "ممتاز لو" مجھے حسب خواہش چاندی کا روپیہ مل گیا۔

کرامت نمبر۸ : ایک بد عقیدہ کے قلب کا کشف

جناب ممتاز صاحب۔ موصوف نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ روہتک میں تشریف فرما تھے۔ پندرہ سولہ آدمی بیعت ہونے کے لئے آئے ان میں ایک بد عقیدہ شخص بھی تھا۔ جو بیعت کرنا نہیں چاہتا تھا مگر دیکھنا چاہتا تھا کہ بیعت کیسے ہوتی ہے۔ حضور نے اپنی دستار مبارک اتار کر سب کے ہاتھوں میں بیعت کرنے کے لئے دی اور فرمایا یہاں تم میں ایک شخص ایسا ہے جو بیعت ہونا نہیں چاہتا تو وہ خود اٹھ کر چلا جائے ورنہ فقیر اس کو کان پکڑ کر باہر نکال دے گا۔ یہ سنتے ہی وہ بد عقیدہ اپنی جگہ سے اٹھ کر حضور کے قدموں میں گر گیا اور اقرار کیا کہ وہ اب تک بد عقیدہ تھا۔ اب اپنے بد عقیدہ سے توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ توبہ کی اور داخل سلسلہ عالیہ ہوا۔

کرامت نمبر۹ : ایک شرابی کے دل کا دوبارہ کشف

حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ الحاج حافظ سید اختر حسین شاہ صاحب' مدظلہ العالی نے بیان فرمایا کہ سرگودھا کا باشندہ حافظ غلام حسن علی پور شریف کے مدرسے میں پڑھتا تھا۔ ابتدائی سالوں میں میرا ہم سبق تھا پھر چھوڑ کر چلا گیا حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا مرید تھا اور بڑی عقیدت تھی اس لئے اکثر علی پور شریف حاضر ہوا کرتا تھا۔ نماز روزوں سے

Marfat.com

اسے کوئی تعلق نہ تھا۔ شراب بھنگ پیتا تھا۔ جب علی پور شریف آتا تھا۔ چرس ساتھ لاتا اور راستے ہیں میں کسی کھیت میں چھپا آتا تھا ایک مرتبہ سیدھا میرے پاس آیا اور کہا کہ ایک مسئلہ بتایئے۔ میری جو حالت اور کیفیت ہے آپ کو خوب معلوم ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ کنوئیں کی طرف سے حضور قبلہ عالم قدس سرہ اور ان کے ساتھ ایک بہت بڑے بزرگ تشریف لا رہے ہیں۔ جب میں حضور کے قریب پہنچا اور حضور کی دست بوسی کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا ان کی دست بوسی کرو یہ حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے پہلے ان کی دست بوسی کی پھر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی کی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی یہ مسئلہ پوچھنے کے بعد سیدھا گھر سے چلا آرہا ہوں کہ میں تو ایسا گناہ گار ہوں۔ پھر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیسے نصیب ہوئی' میں نے اسے جواب دیا کہ اس مسئلہ کی پچھلی بات تو میں بتاتا ہوں کہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ جو شخص حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہے۔ درحقیقت وہ آپ ہی کی زیارت کرتا ہے اس لئے کہ شیطان آپ کی شکل مبارک میں نہیں آسکتا۔ رہی اس مسئلہ کی اگلی بات چلو حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے چل کر پوچھیں ہم دونوں حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پہلے میں نے حضور کی دست بوسی کی حضور نے مجھ سے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ میں نے کہا غلام حسن۔ حضور نے فرمایا "بھئی غلام حسن تمہاری طرف بارش ہوئی ہے۔" اس نے عرض کیا "نہیں" حضورؒ نے فرمایا "لندن میں دن رات بارش ہوتی ہے اور مدینہ شریف میں ایک بوند بھی نہیں پڑتی۔ یہ سن کر ہم دونوں خاموش رہے۔ مسئلہ حل ہو گیا۔ سمجھ میں آگیا (یعنی مدینہ شریف جیسے مقدس مقام میں بارش نہ ہونا اور لندن جیسے خنزیر خوار اور شراب نوش شہر میں دن رات بارش ہونا کرشمہ ہائے قدرت الٰہی ہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ایک گناہ گار نشہ باز کو ہونا باعث حیرت نہیں) ایک دو دن کے بعد غلام حسن چلا گیا پھر چند مہینے کے بعد آیا اور کہنے لگا کہ دو مہینے سے میرے دل میں یہ خیال آرہا ہے کہ اگر حضور ولی ہوتے تو تیری حالت درست فرما دیتے۔ اب

Marfat.com

یہ خیال جمتا جا رہا ہے۔ میں اس لئے آیا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔

لیکن یہ بات حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں میں نے کہا کہ چلو میں چل کر عرض کیئے دیتا ہوں۔ جب حضور کی خدمت میں پہنچ کر غلام حسن نے دست بوسی کی تو آپ نے فرمایا۔

"غلام حسن، میت سے صلح ہو گئی" (یعنی کیا مسجد سے صلح ہے اور نمازوں کے لئے جاتے ہو)

غلام حسین نے عرض کیا "حضرت آپ کرادیں گے تو ہو جائے گی۔" غلام حسن کے ساتھ اس کا ایک دوست بھی تھا۔ حضور نے اپنے خادم عبدالعزیز سے فرمایا۔

"ان کو چار آنے دیدو" پھر غلام حسن سے فرمایا "تم دونوں صابن خرید کر اپنے کپڑے پاک کرلو اور نہالو۔" اس کے بعد غلام حسن نے بتایا کہ ہم دونوں نئے کپڑے پہن کر آئے تھے لیکن حضور کے فرمانے سے ہم دونوں نے اپنے کپڑے دھوئے اور نہائے اور تہجد کے وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے پوچھا "غلام حسن۔ تم نے کپڑے پاک کر لئے۔" عرض کیا "جی حضور پاک کر لئے۔" پھر حضور نے فرمایا "تم نے کپڑے پاک کر لئے رب نے تمہیں پاک کر دیا۔"

حضور کی زبان مبارک سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ دل پر گولا سا لگا۔

اب غلام حسن اور اس کے ساتھی کی یہ کیفیت ہے کہ رات کو دو بجے کے بعد مسجد میں ہوتے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

کرامت نمبر ۱۰ : امیدوار بیعت کے قلب کا کشف

حضرت مولوی قاضی محمد فاضل صاحب کوہاٹی نے بیان فرمایا ہے کہ ہمارے ایک یار طریقت حاجی والہ ضلع گجرات پنجاب میں رہتے تھے۔ بڑے مخلص تھے۔ آخری وقت

Marfat.com

قبل از انتقال میں نے دیکھا ان کے ماتھے پر ایک روپیہ کے قدر نور دمک رہا تھا۔ میں نے ۔۔۔۔ پوچھا کیا حال ہے۔ جواب دیا بتانے کی اجازت نہیں۔ الحمد اللہ سب کچھ مل گیا ہے اور اس کے بعد انہوں نے اپنے داخل سلسلہ ہونے کا واقعہ بیان کیا کہ میں علی پور شریف حاضر ہوا۔ پہلے دن سحری کے وقت عورتیں بیعت ہوئیں اور مردوں کو موقعہ نہ ملا۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ باب رحمت میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ اور وہیں حلقہ بیعت کراتے تھے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ میں اور دوسرے مرد باب رحمت کے سات والے شمالی کمرے میں منتظر تھے۔ میں نے دل میں کہا عجیب تماشا ہے۔ جہاں جاؤ عورتیں پہلے "گاڑی میں ٹکٹ عورتوں کو پہلے ملتا ہے' دوسرے موقعوں پر بھی عورتوں کا پہلے لحاظ کیا جاتا ہے' یہاں بھی عورتیں ہی ۔۔۔۔ پہلے ہیں۔ میں تین دن سے یہاں بیٹھا ہوں اور کاروبار بند پڑا ہے۔ کام کرنے والا کوئی نہیں اور یہاں موقع ملتا ہی نہیں میں یہی سوچ رہا تھا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ باب رحمت کے جنوبی دروازے سے برآمدے میں نکلے دوسرے مشرقی کمرے کے دروازے میں تشریف لائے اور بلایا "او نیلی پگڑی والے" میں خاموش تھا کیونکہ میں ابھی داخل سلسلہ بھی نہیں ہوا تھا خیال یہ کیا کہ مجھے کیوں بلائیں گے کسی اور کو بلایا ہو گا۔ دوسری بار پھر فرمایا "او نیلی پگڑی والے" ساتھ والوں نے کہا کہ حضور تمہیں بلاتے ہیں جاتے کیوں نہیں میں باہر نکلا اور حاضر ہوا۔ فرمایا "ہاتھ نکالو" میں نے تعمیل کی۔

حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بیعت لی اور تلقین فرمائی۔

پھر ایک خادم کو بلایا اور فرمایا "اس کے ساتھ قلعہ سوبھا سنگھ تک جاؤ اور اسے گاڑی پر سوار کرا کر آؤ۔" وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے فخر ہے کہ میں دست بدست بیعت ہوا۔

Marfat.com

کرامات علم غیب

کرامت نمبر۱۱ : ایک یار طریقت کی وفات کا علم غیب

جناب قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہائی نے تحریر فرمایا ہے کہ "کوہاٹ" میں ہمارے ایک پیر بھائی ہمیش گل سخت بیمار تھے، حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کوہاٹ سے تخمیناً سوا سو میل دور چورہ شریف میں تشریف فرما تھے۔

میں حاضری کے لئے روانہ ہوا تو ان کے بھائی نے مجھ سے کہا کہ حضور اقدس سے صحت کے لئے دعا کروانا۔ میں گاڑی پر رات کو پہنچا اور سحری کے وقت حاضر خدمت اقدس ہوا اور ہمیش گل کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی فرمایا۔

"کرو بھئی دعائے مغفرت۔" چنانچہ دعائے مغفرت کی گئی۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ عین سحری کے وقت ہی ہمیش گل کا انتقال ہوا تھا۔

کرامت نمبر۱۲ : مدرسے کا معائنہ نہ ہونے کا علم غیب

حضرت سید مبارک علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول بادلوی کا بیان ہے کہ ۱۹۲۱ء میں ایک مرتبہ میں موضع کھیڑری میں حضور قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر تھا۔ صبح چائے سے فارغ ہونے کے بعد مولوی علی بخش صاحب ہیڈ ماسٹر لاہلی نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آج میرے اسکول کا سالانہ معائنہ ہے اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر ہندو ہے اس لئے اجازت چاہتا ہوں۔ آپ نے دست مبارک کے اشارے سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔

مولوی صاحب چونکہ بہت مخلص اور راسخ العقیدہ تھے نہایت اطمینان سے بیٹھ گئے اور اسکول جانا ملتوی کیا۔

دوسرے روز اسی وقت پر مولوی صاحب نے پھر اجازت کے لئے عرض کیا۔ حضور

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ نے اجازت عطا فرمائی اور مولوی صاحب اسکول چلے گئے۔ ان کا اسکول وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ شام کو پھر مولوی صاحب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور قدس سرہ نے فرمایا۔

"مولوی صاحب۔ کل آپ کے اسکول کے معائنہ کا کیا ہوا۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ کل انسپکٹر نہیں آیا بلکہ یہ اطلاع آئی کہ معائنہ کسی اور تاریخ کو ہوگا حضور مسکرائے اور فرمایا۔

"اللہ کا شکر ہے بھئی اللہ کا شکر ہے۔"

کرامت نمبر ۱۳ : ہجرت کابل کی ناکامی کا علم غیب

جناب قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہاٹی نے بیان کیا ہے کہ جنگ عظیم اول کے آخری دنوں میں جب تحریک خلافت عروج پر تھی۔ کانگریسی ملاؤں نے فتویٰ دیا کہ اب ہجرت فرض ہے۔ کابل کی طرف ہجرت کرو۔ بہت لوگوں نے اپنی جائیدادیں اونے پونے فروخت کیں اور روانہ ہونے لگے۔ پٹھان پیش پیش تھے۔ یہاں کوہاٹ سے بھی بہت لوگ گئے اور کافی تیار تھے۔ یاران طریقت نے فیصلہ کیا کہ اعلحضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا جائے۔ چنانچہ چند یاران طریقت اس مقصد کے لئے مسجد پٹولیان لاہور میں.... حضور رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا۔ "ہجرت کی کوئی ضرورت نہیں سب کو منع کردو کوئی شخص ہجرت نہ کرے۔ جب ہجرت کا وقت آئے گا۔ سب سے پہلے میں ہجرت کروں گا۔ یہ مولوی صاحبان اور یہ اخبار والے جو ہجرت کا فتویٰ دے رہے ہیں اور شوق دلا رہے ہیں خود کیوں ہجرت نہیں کرتے۔"

یاران کوہاٹ نے یہ پیغام آکر سنایا۔ ہزارہا لوگ جو تیار تھے رک گئے کانگریسی ملاؤں نے اور اخبار والوں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کے خلاف بہت شور

Marfat.com

کیا لیکن چند ہی دن گزرے تھے کہ جو لوگ گئے تھے واپس آنے لگے۔ کابل والوں نے انہیں بسنے نہ دیا۔ یہاں سے گھر بار بیچ کر چلے تھے روپیہ سب خرچ ہو چکا تھا۔ نہایت خستہ حال واپس ہوئے۔

کانگریسی ملا اور اخبار والے دم بخود رہ گئے اور نادان مسلمانوں کی خانہ بربادی کرنے کے مواخذہ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔

کرامت نمبر ۱۴ : ایک یار طریقت کے حج کا ارادہ کا علم غیب

جناب مولوی علی بخش صاحب کاہنوری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے گئے۔ جب عدن پہنچے وہاں سے ایک مکتوب گرامی بنام جمعدار قاسم علی خاں صاحب نگانوی ارسال فرمایا اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی حج کے لئے آرہے ہیں۔ جمعدار صاحب نے مجھے اس مکتوب گرامی کی زیارت کرائی اور فرمایا کہ میں نے اپنے حج کا ارادہ نہ حضور پر ظاہر کیا تھا نہ کسی اور پر مگر حضور کو معلوم ہو گیا اس کے بعد دوسرے جہاز سے جمعدار صاحب بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔

کرامت نمبر ۱۵ : ڈیوٹی سے غیر حاضری سے نقصان نہ ہونے کا علم غیب

حاجی ذاکر علی صاحب صدیقی روہتکی کا بیان حسب ذیل ہے۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ۱۰ر فروری ۱۹۲۱ء کو میرے غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوئے اطراف و اکناف روہتک سے کثیر یاران طریقت حاضر خدمت ہوئے۔ شام کو ہمارے قدیم محترم یار حضرت نصیب خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز) ساکن

Marfat.com

موضع کاہنی نے عرض کیا کہ کاہنی کے یار حضور کے قدوم میمنت لزوم کے فیوض و برکات سے تاحال محروم ہیں کل صبح کاہنی کو رونق بخشیں تو عین بندہ نوازی ہوگی۔

اگلے دن ۱۱ فروری کی صبح کو حضور کے ہمرکاب محمود علی خاں صاحب محرر چونگی اور بہت سے یاران روہتک موضع کاہنی گئے۔ چونگی پر محمود علی خان صاحب کی ڈیوٹی آٹھ بجے رات سے صبح تک تھی۔ یہ چونگی روہتک کے ریلوے اسٹیشن کے پاس تھی اور اس عرصہ میں رات میں چھ گاڑیاں آتی تھیں۔ اس لئے اس چونگی کی بہت اہمیت تھی۔ اس لئے محمود علی خاں صاحب نے وقت پر روہتک پہنچ کر ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لئے عصر کے وقت حضور اقدس سے اجازت طلب کی حضور نے فرمایا "تمہاری ڈیوٹی کے ہم ذمہ دار ہیں۔ باقی تم سوچ لو۔"

محمود علی خاں صاحب خاموش تو ہو گئے مگر ڈیوٹی کی خلش باقی رہی اس لئے پھر عرض کیا کہ اس چونگی کی اہمیت کی وجہ سے داروغہ چونگی اور سیکرٹری میونسپل کمیٹی شام کو چونگی پر آکر بیٹھتے ہیں۔

حضور نے پھر بھی یہی فرمایا "تمہاری ڈیوٹی کے ہم ذمہ دار ہیں۔ باقی تم سوچ لو۔" محمود علی خاں صاحب خاموش ہو گئے لیکن اطمینان نہیں ہوا۔ تھوڑی دیر بعد بہت عاجزی سے پھر عرض کیا کہ شام سے صبح تک چھ گاڑیاں آتی ہیں۔ محصول کی پرچیاں بہت کاٹنی پڑتی ہیں۔

حضور رحمتہ اللہ علیہ نے پھر تیسری بار بھی یہی فرمایا۔ تمہاری ڈیوٹی کے ہم ذمہ دار ہیں۔ باقی تم سوچ لو۔"

اب محمود علی خاں صاحب کو اس امر میں نفس مطمئنہ حاصل ہو گیا۔ سحری کے وقت نماز تہجد کے بعد پھر محمود علی خان صاحب نے اجازت کے لئے عرض کیا۔ حضور اقدس نے اس مرتبہ اجازت مرحمت فرمائی اور وہ آٹھ بجے صبح سے بہت پہلے چونگی پر پہنچے اور محافظ چونگی سے رات کا حال پوچھا۔ اس نے کہا افسروں میں سے کوئی نہیں آیا۔ چھ گاڑیاں آئیں مسافر بہت گئے لیکن آیا ایک بھی نہیں۔

Marfat.com

محمود علی خان صاحب نے پوچھا پہلا محرر کب گیا۔ محافظ نے کہا وہ تو آٹھ بجے سے کچھ پہلے آپ کا انتظار کئے بغیر اپنی صندوقچی لے کر چلا گیا تھا اور چلتے وقت یہ کہہ گیا تھا کہ بھئی مجھے بھوک لگ رہی ہے میں چلتا ہوں میں محمود علی خان صاحب کے آنے تک انتظار نہیں کرسکتا۔

اس روز دوپہر کو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کاہنی سے روہتک واپس تشریف لائے ۔ محمود علی خاں صاحب نے یہ واقعہ حضور کو سب حاضرین کے سامنے سنایا۔

کرامت نمبر۱۶ : ایک یار طریقت کے سفر میں پیش آنیوالے واقعات کا علم غیب

جناب قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہاٹی نے بیان کیا کہ ۱۹۳۰ء میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ موسم گرما میں کشمیر میں اسرائیل بکروال کے مکان پر تشریف فرما تھے میں نے اپنے موسم گرما کے تعطیلات کا کچھ حصہ وہاں گزارنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ جس دن چھٹیاں شروع ہوئیں دل میں اچانک ایک اضطرابی کیفیت شروع ہوئی خیال آیا کہ اگر چھٹی جلد ہوجائے تو دوپہر کی گاڑی پر ہی چلا جاؤں اور بے چینی یہ تھی کہ جلد پہنچوں چنانچہ چھٹی جلد ہوگئی اور میں دوپہر کی گاڑی پر روانہ ہوکر راولپنڈی جا پہنچا اور مستری محمد شفیع صاحب کے مکان پر جا ٹھہرا اور کہا کہ فوراً مجھے روانہ کردو۔ چنانچہ صبح جمعہ کے دن ایک ٹرک پر جگہ مل گئی اور جمعہ کے دن عصر کے قریب میں سرینگر پہنچا اور وہاں اس پتہ پر جو مجھے حضرت صاحبزادہ سید خادم حسین شاہ صاحب شہید رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا تھا اور جو موٹر اڈہ کے قریب تھا پہنچا اور کہا کہ مجھے فوراً اسرائیل بکروال کی طرف روانہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس وقت تم جا نہیں سکتے کل صبح روانگی ہوگی ۔ چنانچہ دوسرے دن ظہر کے بعد حاضر خدمت اقدس ہوگیا۔ مجھے دیکھتے ہی فرمایا "

Marfat.com

مولوی۔ الحمد اللہ تم آ گئے۔ یہاں فرصت کا کافی وقت ہے۔ یہ دو صاحبان جو یہاں موجود ہیں میں نے ان سے کہا کہ میں مضمون لکھاتا ہوں۔ تم لکھتے جاؤ لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں لکھنا نہیں آتا۔ میں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ کوئی لکھنے والا بھیج دے۔ الحمد اللہ تم آ گئے تین دن ہوئے میں نے دعا کی تھی" اب مجھے معلوم ہوا کہ گھر سے نکلنے سے پہلے میرے دل میں بے چینی کیوں تھی۔ یہ وہ کشش تھی جو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی دعا نے پیدا کردی تھی۔ میں وہاں تقریباً بیس اکیس روز رہا پہلے اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مضمون "تہجد" لکھوایا جو حضور قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے ماسٹر کرم الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی آمد پر برائے اشاعت عطا فرمایا اور وہ رسالہ انوار الصوفیہ میں شائع ہو گیا اس کے بعد حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے لا الہ اللہ پر مضمون لکھوایا جو مکمل ہو گیا اور میں واپسی پر رسالہ انوار الصوفیہ کے دفتر میں چھوڑ آیا وہ بھی شائع ہو گیا اس کے بعد حضور رحمتہ اللہ علیہ نے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون شروع فرمایا۔ ارادہ تھا کہ ہر دو مضمون اکٹھے شائع ہوں گے لیکن بدقسمتی کہ میں نے عرض کیا کہ نصف چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں۔ ان ہی چھٹیوں میں گجرات میں والدین کی خدمت میں بھی حاضری دیا کرتا تھا۔ اس لئے اجازت مرحمت ہو۔ اب افسوس کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ اور ٹھہر جاتا تو مضمون مکمل ہو جاتا لیکن اب پچھتائے کیا ہو سکتا ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ "بھئی مضمون ادھورا رہ جائے گا" لیکن والدین کا معاملہ تھا حضور نے اجازت عطا فرمادی اور فرمایا "راستے میں جموں سید اسد اللہ صاحب کے مکان پر ٹھہرنا" میں نے عرض کیا کہ میں ایک پیر بھائی فیروز الدین کو لکھا ہوا ہے اور اس نے جواب دیا ہے کہ میں چونگی پر منتظر رہوں گا۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علی خاموش رہے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا "خوبانیوں کا (جو وہاں کثرت سے ہوتی ہیں) ایک ٹوکرا لے جانا" میں نے عرض کیا کہ راستے میں کرایہ محصول وغیرہ کا جھگڑا ہو گا فرمایا "تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔" میں روانہ ہو گیا جب میں

Marfat.com

جموں چونگی پر پہنچا تو فیروز الدین کہیں نہ تھا اڈے پر پہنچا تو وہاں پر بھی نہ تھا۔ مجھے فوراً خیال آیا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو علم تھا کہ فیروز الدین مجھے نہ ملے گا۔ اس لئے سید صاحب کا پتہ بتادیا تھا میں نے دریافت کیا کہ سید اسد اللہ صاحب کا مکان کہاں ہے کسی نے بتایا کہ وہ سامنے سو قدم پر ہے۔ میں وہاں پہنچا۔ سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بڑے تپاک سے ملے اور محض اس بنا پر کہ میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس سے آیا تھا میری بڑی خاطرداری کی رات کو بے شمار پیر بھائی آئے اور انہوں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا میں نے حالات بیان کئے میں نے فیروزالدین کا پتہ پوچھا لیکن اس کا پتہ نہ مل سکا نہ ہی وہ مجھے ملا اس کے بعد بجائے ریل گاڑی کا سفر کرنے کے حالات ایسے ہوئے کہ مجھے سیدھے گجرات تک موٹر بس میں سفر کرنا پڑا۔ اور حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے اس امر کی بھی تصدیق ہو گئی کہ "تمہیں کوئی نہ پوچھے گا۔"

اب معلوم ہوا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو علم غیب تھا کہ فیروز الدین مجھے نہیں ملے گا اور مجھے پریشانی ہوگی اور حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو یہ بھی علم تھا کہ میرا سفر ریل گاڑی پر نہ ہوگا بلکہ لاری پر ہوگا اس لئے فرمایا تھا کہ محصول کرایہ وغیرہ کے متعلق تمہیں کوئی نہ پوچھے گا۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۱۷ : ایک دوسرے یار طریقت کو سفر میں پیش آنیوالے واقعات کا علم غیب

حاجی ذاکر علی صاحب' صدیقی روہتکی نے بیان کیا کہ

میں ایک مرتبہ حضور انور رضی اللہ عنہ کے قدوم میمنت لزوم میں سرینگر کشمیر حاضر ہوا۔ ہفتہ عشرہ فیض یاب ہو کر واپسی سے ایک دن پہلے اجازت مراجعت طلب کی اور عرض کیا کہ چونکہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضور انور رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ہے۔ اس لئے واپسی کا ارادہ بہ راستہ جموں امرتسر ہے تاکہ مولوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مکان پر تعزیت ادا کرتا جاؤں۔ حضور انور رضی اللہ عنہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور اپنے خادم خاص حاجی بوٹا صاحب سے فرمایا کہ صبح ان کے لئے پراٹھے اور مچھلی کے کباب تیار کر کے ساتھ دے دینا تاکہ راستے میں کھائیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور راستے میں جگہ جگہ ہوٹل ہوتے ہیں۔ جہاں کھانے کا وقت آئے گا کھالوں گا۔ حضور نے فرمایا "بھئی لوگوں کو دینا مشکل ہے اور تم کو لینا مشکل ہو رہا ہے۔"

میں خاموش ہو گیا۔ دوسرے روز بوقت میری روانگی خادم سے فرمایا ان کو موٹر میں سوار کرا کر آؤ اور ایک ٹوکری بگوگوشوں کی خرید کر ان کو دے دینا میں نے اس وقت پھر عرض کیا کہ حضور روہتک تک تو یہ خراب ہو جائیں گے مسکرا کر فرمایا "کھاتے چلے جانا" رخصت ہو کر بس پر سوار ہوا اور پراٹھے و بگوگوشے ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ بس میں میرے سوا مسلمان صرف ایک اور تھا باقی سب غیر مسلم تھے۔

چونکہ حضور انور رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کو اچھی طرح ناشتہ کیا تھا اس لئے دن بھر بھوک نہ لگی اور بس چلتی رہی۔ راستے میں کوہ پیر پنجال کی چڑھائی تھی جو نو ہزار فٹ بلند تھی۔ مغرب کے وقت جب بس اس چڑھائی پر پہنچی تو سب مسافروں کے مشورے

Marfat.com

کے مطابق اس چڑھائی پر ٹھہرادی گئی۔ اس لئے کہ وہاں قریب ہی ڈاک بنگلہ تھا۔ جس میں مسافر ٹھہر سکتے تھے اور سب تو ڈاک بنگلے میں چلے گئے لیکن میں نے بس ہی میں اپنا بستر لگادیا اور مغرب کی نماز پڑھی تھوڑی دیر بعد ساتھی مسلمان مسافر آیا اور کہنے لگا کہ یہاں جانور لگتا ہے۔ میں نے پوچھا کیا مطلب؟ اس نے کہا کہ یہاں ریچھ آتا ہے۔ میں نے کہا کہ میرا محافظ میرے ساتھ ہے مجھے کیا غم۔ اس نے کہا کہ پھر تو میں بھی آپ کے ساتھ ٹھہرتا ہوں۔

میں نے کہا بسم اللہ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا کہ اس ویران جگہ کھانے کا کیا ہوگا۔ میں نے پراٹھے اور مچھلی کے کباب نکال کر سامنے رکھے اور دونوں نے خوب سیر ہو کر کھائے۔ کھانے کے بعد پیاس لگی تو ساتھی نے کہا۔ پانی کہاں سے آئے۔ میں نے کہا میرے ساتھ بگوگوشے ہیں یہ سن کر وہ اچھل پڑا کہ جب بگوگوشے ہیں تو پھر پانی کی کیا ضرورت بگوگوشے کھانے کے بعد پیاس رفع ہوگئی' اس وقت حضور کے عطیات کا راز سمجھ میں آیا۔

کرامت نمبر۱۸ : ایک طالب علم کے بے نمازی ہونے کا علم غیب

حاجی ذاکر علی صاحب صدیقی روہتکی نے ایک طویل بیان میں جس میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت حافظ انور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ پنشنر سیشن جج کے مابین جو شیدائی تعلقات تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے دو کرامات علم غیب کرامت نمبر۱۸'۱۹ یوں بیان فرمائی ہیں :

۱۹۱۶ء یا ۱۹۱۷ء میں حضرت قبلہ والد صاحب رحمت علیہ نے یہ تصور فرمایا کہ اب میرا آخری وقت قریب ہے اپنی اولاد کو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی امانت و صیانت میں دیدوں تمام اولاد کو بہ ترتیب عمر صف میں کھڑا کیا اور حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو گھر

Marfat.com

میں لے گئے اور ہر ایک کو نام بنام باری باری پیش کیا۔ چھٹواں نمبر میرا تھا جب مجھے پیش کیا تو میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا حضور نے پوچھا "ذاکر علی نماز پڑھتے ہو؟"

اس وقت میری عمر ۱۴ یا ۱۵ سال تھی مدرسے میں پڑھتا تھا اور عام طلبا کی طرح جھوٹ بولنے کی مشق تھی۔ لہٰذا فوراً عرض کیا "جی ہاں۔ پڑھتا ہوں۔" حضور مسکرائے اور فرمایا "حافظ صاحب کے صاحبزادے ہو کر جھوٹ بولتے ہو تمہارے چہرے سے نماز کا نور نظر نہیں آتا" میں شرمندہ ہو گیا۔ حضور رحمتہ اللہ علیہ کی یہ پہلی کرامت تھی جو مجھے معلوم ہوئی اور حضور کی کرامت اور بزرگی کا اثر میرے دل پر ہوا۔

کرامت نمبر ۱۹ : مہمان آرہے ہیں کا علم غیب

مذکورہ بیان میں علم غیب کی دوسری کرامت جو حاجی ذاکر علی صدیقی نے بیان فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

۱۹۲۰ء میں حضرت قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بیمار ہو گئے میں ان کی بیماری میں شبانہ روز ان کی خدمت میں حاضر رہا۔ ایک دن انہوں نے میری بڑی ہمشیرہ صوفیہ باندی صاحبہ سے فرمایا کہ میرے بعد ذاکر علی کو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں علی پور شریف بھیج دینا۔

چنانچہ ان کے وصال کے بعد ۱۰ر جولائی ۱۹۲۰ء کو میں تنہا علی پور شریف کے لئے روانہ ہوا روانگی کے وقت جناب قبلہ حفیظ الدین صاحب نے سیالکوٹ کے مکرمی ماسٹر کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کا پتہ دیکر ہدایت فرمائی کہ گاڑی تقریباً شام کے چھ بجے سیالکوٹ پہنچتی ہے۔ رات کو ماسٹر صاحب کے پاس ٹھہر کر صبح علی پور شریف جانا۔ چنانچہ میں سیالکوٹ میں ماسٹر صاحب کے مکان پر پہنچا ماسٹر صاحب تھوڑی دیر بعد باہر سے تشریف لائے ملاقات ہوئی مگر وہ کسی ضروری کام سے پھر باہر تشریف لے گئے۔

Marfat.com

میں کچھ دیر تو بیٹھا رہا۔ پھر تنہائی سے دل برداشتہ ہو کر ماسٹر صاحب کے ملازم کے ساتھ اسٹیشن آگیا۔ علی پور شریف کو گاڑی رات کے آٹھ بجے جاتی تھی اور تیار تھی ٹکٹ لے کر سوار ہو گیا۔ گاڑی کا ڈبہ چھوٹا سا تھا۔ اس میں چند ہندو اور سکھ بیٹھے ذکر کر رہے تھے کہ رات کو علی پور اسٹیشن سے گاؤں میں جانا بہت خطرناک ہے راستے میں ڈاکہ زنی کی واردات ہوتی رہتی ہیں ان لئے اس گاڑی میں نارروال جانا چاہئے۔

صبح کو ہی گاڑی واپس آتی ہے اس سے آکر علی پور کے اسٹیشن پر اتر جائیں گے یہ باتیں سن کر میں گھبرایا اور میں نے بھی یہی ارادہ کیا کہ صبح کو اسی گاڑی میں نارروال سے واپس آکر علی پور شریف اتر جاؤں گا۔

مگر حضور قدس سرہ کی کرامت سے پسرور کے اسٹیشن پر دو معمر بزرگ میرے ڈبے میں اور میرے قریب آکر بیٹھے میں نے ان سے پوچھا۔ آپ کہاں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضور..... قبلہ عالم قدس سرہ کی زیارت کے لئے علی پور شریف جا رہے ہیں۔ میں نے کہا میں بھی حضور ہی کی قدم بوسی کے لئے جا رہا ہوں۔ انہوں نے شفقت اور مسرت کا اظہار کیا۔

علی پور پر اتر کر ان کے ہمراہ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا "تم کیوں آئے میں خود آتا اکیلے کیوں آئے کسی کو ہمراہ لے کر آتے۔" یہ رات کے گیارہ بجے کا وقت تھا اور حضور نے کھانا تناول نہیں فرمایا تھا حالانکہ خادم بار بار عرض کرتے تھے مگر حضور فرماتے تھے "ابھی ٹھہرو ابھی ٹھہرو" یہ حضور کا علم غیب تھا کہ مہمان آرہے ہیں ان کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔

غرض حضور کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے تین دن مہمان رکھا اور بے حد عنایت شفقت مرحمت فرمائی۔ واپسی پر حسب عادت مبارک بے شمار تبرکات عنایت فرمائے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۲۰ : قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ولی اللہ ہونے کا علم غیب

حضرت مولانا مولوی اللہ ودھایا صاحب منیجر اسلامیہ اسکول سیالکوٹ کا بیان ہے کہ اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان معرض وجود میں آنے سے ڈیڑھ سال قبل شہر بنارس میں ایک تاریخی سنی کانفرنس اعلیٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ عنہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جہاں تخمیناً ایک سو علماء کی مجلس میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ڈنکے کی چوٹ فرمادیا کہ محمد علی جناح (رحمتہ اللہ علیہ) ایک ولی اللہ ہیں۔

ان پاک الفاظ کے سنتے ہی بڑے بڑے کانگریسی علماء کپکپا اٹھے اور حضرت امیر ملت رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کے فتوے اور انگشت نمائیاں ہونے لگیں اور کہنے لگے کہ جو شخص داڑھی نہ رکھتا ہو اور ساتھ ہی شیعہ بھی ہو۔ اس کو ولی اللہ قرار دیتے ہو آپ نے فرمایا اس قسم کی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں اپنی لڑکی کا رشتہ کرنا ہوتا ہے۔ اچھا اگر وہ شیعہ ہے تو ادھر کیا.... گاندھی اہل سنت والجماعت ہے؟ آخر محمد علی جناح (رحمتہ اللہ علیہ) ولی اللہ ثابت ہوئے شیعہ کی اولاد تھے مگر مذہب سنت والجماعت اختیار کیا تھا۔ ان کی نماز جنازہ ایک سنی عالم شبیر احمد عثمانی صاحب نے پڑھائی۔ کراچی شہر کے پانچ لاکھ مسلمانان سنت والجماعت شریک نماز جنازہ تھے ان کا فاتحہ سوئم کھلے میدان میں پانچ لاکھ مرد اور گورنر جنرل کی کوٹھی میں ایک لاکھ سے زیادہ عورتوں نے ختم ہائے قرآن شریف کے ساتھ پڑھا۔ تمام دنیائے اسلام میں مشرق میں ملک انڈونیشیا سے مغرب میں مراکش تک شمال میں چین وترکستان سے جنوب میں ڈربن (افریقہ) تک اور یورپ وامریکہ میں جہاں بھی مسلم آبادی تھی۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی گئی حتیٰ کہ مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں بھی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی گئی۔ تمام مخلوق خدا نے ولی اللہ تسلیم کرکے سرنیاز خم کیا۔ یہ وہی قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کی قبر کی زیارت کراچی آنے والے تمام بادشاہان ممالک غیر اور تمام صدر صاحبان ممالک جمہوریہ کرتے ہیں اور ان کے مزار پر اپنے ہاتھوں سے پھول چڑھاتے ہیں اور ان میں جو مسلمان ہوتے ہیں وہ فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں اور یہ وہی اللہ کے ولی محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کے

Marfat.com

ہیں اور ان میں جو مسلمان ہوتے ہیں وہ فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں اور یہ وہی اللہ کے ولی محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کے مزار پاک پر دن رات قرآن مجید کی تلاوت بھی ہوتی رہتی ہے اور زائرین کے جمگھٹے رہتے ہیں ۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از ملقوم عبداللہ بود

کرامت نمبر ۲۱ : اپنے علم غیب سے ایک لڑکی کی عصمت کی حفاظت کرانا

حضرت مولانا مولوی اللہ ودھایا صاحب خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے ماتحت تبلیغ دین کرنا اعلیٰ عبادت ہے۔ حضرت امیر ملت قدس سرہ نے اس ارشاد گرامی کو اس طرح نبھایا جس کی مثال دور حاضر میں نہیں ملتی۔ اس کے ضمن میں آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جس دن فقیر اسلام کا کام نہیں کرتا روٹی کھانا حرام سمجھتا ہے۔

اس پاک عزم کے ساتھ آپ نے دور دراز کے بے شمار سفر کئے اور اپنی جان کی پرواہ بھی نہ کی۔ لہٰذا کرامت ذیل بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ایک دفعہ آپ کا ایک مرید آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کیا حضرت قبلہ عالم میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم فرمادیں۔ آپ نے فرمایا اسلام کی خدمت سب سے اعلیٰ اور افضل ہے تو جا اور تبلیغ کر تیری تبلیغ کے لئے فقیر تجھے کشمیر کے علاقہ کی طرف بھیجتا ہے۔ اس مرید نے معذرت کرنی چاہی کہ میری اکیلی جواں ہمشیرہ گھر میں ہے جس کا صرف اللہ ہی سہارا ہے کوئی عزیز واقارب نہیں۔ ہماری ماں کا سایہ بھی سر سے اٹھ چکا ہے۔ حضرت امیر ملت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو اپنے ارادے کو مضبوط

Marfat.com

راور تبلیغ کے لئے چلا جا اللہ تبارک و تعالیٰ اس بچی کی عصمت و عزت کو نیست و نابود نہیں ہونے دیں گے۔ فکر و ملال نہ کر۔ چنانچہ وہ مرید اپنے پیرو مرشد کے حکم کے مطابق برائے تبلیغ چل دیا کہ اس کو حضرت حافظ شیراز رحمتہ اللہ علیہ کا یہ سبق بھی یاد تھا کہ ۔

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبوذز راہ و رسم منزلہا

ان دنوں سفر پیدل ہی ہوا کرتا تھا تبلیغ میں تین چار سال گزار کر واپس سیدھا پہلے حضرت امیر ملت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خادم نے اطلاع دی کہ فلاں شخص قدم بوسی کی تمنا رکھتا ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ اس کو کہہ دو کہ آج رات شہر کے چکلہ میں گزارے۔ یہ الفاظ سنتے ہی اس کے ہوش و حواس جاتے رہے اوسان خطا ہو گئے اور یہ سمجھنے لگا کہ میری عبادت جو بصورت تبلیغ تھی قبول نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ایسا حکم صادر ہوا ہے دوبارہ ملنے کی جرات کی مگر پھر بھی یہی حکم ملا۔ پھر اس نے آپ کے حکم کو بسرو چشم ماننے کی ٹھان لی اور شہر کا رخ کیا۔ جب چکلہ کی حدود میں پہنچا تو اسے ایک ادھیڑ عمر عورت ملی اور اس شخص سے مخاطب ہو کر بولی کہ آ میرے ساتھ تجھے ایسے چہرے سے روشناس کراتی ہوں جس کی ابتداء ہی تجھ سے ہو گی اپنے پیرو مرشد کا حکم اپنے سر اور آنکھوں پر رکھتے ہوئے چل دیا۔ چنانچہ اس کو ایک تاریک کمرے میں داخل کر دیا گیا۔ وہاں ایک نہایت خوبصورت اور نوجوان دوشیزہ اداس سا چہرہ لئے ہوئے بیٹھی تھی۔ اس کے داخل ہوتے ہی لڑکی کھڑی ہو گئی اور عرض کی میرا ایک سوال ہے اگر آپ مان لیں تو عرض کروں۔ اس شخص نے کہا انشاءاللہ مان لوں گا۔ لڑکی نے نماز عشاء کے لئے اجازت طلب کی۔

اجازت لے کر نماز عشاء ادا کرنے میں دو یا تین گھنٹے صرف کر کے نہایت زارو قطار روتی رہی اور اپنی عزت و آبرو کے لئے دعا مانگتی رہی۔ اللہ رب العزت کو رونا بہت پسند

Marfat.com

ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر اس مرد مومن کے قریب آگئی۔ مرد مومن نے پہلے یہ سوال کیا کہ آخر تیرے رونے کی کیا وجہ ہے۔ لڑکی نے بڑی متانت اور سنجیدگی سے جواب دیدیا کہ میرا ایک ہی حقیقی بھائی تھا۔ جو عرصہ تین چار سال ہوئے گھر سے گیا تھا۔ اس عرصہ میں میں نے عالم بلوغت میں قدم رکھا۔ یہ بوڑھی مکار عورت مجھے سبز باغ دکھانے لگی اور یہ مجھے میرے بھائی کے ملانے کے بہانے سے یہاں لے آئی ہے اور اب مجھے پتہ چلا کہ یہ تو عصمت فروشی کا اڈہ ہے جس کے لئے میں نے رو رو کر اللہ سے دعا مانگی ہے کہ اے خالق یکتا مجھے اس مصیبت سے نجات دے اور میری روح قفس عنصری سے پرواز کردے مگر میری قسمت میں شاید یہ گناہ کبیرہ روز ازل سے لکھا ہے جو میری دعا قبول نہیں ہوئی اس لئے اے شخص میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کردیا ہے۔

پھر اس مرد مومن نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اور تیرے حقیقی بھائی کا کیا نام تھا۔ نام بتانے پر معلوم ہوا کہ وہ دونوں بھائی بہن ہیں۔

یہاں حضرت امیر ملت رضی اللہ عنہ کی کرامت کا اظہار کس انداز سے ہوا۔

سبحان اللہ وبحمدہ یہ وہی دو دل جانتے ہیں جو اس وقت اس کوٹھری میں رات کے اندھیرے میں قیام پذیر تھے۔ الحمد اللہ۔ وہ دونوں بہن بھائی نکلے بھائی اپنی حقیقی ہمشیرہ کو لے کر پیرو مرشد کے آستانہ پر پہنچا۔ دستک دی تو حضرت پیرو مرشد نے ملاقات سے پہلے ہی فرمایا۔

"اے شخص کیا تو نے اپنی امانت صحیح و سلامت پائی؟"

عرض کیا صدقے جاؤں اور نثار ہو جاؤں آپ پر۔ شکر بے حد ہے اللہ بزرگ و برتر کا جس نے مجھے ایسے بلند پایہ پیرو مرشد و ولی کے خادم ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

حدیث شریف ملاحظہ ہو۔ حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

(۱) اتقوا فراست المومنین فانہ ینظر بنور اللہ

(ترجمہ :۔ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے کائنات کے ذرہ ذرہ کو دیکھتا ہے)

Marfat.com

(۲) العلما امتی کانبیاء بنی اسرائیل

(ترجمہ :۔ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کی نبیوں کی طرح ہیں)

کرامت نمبر ۲۲ : سخت سردی میں مبتلا یاروں کی خبر اور مدد

حافظ محمد رمضان صاحب صدر مدرس شعبہ حفظ قرآن مجید 'مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں راوی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حاجی اللہ دتا صاحب گجراتی جو چند سال حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خادم رہ چکے ہیں۔ سخت سردی کے دنوں میں علی پور شریف آرہے تھے۔

وزیر آباد جنکشن پر گاڑی میں اس قدر ہجوم تھا کہ کسی ڈبے کے اندر داخل ہونا ناممکن تھا۔ میں نے یہ سوچ کر کہ اللہ دتا صاحب بوڑھے ہیں کسی نہ کسی صورت سے انہیں ڈبے میں ٹھونس دیا اور چادر اپنی کمر سے لپیٹ کر اسے گاڑی کے ڈنڈے سے باندھ دیا اور وزیر آباد سے علی پور شریف تک باہر پائیدان پر کھڑا آیا۔ تیز سرد ہوا چل رہی تھی جس سے میرے ہاتھ پاؤں بالکل سن ہو گئے۔ ان میں گرمی اور قوت بالکل باقی نہ رہی۔

جب علی پور شریف کے اسٹیشن پر اترا تو زمین پر کھڑا نہ ہو سکا۔ پلیٹ فارم پر گر گیا۔ ہاتھ پاؤں بالکل بے جان معلوم ہوتے تھے۔ اتنے میں ایک درویش دو کمبل لے کر آیا اور ہم دونوں کو اڑھا دیئے اور کہا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ دو کمبل لے کر اسٹیشن جاؤ۔ دو آدمی آرہے ہیں جن کو سردی نے بالکل مردہ کر دیا ہے ۔ یہ کمبل انہیں گاڑی سے اترتے ہی اڑھا دو کمبل اوڑھنے کے تھوڑی دیر بعد سردی سے ہوش و حواس ٹھکانے ہوئے تو دربار شریف کی طرف چل دیئے۔ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دست بوسی سے مشرف ہو کر ہم نے کمبل آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اب یہ تمہارے ہیں میرا وہ کمبل اب تک میرے پاس احتیاط

Marfat.com

سے رکھا ہوا ہے۔

روحانی ٹیلی ویژن

(ٹیلی ویژن دور حاضرہ کی ایجاد ہے برقی طاقت سے ہزارہا میل دور جو کوئی تقریر یا کام کر رہا ہو اس کی بولتی تصویر ٹیلی ویژن کا آلہ جس کے پاس ہو اس کے روبرو پردہ پر نظر آتی ہے آنکھیں تصویر بھی دیکھتی ہیں اور کان کلام بھی ساتھ ہی سنتے ہیں۔ یہ برقی ٹیلی ویژن ہوا مگر ہمارے اولیاء اللہ نے قرن اولیٰ سے روحانی ٹیلی ویژن سے بڑے بڑے خوارق عادات کام کئے ہیں۔

کرامت نمبر ۲۳ : صحرا میں خلیفہ مجاز کی رہبری کروانا

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی صدارت میں علی پور شریف میں انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ جلسہ منعقد تھا۔ "ضرورت شیخ" پر حضرت مولانا مولوی امام الدین صاحب خلیفہ مجاز و ایڈیٹر انوار الصوفیہ تقریر فرما رہے تھے۔ تقریر کے دوران.... انہوں نے اپنی آپ بیتی حسب ذیل بیان کی۔

جب میں اور میرا ایک ساتھی فرائض حج و زیارت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت المقدس کی زیارت کا ارادہ کیا اور ایک اونٹ کرایہ پر لیا اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ وہ موٹر کاروں کا زمانہ نہیں تھا۔ منزل بہ منزل چلتے رہے۔ ایک دن دوران سفر میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا اور آگے منزل دور تھی۔ جب عصر کا وقت تنگ ہونے لگا تو ہم نے اونٹ والے سے کہا ذرا ٹھہر جاؤ کہ ہم عصر کی نماز پڑھ لیں شتربان نے جواب دیا منزل بہت دور ہے۔ اس راستہ میں لوٹ مار کا خطرہ ہے منزل پر جا کر عصر مغرب دونوں نماز ملا کر پڑھ لینا۔ ورنہ اگر کوئی بدو آ گیا تو تمہارا مال اور میرا اونٹ چھین لے گا۔ ہم نے اصرار کیا کہ عصر کی نماز ضرور پڑھیں گے۔ خواہ کچھ

Marfat.com

ہو۔اس نے مجبوراً اونٹ ٹھہرالیا۔

ہم نے عصر کی نماز پڑھی۔ ہم نے سلام پھیرا ہی تھا کہ اونٹ والے نے روتے ہوئے کہا کہ دیکھئے وہ ہماری طرف آرہا ہے ہم نے دیکھا کہ ایک نوجوان عرب بندوق لئے ہماری طرف آرہا ہے میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہم تو بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ ہمارا محافظ موجود ہے ہمیں کیا خطرہ یہ کہہ کر آنکھیں بند کرلیں اور ہم دونوں نے اپنے پیرو مرشد حضرت قبلہ عالم (رحمتہ اللہ علیہ) کی طرف توجہ کی۔ اتنے میں وہ نوجوان ہمارے پاس آگیا۔ اس نے کہا شاید تم راستہ بھول گئے ہو۔ چلو میں تمہیں بہ حفاظت منزل تک پہنچادوں ہم نے پوچھا تم کو ہم سے کیا تعلق اور کیوں ہم سے ہمدردی پیدا ہوئی۔

اس نے جواب دیا میں اس علاقہ کے شیخ کا لڑکا ہوں۔ شکار کھیلنے نکلا تھا۔ جب میں سامنے کی پہاڑی پر تھا تو ایک شیخ میرے پاس آئے جن کی سرخ داڑھی، سفید لمبا کرتہ، سفید عمامہ تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا ہمارے دو رفیق راستہ بھول گئے ہیں اور وہ دیکھو سامنے موجود ہیں تم ان کو منزل تک پہنچادو۔ چنانچہ میں حکماً آیا ہوں۔ ہم اس کے ساتھ منزل تک اطمینان سے پہنچ گئے۔

کرامت نمبر ۲۴ : صحیح مسئلہ بتادیا

حضرت قاضی ابو النور محمد فاضل صاحب کوہاٹی کا بیان ہے کہ ہمارے پیر بھائی صحبت خان کوہاٹی مرحوم کہا کرتے تھے کہ حضور قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ کی کرامات کا کیا کہنا؟ اگر... میں وہ کرامات بیان کروں، جو میں نے دیکھی ہیں تو ایک پوری کتاب بن جائے۔ ایک دفعہ ہمارے پیر بھائی شیخ علی گوہر صاحب مرحوم نے کسی مسئلہ کے متعلق گفتگو کی تو صحبت خان صاحب نے کہا کیوں نہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھ لیا جائے۔

شیخ صاحب نے کہا بھئی ہم میں تو اتنی جرات نہیں تم پوچھ سکتے ہو تو پوچھو۔ صحبت خان صاحب نے کہا انشااللہ کل جواب دوں گا۔ دوسرے دن کہا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ یوں ہے۔ جب شیخ علی گوہر صاحب نے تعجب کیا تو کہا۔ امسال میں جب سے علی پور شریف سے آیا ہوں ہر رات حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ میرے پاس ہوتے ہیں اور ان کے ملفوظات طیبات اور زیارت کا شرف برابر حاصل ہوتا ہے۔

رات میں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے یہ مسئلہ پوچھ لیا انہوں نے جواب ارشاد فرمایا۔

کرامت نمبر ۲۵ : زخمی یار طریقت کی مرہم پٹی کروادی

حضرت قاضی محمد فاضل کوہاٹی نے بیان کیا ہے کہ یار طریقت صحبت خاں صاحب مرحوم پہلے کاشتکاری کرتے تھے بعد میں تار گھر میں ملازم ہوگئے ایک دن کام سے فارغ ہو کر گھر آرہے تھے کہ راستے میں آندھی سے ایک بڑا پرانا درخت ٹوٹا اور ان پر گرا جس سے وہ زخمی اور بے ہوش ہوگئے۔ پاس سے کوئی فوجی افسر گزرا اس نے متصلہ ہوٹل سے فوجی ہسپتال کو ٹیلی فون کیا وہاں سے لاری آئی اور انہیں فوجی ہسپتال لے گئی بے ہوشی کی حالت میں ان کی مرہم پٹی کی گئی ہسپتال کے بڑے ڈاکٹر کو اس کا کوئی علم نہ تھا۔ رات کو وہ سویا تو کسی نے اس کو جگایا کہ فلاں وارڈ میں ایک زخمی داخل ہوا ہے۔ اس کی مرہم پٹی ہوچکی ہے لیکن اس کا ایک زخم رہ گیا ہے اس کی مرہم پٹی کرو۔

ڈاکٹر اس خیال سے کہ تمام دن یہی کام رہتا ہے اور یہ بھی کوئی خواب ہوگا۔ پھر سو گیا۔ پھر دوسری بار اسے جگایا اور کہا گیا کہ تمہیں کہا ہے کہ زخمی کو تکلیف ہے اس کی مرہم پٹی کرو۔ جلد جاؤ' ڈاکٹر پھر سو گیا۔

تیسری بار جگانے والے نے اسے ڈانٹ کر حکم دیا کہ جاؤ اور فوراً اس کی مرہم پٹی کرو ۔ اب ڈاکٹر کو خیال ہوا کہ ضرور کوئی خاص بات ہے۔ اٹھا۔ ہسپتال پہنچا اور اس وارڈ میں گیا۔ صحبت خان مرحوم بے ہوش پڑے تھے جو جگہ اسے بتائی گئی ہے دیکھا تو واقعی

Marfat.com

وہاں زخم موجود تھا جس کی مرہم پٹی نہیں ہوئی تھی ڈاکٹر نے مرہم پٹی کردی اور تابعداروں سے کہا کہ اس زخمی کا خاص خیال رکھنا اور اس کے لئے اچھی غذا کا حکم بھی دیدیا اور تاکید کی جب ہوش میں آئے۔ مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ وہ جب ہوش میں آئے تو ڈاکٹر کو اطلاع دی گئی۔ اس نے آکر دیکھا اور پوچھا کہ کیا تم سید ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ نہیں وہ حیران ہوگیا پھر پوچھا کیا تمہارا کوئی بڑا بزرگ آدمی ہوا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا نہیں۔ وہ حیران ہوا۔ تب صحبت خاں صاحب نے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ ڈاکٹر نے تمام واقعہ بیان کیا۔ صحبت خاں صاحب رو پڑے اور پوچھا ان کا حلیہ کیا تھا۔ ڈاکٹر نے بیان کیا تو انہوں نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب۔ وہ تو میرے پیرو مرشد ہیں جو ہر سال یہاں تشریف لایا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا اب کی دفعہ جب وہ تشریف لائیں مجھے ضرور ملانا۔

چنانچہ صحبت خاں صاحب کا علاج بڑی توجہ سے اچھی طرح کیا گیا۔ غذا بھی اچھی دی گئی وہ جلد اچھے ہو کر گھر آگئے اور اپنے کام پر لگ گئے۔ اس واقعہ کے وقت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کوہاٹ سے تین ہزار میل سے زیادہ فاصلہ پر ملک دکن میں تشریف فرما تھے۔

کرامت نمبر۲۶ : داخل سلسلہ کرلیا

جناب مولوی قاضی محمد فاضل صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ کوہاٹ میں لال خاں صاحب نامی ہمارے ایک پیر بھائی تھے وہ داخل سلسلہ نقشبندیہ ہونے کے متمنی تھے مگر ابھی داخل نہیں ہوئے تھے۔

انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اور انہوں نے بیعت کی ہے۔ حضور رحمتہ اللہ علیہ نے تلقین او راد بھی فرمائی ہے۔ چونکہ صاحب موصوف کبھی ہمارے حلقہ ذکر و اوراد میں نہیں بیٹھے تھے ان کو کیسے علم

Marfat.com

ہو سکتا تھا کہ کیا اوراد و اسباق سکھائے جاتے ہیں لیکن انہوں نے تمام اسباق اوراد کامل و صحیح بتا دیئے بعد میں انہوں نے ظاہری طور پر حضرت سراج الملت رحمتہ اللہ علیہ کے ...دست حق پرست پر بیعت بھی کرلی۔

کرامت نمبر ۲۷ : مرید کو قادیانی کی کتاب پڑھنے کی ممانعت فرمانا

حضرت مولوی عبدالحمید خاں صاحب قصوری خلیفہ مجاز نے اپنی آپ بیتی اس طرح سنائی کہ مجھے مطالعہ کتب کا بے انتہا شوق تھا میں ۱۸۔۱۹۱۷ء میں خاص روہتک میں پٹواری تھا۔

ایک دن کباڑی کی دکان سے قادیانی عقیدے کی ایک کتاب خریدی اور رات کو پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ خواب میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے تنبیہہ فرمائی کہ یہ کتاب مت پڑھو۔ میں بیدار ہوا کتاب اٹھا کر طاق میں رکھ دی پھر سو گیا لیکن صبح کو خواب کا واقعہ بالکل بھول گیا۔ دوسری رات اسی کتاب کا مطالعہ کرتے سو گیا۔ اس رات خواب میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے لوہے کے گرز سے مارا اور سخت تاکید فرمائی کہ اس کتاب کو مت پڑھو۔ میری آنکھ کھل گئی۔ بہت شرمندہ ہوا اور کتاب کو طاق میں رکھ دیا اور عہد کیا کہ آئندہ نہیں پڑھوں گا پھر لیٹ کر سو گیا۔ سوء اتفاق سے خواب کی کیفیت صبح کو بالکل ذہن سے اتر گئی اور تیسری رات پھر اسی کتاب کو پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ میں کہیں جارہا ہوں۔ راستہ میں ایک ٹیلہ آیا اور میں اس پر چڑھ گیا۔ ٹیلے کی دوسری طرف ڈھلان نظر آئی اور اس کے سرے پر ایک خطرناک گڑھا دیکھا۔ جب میں گڑھے کے کنارے پر پہنچا تو.... اس کے دوسرے کنارے پر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ نے نہایت گرج دار آواز میں فرمایا "او۔ قادیانی گڑھا۔ بچ" میری آنکھ کھل گئی اور میں بے انتہا شرمندہ

Marfat.com

ہوا توبہ کر کے عہد کیا کہ اب اس کتاب کو نہ پڑھوں گا لیکن بدقسمتی سے صبح کو خواب کا واقعہ پھر بھول گیا۔ اس دن دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد پٹوار خانے میں وہی کتاب پڑھتے پڑھتے سوگیا۔ میری بیوی نے برخوردار عبدالحمید کو میرے کمرے میں چھوڑ دیا۔ وہ میری چارپائی پر چڑھ گیا اور کتاب کے پھاڑ کر پرزے پرزے کردیئے۔ جب میں بیدار ہو تو کتاب کو دیکھ کر بہت غصہ آیا اور کتاب ضائع ہونے کا بہت رنج بھی ہوا۔ پھر خیال آیا کہ کتاب کیوں ضائع ہوئی اس خیال کے آتے ہی تینوں خواب یاد آگئے اور حضور رحمتہ اللہ علیہ کے تصرف اور دستگیری پر تشکرانہ حیرت ہوئی۔

کرامت نمبر ۲۸ : ایک غلط بیان کی تصحیح فرمانا

جناب مولوی قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کا بیان ہے کہ کوہاٹ میں ایک دفعہ حضرت مولانا سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی نے حلقہ ذکر میں بیان کیا کہ ابولہب نے اپنے فرزندوں کو حکم دیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو جو ان کے عقد میں تھیں طلاق دے دو۔ عتبہ نے تو خاموشی سے طلاق دیدی لیکن عتیبہ نے کچھ گستاخی کے ساتھ دی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللھم سلط علیہ کلباً من کلابک (ترجمہ! یا اللہ اپنے کاٹنے والے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کردے) چنانچہ ایک سفر میں باوجود سخت حفاظت کے ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب نے عتیبہ کی بجائے عتبہ کا نام لیا میں نے اس وقت خیال کیا کہ یہ تو غلط نام لیا گیا ہے لیکن خاموش رہا دوسرے دن صبح حضرت شاہ صاحب مجھ سے ملے اور بیان فرمایا کہ صبح تہجد کے بعد مراقب تھا کہ حضور قبلہ (رحمتہ اللہ علیہ) تشریف لائے اور فرمایا "شاہ صاحب عتبہ نہیں عتیبہ" میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں اسی وقت خیال آیا تھا کہ نام لینے میں آپ سے سہوا ہوا

Marfat.com

لیکن ٹوکنا مناسب نہ سمجھا۔

آپ کے اسم اقدس سے اور آپ کی زبان مبارک سے شفاء امراض

جناب مولوی ابوالنور محمد فاضل صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ تو ہمیشہ کا معمول تھا کہ جب کبھی کوئی تکلیف ہوئی کوئی بیمار ہوا تو حضور والا شان کی خدمت میں عریضہ لکھ دیا آپ کا اسم پاک لکھ کر تعویذ بنایا تو جونہی عریضہ لکھ کر سپرد ڈاک کیا۔ یا جونہی تعویذ استعمال کرایا شفا حاصل ہوئی اور تکلیف رفع ہو گئی۔

گو اس قول کی بے شمار مثالیں ہیں خود قاضی صاحب نے کوئی مثال تحریر نہیں فرمائی اس قول کی تین مثالیں یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

کرامت نمبر ۲۹ : حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے اسم پاک سے شفاء

حضرت سید مبارک علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے ۱۹۴۷ء میں پاکستان وجود میں آنے کے بعد میری تقرری ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی اسکول قصبہ دولت نگر ضلع گجرات میں ہوئی۔ یہاں مشرقی پنجاب کے مساکین بھی بسائے گئے تھے اور کشمیری مہاجرین بھی تھے۔ منجملہ ان کے ایک کشمیری بوڑھی مہاجرہ اس مصیبت میں مبتلا تھی کہ ایک عرصے سے اس کی تمام رات بغیر نیند بے چینی سے گزرتی اور ڈراؤنے خواب دکھائی دیتے۔ اس کو نہ جانے کس طرح یہ خیال ہو گیا کہ میں کچھ جانتا ہوں تعویذ دے سکتا ہوں اس نے مجھ سے تعویذ کی درخواست کی۔ میں نے ہر چند کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا مجھے کسی

Marfat.com

سے تعویذ کی اجازت نہیں۔ مگر مہاجرہ کو یقین نہیں آیا اور بہت اصرار کیا اور کہنے لگی کہ اس کو یقین ہے کہ میں تعویذ دے سکتا ہوں آخر مجبور ہو کر میں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا پورا اسم گرامی ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ کی شکل میں دیا اور ہدایت کی کہ باوضو ہو کر سبز کپڑے اور سبز دھاگے میں تیار کر کے گلے میں ڈال لے۔ مہاجرہ نے اگلے دن صبح بیان کیا کہ شاہ جی تم مجھے تعویذ دینے سے ٹال رہے تھے۔ رات مجھے ایسی نیند آئی کہ کبھی جوانی میں بھی نہ آئی ہوگی اور کوئی برا خواب بھی نہیں دکھائی دیا۔

کرامت نمبر ۳۰ : تین دن کے بخار سے

ایک آن میں صحت عطا فرمائی

۱۹۳۰ء ماہ جولائی میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ صوبہ آندھرا کے شہر راجمندری میں رونق افروز ہوئے۔ صدہا عورتوں اور مردوں کو داخل سلسلہ عالیہ فرمایا واپسی کے وقت نیاز مند بخشی معہ اپنے سات سالہ لڑکے مقبول مصطفیٰ خان کے جواب پاکستانی فوج میں کرنل ہے حضور رحمتہ اللہ کے ساتھ بجواڈا جنکشن اسٹیشن تک گیا کہ وہاں حضور کو مدراس دہلی ایکسپریس میں سوار کرا کے واپس ہوا۔ مقبول کو اس وقت نہایت تیز بخار تھا ۔جو تین دن سے چڑھا ہوا تھا۔

راجمندری وگوداوری کے اسٹیشنوں پر کثیر یاران طریقت زیارت و قدم بوسی کے لئے آپ کے ڈبے میں چڑھتے..... اترتے رہے۔

اس ہنگامہ میں مقبول کے بائیں پیر کا جوتا ڈبے کے باہر گر گیا۔ جب بجواڈا اسٹیشن پہنچے اور ہم نے اترنے کی تیاری کی۔ مقبول بغیر جوتے کے اترنے سے گھبرایا تو حضور نے فرمایا ''مقبول۔ جوتے کا کیا رنج وہ تو تیرا بخار اور نحوست لے گیا'' آپ کے یہ فرماتے ہی مقبول پسینے سے شرابور ہو گیا اور بخار اتر گیا اور پھر نہیں آیا۔ واللہ۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com

کرامت نمبر۳۱ : تار دیتے ہی ہیضہ کا بیمار تندرست ہو گیا

ماہ مئی ۱۹۵۰ء میں نیاز مند بخشی اپنے لڑکے کے پاس کوہاٹ گیا جہاں اس وقت لڑکا فوج میں بریگیڈ میجر تھا۔ دو تین دن کے قیام کے بعد ایک دن بعد مغرب یکایک نیاز مند ہیضہ سے بیمار ہو گیا۔ لگاتار بے اختیار قے دست آتے رہے یہ خبر راتوں رات شہر میں پھیل گئی۔ اگلی صبح ہوتے ہی محترم برادر طریقت بابو عبدالعزیز خاں صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ نے بہ غرض دعا صحت یہ اطلاع حضور والا شان رضی اللہ عنہ کو بذریعہ تار دی۔ علی پور شریف کے لئے تار قلعہ سوبھا سنگھ کے ڈاک خانہ کو دیئے جاتے ہیں اور علی پور شریف میں ڈاک و تار سب بہ یک وقت قریب نصف النہار پہنچتے ہیں۔ تار تو حضور قدس سرہ کو دوپہر کے وقت پہنچا مگر صبح سات بجے جب جناب ابو صاحب نے تار کا پرچہ کوہاٹ کے تار گھر میں دیا۔ نیاز مند کو اسی وقت کامل صحت حاصل ہو گئی۔ قے، دست صاف بند ہو گئے۔

موت ٹال کر صحت و درازی عمر بخشنا

کرامت نمبر۳۲ : حالت نزع سے صحت کامل بخشنا

حضرت حاجی ذاکر علی صاحب صدیقی راوی ہیں کہ ۱۹۲۲ء میں حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ جب موضع لاہلی کے یاران زیارت و قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے سب سے پہلے مولوی علی بخش صاحب ہیڈ ماسٹر لاہلی کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ان کو نزع کے عالم میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ آپ نے ایک دو منٹ گردن جھکا کر مراقبہ فرمایا۔ پھر ایک سیب دے کر فرمایا کہ یہ

Marfat.com

سیب لاہلی پہنچتے ہی ان کو دیدو۔ وہ لوگ اسی وقت رخصت ہوگئے۔ لاہلی پہنچتے ہی وہ سیب مولوی صاحب کو کھلا دیا۔

مولوی صاحب نے سیب کھاتے ہی آنکھیں کھول دیں اور رفتہ رفتہ صحت یاب ہو کر سینتیس سال یعنی ۱۹۵۹ء تک بقید حیات رہے۔

کرامت نمبر ۳۳ : موت کے فرشتے کو واپس کردیا

جناب ممتاز علی صاحب ممتاز راوی ہیں کہ میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں "باب رحمت" میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں مہر حاکم دین صاحب جو سیالکوٹ کے علاقہ کے بڑے نیک اور مخلص یار تھے تشریف لائے سلام عرض کر کے قدموں میں گر کر رونے لگے آپ نے فرمایا مہر صاحب کیا حال ہے خیر ہے۔

" مہر صاحب نے عرض کیا "حضور جب آپ حج کے لئے تشریف فرما ہو رہے تھے اس وقت میں سخت بیمار تھا۔ ورنہ میرا ارادہ بھی حج کا تھا۔ جس وقت حضور کراچی میں جہاز پر سوار ہونے والے تھے۔ میں سکرات الموت میں گرفتار ہو گیا میں نے دیکھا کہ موت کا فرشتہ میری روح قبض کرنے آگیا کہ اتنے میں ایک دم حضور تشریف لائے اور فرشتہ سے فرمایا "اس کی روح ابھی مت نکالو" یہ حکم سن کر فرشتہ چھوڑ کر چلا گیا اور آپ اب حج سے واپس تشریف فرما ہوئے۔ میں بھی تندرست ہو کر نئی حیات کے ساتھ حاضر خدمت اقدس ہوا۔

"آپ نے فرمایا "مہر۔ چپ رہو یہ باتیں کہنے کی نہیں ہوتیں۔"

Marfat.com

کرامت نمبر ۳۴ : مرض الموت سے صحت

اور دس سال زیادہ عمر بخشنا

یہ ایک عجیب کرامت ہے جس کا ذکر ذیل میں طول تمہید کے بعد حضرت الحاج ذاکر علی صاحب صدیقی نے بیان فرمایا ہے۔

میرے والد صاحب قبلہ حضرت حافظ انور علی صاحب صدیقی رو ہتکی پنشنر سیشن جج رحمتہ اللہ علیہ نقشبندیہ کے بزرگ اور حاجی محمود صاحب جالندہری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔

ان کو ابتداء ہی سے علم تصوف کا شوق اور کتب تصوف کی تصانیف کا ذوق تھا' تصانیف میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تعریف و فضیلت خاص طور پر بیان فرماتے تھے۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے رسائل مطالعہ فرمانے کے بعد سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا اس وقت قطب زماں حضرت بابا فقیر محمد صاحب۔ چوراہی رحمتہ اللہ علیہ شہرہ آفاق تھے۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر داخل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہوئے اور صرف چھ دن میں مدارج سلوک و معرفت طے کر کے دستار خلافت سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت قبلہ بابا حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضور کو رخصت فرمانے لگے تو اسی وقت امرتسر کے چند عقیدت مند حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمتہ اللہ نے رخصت فرماتے وقت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"ان کو لے جاؤ۔ یہ میری جگہ ہیں۔" حضرت قبلہ بابا جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے رخصت فرماتے وقت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو مرگی کے مرض سے شفا ہونے کے تعویز کی اجازت عطا فرمائی۔

Marfat.com

جب حضورؒ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ امرتسر تشریف لے گئے۔ تو سب سے پہلے آپ کے پاس ایک مرگی کا مریض لایا گیا۔ آپ نے اس کو وہ تعویز دیا اور وہ اچھا ہو گیا۔

حضرت قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حضور قبلہ عالم خلافت سے مشرف ہونے کے بعد جب امرتسر پہلی مرتبہ تشریف لائے تو میں بھی وہاں ڈسٹرکٹ جج تھا ۔ میرے مکان پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا "حافظ صاحب آپ کی کتب تصوف پڑھ کر فقیر کو سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا اور یہ نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی" اس پہلی ملاقات میں حضور جس خلوص و محبت سے ملے تھے وہ آئندہ بڑھتی ہی رہی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ جب کبھی روہتک سے گزرتے ایک روز کے لئے میرے مکان پر قیام فرما کر مجھ پر ضرور کرم فرماتے۔

"ایک مرتبہ حضرت قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ روہتک سے باہر تشریف لے گئے تھے کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا تار موصول ہوا کہ تشریف فرما ہو رہے ہیں۔ گھر والوں نے روہتک کے یاران طریقت کو اطلاع کر دی۔ انہوں نے شاہی مسجد ادنیہ کے کمروں میں حضور کے قیام کا انتظام کیا اور اسٹیشن سے سیدھے وہیں لے گئے۔ وہاں تھوڑی سی دیر کے قیام کے بعد حضور نے فرمایا "اگر حافظ صاحب موجود نہ ہوں تو ان کا مکان تو ہے فقیر وہیں قیام کرے گا" اور فوراً ہمارے مکان پر تشریف لے آئے۔

"قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی کس درجہ قدر و منزلت تھی اس کا کماحقہ اظہار الفاظ میں ناممکن ہے۔ اس واقعہ سے اس کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے جو حضرت قاضی حفیظ الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز نے بیان فرمایا ہے کہ "ایک دفعہ حضور قبلہ عالم کی تشریف آوری کا تار قبلہ حافظ صاحب" کے پاس آیا انہوں نے مجھے فوراً بلایا۔ خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ قبلہ حافظ صاحب بہت متفکر اور گھبرائے ہوئے ہیں خادموں سے تاکید کر رہے ہیں کہ جلدی صفائی کرو۔ جلدی فرش بچھاؤ۔ جلدی نہر سے پانی لاؤ۔ حالانکہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی تشریف آوری میں ابھی پندرہ سولہ گھنٹے باقی تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر میں نے عرض

Marfat.com

کیا۔ حافظ صاحب گھبرائیے نہیں۔ سب انتظام ہو جائے گا۔" یہ سن کر نہایت سختی سے فرمایا "کیا کہا۔ میں گھبراؤں نہیں۔ سلیمان بادشاہ چیونٹی کے گھر آئے اور چیونٹی نہ گھبرائے۔ تمہیں قبلہ عالم کی کیا قدر" حضرت قاضی حفیظ الدین صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ "ذاکر علی ہمیں تو اس روز معلوم ہوا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کی قدر و منزلت جو حافظ صاحب کے دل میں تھی" اسی کی تائید میں حضرت مولانا عبدالحمید خان صاحب قصوری نے فرمایا کہ "حافظ صاحب ان بلند پایہ اور برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبہ کو صحیح معنوں میں سمجھا اور پہچانا"

"قبلہ والد صاحب جب کبھی گھر میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر فرماتے تو ایسے ذوق و شوق و والہانہ انداز میں فرماتے جیسے کوئی عاشق صادق اپنے معشوق کا ذکر کرتا ہے۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبے کو قبلہ والد صاحب کے پہچاننے کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ جب کبھی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ روہتک تشریف لاتے تو بجز مریدوں کے اور کسی کو حضور کے پاس جانے نہ دیتے۔ مریدوں کے علاوہ اگر کوئی شخص آتا تو اس سے پوچھتے کس مقصد سے آئے ہو اگر وہ کہتا زیارت کرنے مرید ہونے آیا ہوں تو خود اٹھ کر اس کو زیارت کراتے مرید کراتے اور اگر کوئی کہتا تعویز یا دم کرانے آیا ہوں تو فرماتے ہسپتال جاؤ۔ عطر فروش کے پاس ہلدی لینے آئے ہو اگر اللہ کا نام لینا ہے تو حضور کی خدمت میں لے چلتا ہوں۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ حضرت قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی یہ باتیں سنتے رہتے اور مسکراتے رہتے۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بھی حضرت قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ کا اس قدر لحاظ کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی وساطت کے بغیر آپ کی خدمت اقدس میں پہنچ جاتا تو اسے فرماتے "پہلے حافظ سے ملو" یعنی آپ بھی قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر کسی سے ملنا پسند نہ فرماتے تھے۔ قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ لوگوں سے فرماتے کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دنیا

Marfat.com

نہ مانگو۔ بلکہ دین طلب کرو۔ اس زمانے میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ جیسا وجود ساری دنیا میں نہیں۔ ان کی توجہ میں بجلی سے زیادہ تاثیر ہے۔

قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے اس قدر عشق تھا اور حضور قبلہ عالم قدس سرہ کا جو لطف و کرم محبت ان کے حال پر تھی اس کا کچھ اندازہ ان دو عظیم بالشان امور سے ہو سکتا ہے۔ یہ کہ قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف پر بے شمار رسالے تصنیف فرمائے۔ جو اپنی نوعیت اور خوبی میں ایک سے ایک بے نظیر ہیں اس پر قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ نے "شیخ الطریقت" کا خطاب مرحمت فرمایا اور ان سے فرمایا کہ "حافظ صاحب۔ جو کام صوفیائے عظام کے ایک گروہ کے کرنے کا تھا وہ آپ نے تنہا باحسن وجوہ انجام دیا۔" اور تاحیات قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ جلسہ کی صدارت عطا فرماتے تھے۔

"دوسرا واقعہ عجیب ہے اور یہ ایک شاہکار کرامت کا بیان ہے ۱۹۱۰ء میں قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سخت بیمار ہوئے اور علالت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ جلسہ کا وقت آگیا۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ عنہ نے جلسہ میں دس ہزار کے مجمع میں فرمایا کہ :

"حافظ صاحب نے تصوف کی عظیم الشان خدمت انجام دی ہیں وہ اس وقت سخت بیمار ہیں میں دعا کرتا ہوں۔ حاضرین آمین کہیں اور یہ دعا فرمائی "یا اللہ تعالیٰ میری عمر کے دس سال حافظ صاحب کی عمر میں اضافہ کردے" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ں وقت سے پورے دس سال بعد ۱۹۲۰ء میں قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ واصل باللہ ہوئے۔

نوٹ : اس سلسلے میں باہمی شیدائی تعلقات کا مزید بیان اوپر کرامات نمبر ۱۸، ۱۹ میں ہوا ہے اور ایک مزید کڑی اس سلسلہ کی ذیل میں کرامت نمبر ۲۲ ہے۔

Marfat.com

دستگیری و مشکل کشائی

کرامت نمبر ۳۵ : مشکل کشائی کے ساتھ دشمنوں پر فتح دلوانا

نیاز مند غلامان غلام آں عالی جناب قبلہ عالم رحمہ اللہ علیہ بخشی مصطفیٰ علی خاں بیان کرتا ہے کہ علاقہ مدراس کے ضلع راجمندری کے قصبہ واڈاپل کے تین ہزار سال پرانے مندر کے رام چندر نامی بت کا سالانہ جلوس جس میں بت کو اونچی رتھ گاڑی پر رکھتے ہیں ۱۵ ؍مارچ ۱۹۳۱ء کو عصر کے وقت نکلنے والا تھا' پندرہ ہزار جوشیلے کانگریسی ہندو اس بات پر آمادہ تھے کہ بت کی پہلو میں گاندھی کی تصویر رکھیں۔ بت کے پوجاری راضی نہ تھے۔

زیر دفعہ ۱۴۴ ؍تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے حکم اسی روز دوپہر کے وقت مشتہر کیا کہ تصویر نہ رکھی جاوے اور پولیس کو ذمہ دار بنایا کہ تصویر رکھنے نہ دیں۔ چوروں' غنڈوں سے میلہ میں حفاظت کے لئے ہر سال اس جلوس کے موقع پر چھ پولیس کے سپاہی ایک سب انسپکٹر اور ایک انسپکٹر متعین ہوتے تھے اور اس سال بھی اتنے ہی پولیس والے تین میل دور تھانے سے واڈاپلی میں پہنچے تھے۔ نیاز مند بخشی جو اس علاقہ کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھا اور اسی علاقہ میں دورہ کر رہا تھا۔ خود بھی جلوس کے دن صبح واڈاپلی پہنچا اور وہاں اپنا کیمپ قائم کیا چونکہ کانگریسی گاندھی کے امن پسند "اہنسا" پر ہمیشہ سے عامل تھے اور کبھی کسی موقع پر بھی شر و فساد نہ کیا تھا نہ ہی کبھی پولیس کی "لاٹھی چارج" سے زدوکوب کا مقابلہ کیا تھا اس لئے پولیس کے ذمہ دار افسروں کو یہ سان و گمان بھی نہ تھا کہ اس موقع پر کانگریسی فساد و جنگ و جدال پر آمادہ ہوں گے۔ اس لئے پولیس کا مختصر دستہ جو متعین تھا وہ تصویر کے متعلق انتظام کے لئے کافی ہونا تصور کیا گیا۔ جلوس کے وقت پولیس کے سپاہیوں نے کانگریسیوں کے خلاف رتھ کی حفاظت کے لئے رتھ کا محاصرہ کیا۔ دو مجسٹریٹ ایک درجہ اول دوسرا درجہ دوئم بھی موقع پر حاضر تھے۔

Marfat.com

کانگریسیوں نے گاندھی کے اصول "اہنسا" پر لات مار کر فساد برپا کرنے کی ٹھان لی تھی۔ نیزوں، برچھیوں، تلواروں، کلہاڑیوں، پتھروں، اینٹوں سے مسلح ہو کر دور سے پولیس کو دھمکایا کہ وہ بت کی حفاظت سے ہٹ جائیں تاکہ وہ گاندھی کی تصویر بت کے پہلو میں نصب کر سکیں لیکن پولیس اپنی جگہ پر ڈٹی رہی تو وہ دور سے پتھر، اینٹیں اور ناریل پھینکتے ہوئے پولیس کی طرف بڑھنے لگے۔ جب وہ پولیس سے سو گز کے فاصلے پر پہنچے تو افسروں اور سپاہیوں کے سر اور چہرے زخمی ہو چکے تھے اور ہر ایک کی وردی بھی خون سے تر ہو گئی تھی یہ دیکھ کر دونوں مجسٹریٹ فرار ہو گئے۔ اس کے باوجود پولیس اپنی جگہ ڈٹی رہی اس مٹھی بھر جماعت کے پاس صرف دو رائفل اور بیس کارتوس تھے۔ نیاز مند کے پاس ایک پستول اور چند کارتوس تھے۔ یہ انتہائی نازک وقت تھا کہ ایک دم نیاز مند کے دائیں جانب مرشدی و مولائی و دستگیری حضور قبلہ عالم قدس سرہ' بہ نفس نفیس تشریف فرما ہوئے اگرچہ خاص اس دن واڈاپلی سے ساڑھے تین ہزار میل دور علی پور سیداں میں رونق افروز تھے یہ عصر کا وقت تھا اور بعد نماز عصر کوئی کلام نہ فرمانا آپ کا پرانا معمول تھا۔ اس لئے آپ نے بائیں ہاتھ سے بندے کی پیٹھ ٹھونکی اور دائیں ہاتھ سے تسبیح کو جھٹکا دیتے ہوئے دشمنوں کی طرف اشارہ کیا اور پھر فوراً نظر سے غائب ہو گئے۔ آپ کی تشریف آوری اور پیٹھ ٹھونکنے اور کانگریسیوں کی طرف اشارہ فرمانے سے نیاز مند کا حوصلہ بڑھ گیا اور نیاز مند نے فوراً گولی چلانے کا حکم دے دیا۔ رائفل والے سپاہی دونوں ہندو تھے اور سخت گھبرائے ہوئے تھے انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے گولی چلانی شروع کی۔

نیاز مند نے ایک رائفل لے کر اپنے اردلی محمد ضامن نقشبندی کو دی اس نے خوب دلیری سے گولی چلائی اور بے پایاں ہجوم منتشر ہو گیا تھوڑی ہی دیر بعد مجمع پھر جمع ہونے لگا۔ چونکہ کارتوس ختم ہو گئے تھے بندے نے یہی بہتر سمجھا کہ یہاں سے تین میل دور آترے پور پولیس تھانہ پہنچیں اور راجمندری سے ملٹری پولیس بلوا کر پھر آئیں ہم آترے پور کی طرف ایک میل گئے ہوں گے کانگریسیوں کا ایک بڑا ہجوم ہمارا پیچھا کرتا

Marfat.com

ہوا آتا دیکھا گیا نیاز مند نے پستول چلایا اور وہ خوف زدہ ہو کر رک گئے ہم نے آترے پور سے سولہ میل دور راجمندری کو جو نیاز مند کا صدر مقام تھا۔ ایک سائیکل سوار ملٹری پولیس طلب کرنے کے لئے روانہ کیا عشاء کے وقت تک دو لاریوں میں پچاس ملٹری پولیس کے جوان آترے پور پہنچ گئے۔ پھر وہاں سے ہم واڈاپلی آئے۔ میلہ ختم ہو گیا تھا تمام دوکاندار چلے گئے تھے میدان میں چند مردہ لاشیں پڑی تھیں۔ قصبہ واڈاپلی میں سناٹا تھا۔ کتوں کے بھونکنے کی آواز تک نہ آتی تھی۔ ایک کوچہ میں گولی کے زخم سے مرے ہوئے ایک قوی ہیکل ہندو کی لاش ایک چارپائی پر رکھی تھی۔ قصبہ کے لوکل بورڈ کے مسافر خانہ کو آگ لگادی گئی تھی جس سے مجسٹریٹ صاحبان کا ذاتی اور سرکاری سامان (میز کرسیاں' سائیکل' فائلیں اور دوسرے سرکاری کاغذات بستر' کپڑے) جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔ نیاز مند بخشی کے چار سفید خیمے' رہائش کا۔ طہارت کا باورچی کا۔ کلرک کا) قصبہ سے سو گز دور جانب جنوب میداں فساد سے بھی سو گز دور مشرق میں چاندنی رات میں سلامت چمکتے ہوئے کھڑے نظر آرہے تھے۔ باورچی کلرک اور دوسرے اردلی خوف..... زدہ ہو کر فرار ہو گئے تھے۔ خیموں میں سب چیزیں اپنی جگہ پر تھیں کوئی چیز گم نہیں ہوئی تھی۔

اعلحضرت قبلہ عالم قدس سرہ کا یہ ادنیٰ تصرف تھا کہ جس مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کا حکم دیا تھا اس کا سامان جلا کر کانگریسیوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی اور نیاز مند کے سامان کو ہاتھ تک نہ لگایا جس نے ان کے مجمع کو منتشر کیا اور ان کے بعض افراد کو گولی کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار اور ان کے بت تک پہنچنے کے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔

اس فساد عظیم کے برقی رپورٹوں پر ڈویژنل مجسٹریٹ چالیس میل دور اپنے مقام املا پور سے آدھی رات تک اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (دونوں یورپین) ساٹھ میل دور اپنے مقام کاکناڈا سے معہ مزید ملٹری پولیس کے سحری کے وقت تک مقام واردات پر پہنچ گئے۔ مردہ لاشوں اور آتش زدہ سامان و مکان کا معائنہ کیا

Marfat.com

ہمارے زخموں اور خون آلود وردیوں کو دیکھا۔

پچاس کانگریسیوں کا جو اچھی طرح مجمع میں پہچانے گئے تھے۔ چالان کیا گیا سیشن کی عدالت میں ان میں چالیس کو معقول سزائے قید جرمانہ کا حکم ہوا جو ہائی کورٹ نے اپیل میں بحال رکھا۔

وائسرائے ہند سے نیاز مند کو جو پہلے سے "خان بہادر" کا خطاب یافتہ تھا پولیس کا تمغہ بہادری ملا اور پولیس کے ہر فرد کو ثابت قدمی کے صلہ میں انسپکٹر جنرل پولیس نے معقول نقد انعامات عطا فرمائے۔ خصوصیت سے محمد ضامن کو کو نقد سو روپیہ کا انعام بھی ملا اور نائیک کے عہدہ پر ترقی بھی دی گئی۔ گو کہ وہ بہت کم سروس کا جونیئر سپاہی تھا۔

کرامت نمبر ۳۶: تیز سیل رواں میں بہہ جانے سے بچالیا

حضرت حاجی ذاکر علی صاحب صدیقی نے بیان فرمایا کہ حضرت مولوی عبدالمجید خاں صاحب قصوری نے بیان کیا کہ جب ۱۹۲۲ء میں آریہ سماجیوں نے آگرہ' متھرا ایٹہ کے علاقوں میں ملکانوں یعنی نومسلم راجپوتوں کو شدہ کرنے کی مہم شروع کی تو حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ ارتداد کا کلی طور پر انسداد کرنے کے لئے ان تمام علاقوں میں مبلغ بھیجے اور چھیالیس دینی و تبلیغی مدرسے جاری فرمائے۔ آگرہ میں انجمن خدام الصوفیہ کا صدر دفتر قائم فرمایا مجھ کو ان مدارس کی نظم و نسق کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا ۔ میرا فرض منصبی ان مدارس کے تعلیمی و انتظامی امور کی دیکھ بھال اور ملازموں کی تنخواہیں تقسیم کرنا تھا۔ ایک بار مہینے کی پہلی تاریخ کو تمام مدارس کی تنخوا کا روپیہ لے کر آگرہ سے روانہ ہوا۔ چونکہ میں صرف کرتا اور پاجامہ پہنا کرتا تھا اس لئے تمام روپے کرتے کی جیب میں رکھ لئے۔ اس سفر میں ایک دن ایک مدرسے کا کام ختم کرکے دوپہر کی دھوپ میں دوسرے گاؤں کو روانہ ہوا راستے میں ایک برساتی نالہ تھا جس کا پاٹ

Marfat.com

وسیع و عریض تھا اور اس وقت خشک تھا جب میں نالے کے وسط میں پہنچا تو دیکھا کہ دائیں جانب سے کالی گھٹا اور تیز آندھی آ رہی ہے۔ میں ابھی سوچ ہی میں تھا کہ کیا کروں کہ دیکھتا ہوں کہ ایک پانچ چھ فٹ پانی کی اونچی دیوار آ رہی ہے۔ اس وقت مجھے اپنے جان سے زیادہ روپے کی حفاظت کا خیال تھا جو کئی ہزار تھے۔ میں نے فوراً کرتا اتارا اور لپیٹ کر دائیں ہاتھ میں لے لیا اور پاجامہ چڑھا لیا۔ اتنے میں پانی نے آکر ٹکر ماری پانی بہت تیز اور بہت گہرا تھا۔ اس لئے پاؤں اکھڑ گئے۔

رقم کی حفاظت کے خیال سے میں نے اپنا ہاتھ اونچا کر لیا۔ چند قدم بہا اور غوطہ کھایا۔ ایسے ابھرنے اور غوطہ کھانے کے عالم میں میرے منہ سے نکلا "حضرت۔ میں تو چلا۔ اپنی امانت سنبھالئے" اس فقرے کے نکلتے ہی مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کو اٹھا کر کسی اونچی جگہ کھڑا کر دیا۔ جب میرے ہوش و حواس بجا ہوئے تو دیکھا کہ میں ایک بلند مٹی کے تودے پر کھڑا ہوں تھوڑی دیر بعد پانی اترنے لگا۔ جب پانی اتر گیا تو میں نالے کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا دھوپ نکل آنے کی وجہ سے کپڑے بھی جلد خشک ہو گئے۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ کے بعد مولوی صاحب حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے۔ میں (حضرت ذاکر علی صاحب) مولوی صاحب کے ساتھ تھا۔ جب ہم حضور کی دست بوسی سے مشرف ہوئے تو حضور نے مولوی صاحب سے فرمایا۔ مولوی صاحب۔ آپ کی ایک دن کی تکلیف دیکھ کر فقیر کے آنسو نکل آئے۔

"او بھئی۔ آپ اپنی جان پر اتنا ظلم نہ کیا کریں" یہ سن کر مولوی صاحب آبدیدہ ہو گئے اور بمشکل ضبط کیا۔ چونکہ میں اس راز سے واقف نہ تھا میرے بہت اصرار کرنے پر مولوی صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۴۳ : بھوکوں پیاسوں کو آم کھلائے لسی پلائی

جمعدار قاسم علی خاں صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ ۱۹۲۲ء کے فتنہ ارتداد کے زمانہ میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مولوی امام الدین صاحب رائے پوری کو تبلیغ و اشاعت دین کی خدمت پر مامور فرمایا تھا اور میں ان کے ساتھ رہتا تھا ایک مرتبہ میں اور مولوی صاحب گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت تبلیغ کے سلسلہ میں سفر کرتے کرتے تھک گئے۔ ہم دونوں ذرا ستانے کے لئے ایک آم کے باغ میں ایک درخت کے نیچے سایہ میں بیٹھ گئے گرمی اور تھکن کی وجہ سے بھوک پیاس بھی لگ رہی تھی۔ اتنے میں باغ کا محافظ آیا اور نہایت سخت لہجے میں کہنے لگا اگر کسی آم کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ کاٹ دوں گا اگر دیکھا تو آنکھیں نکال لوں گا۔ مولوی صاحب نے نہایت نرمی سے جواب دیا کہ نہیں بھئی ہم تمہارے کسی آم کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ اس کے بعد مجھ سے فرمایا "کیا حضور نے ہمیں بھوکا پیاسا مرنے کے لئے بھیجا ہے تم حضور سے عرض کرو" میں آنکھیں بند کرکے درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اسی طرح مولوی صاحب بھی بیٹھ گئے۔ تھکن کی وجہ سے فوراً آنکھ لگ گئی خواب میں ہم دونوں سے حضور قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ نے بہ یک وقت فرمایا کہ "بھوکے پیاسے کیوں مرتے ہو' آم کھالو لسی پی لو" جب بیدار ہوئے تو مولوی صاحب نے کہا۔ قاسم علی خاں حضور نے یہ فرمایا ہے۔ میں نے کہا مجھ سے بھی یہی فرمایا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ایک چرواہا بکریوں کا گلہ لئے ہوئے گزر رہا تھا۔ اس کی پشت پر پانی کا مشکیزہ تھا مولوی صاحب نے اس سے کہا کہ ہمیں تھوڑا پانی پلادو وہ ایک بڑے گلاس میں بکری کا دودھ دھو کر اس میں پانی ملا کر لایا اور کہا "آپ پانی نہیں لسی پیو" مولوی صاحب نے باغ کے محافظ کو آواز دے کر بلایا اور اس سے کہا پہلے تمہارا حق ہے تم پیو اس نے کہا ذرا ٹھہرو میں آم لے آوں۔ وہ ایک ٹوکری آم لے آیا۔ مولوی صاحب نے چرواہے سے کہا تم بھی آم کھاؤ۔ اس نے کہا اچھا میں لسی اور لے آوں وہ ایک بڑے برتن میں لسی لے آیا پہلے ہم سب نے سیر ہو کر آم کھائے پھر لسی پی۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۳۸ : سخت زلزلہ سے مریدوں کی جاں بچائی

جناب ممتاز علی خاں صاحب ممتاز راوی ہیں کہ جب میں کوئٹہ میں تھا تو برادر طریقت غلام نبی صاحب ٹیلر ماسٹر نے بتایا کہ ۱۹۳۵ء میں جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا اور سارا کوئٹہ تباہ ہوگیا تو اس رات میں اور سب گھر والے مکان میں سوئے ہوئے تھے ۹ بجے کے قریب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور میرا پاؤں پکڑ کر فرمایا۔ " غلام نبی اٹھ۔ وبال آرہا ہے" میں اٹھ کر پھر سوگیا کہ حضور تو علی پور شریف میں ہیں یہ تیرا خیال ہے۔ حضور نے دوبارہ تشریف فرما ہو کر پاؤں پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا اور فرمایا ۔"جلدی اٹھ۔ وبال آگیا ہے۔" میں فوراً اٹھا اور سب گھر والوں کو لے کر باہر سڑک پر بیٹھ گیا۔ اسی وقت بڑے زور کا آندھی و بارش کا طوفان آیا اور ایسا زبردست زلزلہ آیا کہ تمام شہر تباہ ہوگیا مگر ہم حضور کی توجہ مبارک کی عنایت سے بچ گئے۔

(ذالک فضل اللہ)

کرامت نمبر ۳۹ : جنگ عظیم میں جان بچائی

جناب ممتاز علی خاں صاحب ممتاز راوی ہیں کہ ایبٹ آباد میں ہمارا ایک یار طریقت فوجی دکاندار ہے۔ اس نے بتایا کہ جنگ عظیم میں ایک جگہ ہم کو دشمن نے گھیر لیا۔ ایک منٹ کو سکون نہیں تھا۔ حد یہ ہے کہ مجھے سوئے ہوئے انتیس دن گزر گئے تھے۔ ایک دن درخت سے کمر لگائے ہوئے بیٹھا تھا پریشان خوف و ہراس طاری تھا۔ اس لئے کہ چاروں طرف سے گولیاں برس رہی تھیں اس اثنا میں مجھے اونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا دست مبارک ظاہر ہوا اور آپ نے مجھے اٹھا کر ایک پہاڑ پر بٹھا دیا۔ میں چونک کر اٹھ بیٹھا۔ اسی وقت ہمیں حکم ملا کہ یہاں سے چل دو ۔ محاصرہ ٹوٹ چکا ہے اور آناً فاناً ہم واپس لوٹا دیئے گئے اور اس بلائے عظیم سے نجات

Marfat.com

ملی نہ صرف مجھ کو بلکہ تمام بریگیڈ کو اقبال۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفرین کا رکشا کارساز

کرامت نمبر ۴۰ : وہابیوں کی مارپیٹ سے اپنے یار کو بچانا

جناب رانا شبیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ ہمارے ایک مخلص یار طریقت مولوی صاحب منٹگمری میں رہتے تھے وہ وہابیوں' بدعقیدوں کے خلاف پرجوش تقریریں کرتے تھے اس وجہ سے قرب وجوار کے وہابی ان سے پرخاش رکھتے تھے ایک دن وہابیوں نے ان سے کہا کہ آج رات کو ہمارے ہاں میلاد شریف ہے۔ آپ وعظ فرمانے کے لئے تشریف لے آئیں یہ سن کر مولوی صاحب کو تعجب ہوا کہ ان کو میلاد شریف سے کیا واسطہ لیکن ان سے اقرار کرلیا رات کو وعظ و سلام کے بعد جب محفل ختم ہوگئی اور مولوی صاحب نے جانے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے کہا۔ آپ ذرا ٹھہریئے کھانا کھا کر جائیے گا۔ باہر ایک چارپائی بچھادی مولوی صاحب اس پر لیٹ کر آرام کرنے لگے۔ انتظار کرتے کرتے مولوی صاحب کی آنکھ لگ گئی۔ جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چاروں ہاتھ پاؤں رسی سے پلنگ سے بندھے ہوئے ہیں اور تین چار آدمی مارنے کو تیار کھڑے ہیں۔ اتنے میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور اپنی چھڑی سے ان کو مارا۔ جب وہ بھاگ گئے تو آپ بھی تشریف لے گئے۔ چند منٹ بعد وہ لوگ پھر آگئے اور مارنے کا ارادہ کیا۔

پھر حضور قبلہ عالم تشریف لے آئے اس دفعہ ان کو سختی سے ڈانٹا اور مارا تو وہ لوگ پھر چلے گئے تو آپ بھی تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوگ پھر آگئے اور مولوی

Marfat.com

صاحب کو ڈرایا اور مار ڈالنے کی دھمکی دینے لگے لیکن حضور پھر تشریف لائے اور ان لوگوں کو سختی سے مار بھگایا اور مولوی حمایت کی رسیاں کھول دیں مولوی صاحب بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا عین اسی وقت حضور قبلہ عالم قدس سرہ گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر فرما رہے تھے۔ حاضرین نے دیکھا کہ حضور تقریر کرتے کرتے اپنی پیشانی چھڑی پر رکھ کر خاموش کھڑے ہو گئے اور چند منٹ بعد پھر تقریر شروع کر دی۔ اس طرح تین مرتبہ کیا۔ سب کو حیرت تھی کہ یہ کیا کیفیت ہے۔

کرامت نمبر ۴۱ : موکل سورہ مزمل کے حملہ سے نجات دلائی

عزیزم پروفیسر زاہد حسن صاحب فرید نے بیان کیا کہ چکوال کے علاقہ کے ایک یار طریقت محمد یونس صاحب نے بتایا کہ بہت عرصہ سے میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی غلامی میں داخل ہوں اور کئی مرتبہ دربار شریف میں حاضر ہوا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک عامل نے مجھے عشا کی نماز کے بعد سورہ مزمل کا وظیفہ پڑھنے کو بتایا میں نے بغیر حضور سے عرض کئے وہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا ایک دن عشاء کی نماز کے بعد مسجد کی محراب میں وظیفہ پڑھ کر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ محراب سے لٹکتا ہوا ایک بچہ میری طرف آ رہا ہے میں حیرت سے اس کی طرف دیکھتا رہا جب وہ میرے قریب آ گیا تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور دست مبارک سے اس بچہ کو دفع فرمایا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ سورہ مزمل کا موکل اس بچہ کی شکل میں آیا تھا اگر وہ مجھ تک پہنچ جاتا تو مجھے مار ڈالتا۔ اس لئے کہ ان جلالی وظیفوں کے موکلوں کا یہی قاعدہ ہے۔ میں صبح ہی علی پور شریف روانہ ہوا۔ جب حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دست بوسی کی تو آپ نے خود ہی فرمایا کہ اگر ایسا وظیفہ پڑھو تو پہلے کسی کامل سے اجازت بھی لے لیا کرو" مطلب یہ تھا کہ کامل موکلوں کی دستبرد سے بچا سکے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۴۲ : دریا میں ڈوبنے سے بچالیا

جناب حافظ محمد رمضان صاحب صدر شعبہ حفظ قرآن مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میانوالی سے پیدل چلا دریائے سندھ کے کنارے پر پہنچا تو پانی تھوڑا تھا۔ اس لئے میں نے پیدل ہی دریا عبور کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ یکایک دریا میں بہت زور کا پانی آگیا اور میں غوطے کھانے لگا۔ جب مجھے موت نظر آنے لگی تو میں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کیا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے ہاتھ پکڑ کر دوسرے کنارے پر کھڑا کر دیا حالانکہ دوسرا کنارہ بہت دور تھا۔ جب وہاں سے دربار شریف میں حاضر ہو کر قدم بوسی ہوا تو آپ نے فرمایا۔
"بھئی تکلیف تو زیادہ نہیں ہوئی۔"

کرامت نمبر ۴۳ : دریا میں ڈوبنے سے بچالیا

جناب ممتاز علی خاں صاحب ممتاز راوی ہیں کہ ایک مرتبہ پشاور میں ایک یار کے مکان میں حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ رونق بخش تھے۔ پندرہ سولہ آدمی حاضر خدمت تھے۔ آپ نے ایک دم اپنا دایاں دست مبارک بڑھایا اور کھینچ لیا۔ حاضرین نے دیکھا کہ آپ کا دست مبارک پانی سے تر ہو گیا ہے۔ حیران ہوئے اور گزارش کی کہ یہ کیا ہوا ہے آپ نے ٹال دیا اور کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ کافی دیر کے بعد ایک پٹھان نے حاضر ہو کر قدم بوسی کی۔ آپ نے فرمایا "خان صاحب۔ راضی ہو۔" اس نے روتے ہوئے عرض کیا کہ "اگر حضور کا کرم نہ ہوتا تو میں تو ڈوب گیا تھا۔ میں دریائے سندھ کے کنارے کنارے چلا آرہا تھا۔ یکایک میرا پاؤں پھسلا اور میں دریا میں گر کر تہ تک جا پہنچا۔ میں نے حضور کو یاد کیا۔ آپ نے فوراً میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال لیا۔ اقبال۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کار کشا کار ساز

Marfat.com

کرامت نمبر۴۴ : ستر فٹ بلندی سے

گرنے والے کو بال بال بچالیا

دریائے گوداوری کے دوآبہ میں تحصیل رازول میں ایک ناریل کے باغ میں نیاز مند بخشی کے سامنے اس کرامت مبارک کا ظہور ہوا۔

محمد امام نامی نوجوان برادر طریقت جو صرف چھ ماہ قبل حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر داخل سلسلہ ہوا تھا ایک ستر فٹ بلند ناریل کے درخت پر چڑھ کر پختہ ناریل نیچے گرا رہا تھا۔ نیاز مند بخشی اس باغ کے کنارے نہر میں سرکاری ہاؤس بوٹ یعنی مکان دار کشتی میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اس نے دو چار ناریل توڑے تھے کہ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے گرا۔ گرتے ہوئے اس نے پکارا ''یا پیر'' قرب وجوار میں جو دو تین آدمی تھے اور نیاز مند بخشی کا اردلی بھی اس کی مدد کو دوڑے کہ دیکھیں کیا حال ہوگا۔ وہ ہنستا ہوا اٹھا اور کہا کہ جب میں نے ''یا پیر'' پکارا تو ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے مجھے دونوں ہاتھوں میں لے لیا ہے اور میں زمین پر ایسے گرا جیسے نہایت نرم فرش پر۔ دیکھو مجھے کوئی چوٹ نہیں آئی ہے'' یہ کہہ کر پھر ''یا پیر یا پیر یا پیر۔'' پکارتے ہوئے فوراً دوبارہ اسی درخت پر چڑھ گیا اور باقی پختہ ناریل توڑ کر سلامت اتر آیا۔

کرامت نمبر۴۵ : پھانسی کی سزا سے بری کرادیا

جناب حافظ محمد رمضان صاحب صدر مدرس شعبہ حفظ قرآن مجید مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں راوی ہیں کہ میرا ایک دوست ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہو گیا مقدمہ سیشن سپرد ہوا بہت کوشش اور دوڑ دھوپ کی مگر سیشن جج نے اس کو پھانسی کی سزا دیدی۔ ہائی کورٹ میں اپیل کی یہاں بھی ہر قسم کی کوشش کی۔ کافی خرچ کے بعد بھی بری ہونے

Marfat.com

کی امید موہوم ہی رہی۔ جب اپنی کوششوں سے ناامیدی رہی تو ملزم کے رشتہ دار میرے پاس اس کا یہ پیغام لائے کہ "تمہارے پیرو مرشد...... صاحب کشف و کرامات و دستگیر بے کساں ہیں مجھ عاجز ملزم گناہ گار کا حال ان کی خدمت میں عرض کرو۔" فیصلہ سنانے کی تاریخ سے دو تین دن پہلے ہم سب حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں علی پور شریف حاضر ہوئے اور آپ سے سارا حال عرض کر دیا۔ آپ سن کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا اور عادت مبارک کے مطابق ہم سب کی خاطر داری فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد اجازت کے لئے عرض کیا کہ کل فیصلہ سنانے کی تاریخ ہے تو بھی آپ نے فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔ ادھر ہم سب کے دل میں جلد لاہور پہنچنے اور اپنے دوست کی قسمت کا فیصلہ معلوم کرنے کی بے قراری بڑھتی جا رہی تھی۔

آخر حضرت الاقدس سرہ نے فیصلہ سنانے کی تاریخ سے اگلے دن صبح کو ہم کو رخصت فرمایا اور ہم پہلی گاڑی سے لاہور پہنچ کر امید و بیم کی کشمکش میں سیدھے جیل خانہ پہنچے۔ ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب جیل کے افسروں نے ہمیں بتایا کہ وہ رشتہ دار کل بری ہو کر چلا گیا۔ ہم سب فوراً اپنے گاؤں گئے اور دوست کے ساتھ تحفے اور شیرینی لے کر جذبات تشکر و احسان مندی سے بھرے ہوئے حضور عالی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہمیں دیکھتے ہی اور ہمیں اپنی زبان کھولنے سے پہلے ہی فرمایا "مبارک ہو۔" میرے ساتھیوں کو جو غلامی میں داخل نہ تھے چند دن ٹھہرائے رکھا۔ وہ سب حضور کی کرامت اور حضور کے اخلاق حسنہ اور بے پایاں شفقت و نوازش سے متاثر ہو کر حضور کی غلامی میں داخل ہو کر شریعت کے بھی پابند ہو گئے۔

ریل گاڑیوں پر تصرف

اس عنوان کی کرامتوں کا علم تمام یاران طریقت کو ہے کہ سفر میں جب کبھی حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ کسی گاڑی پر سوار ہونا چاہتے تو جب تک حضور قبلہ رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ سوار نہ ہوتے گاڑی روانہ نہ ہوتی خواہ کتنی ہی دیر ہو جاوے اور یہ بھی دیکھا گیا کہ جو شخص حاضر دربار ہوا اور بغیر اجازت حاصل کئے اسٹیشن روانہ ہوا اسے گاڑی نہ ملی اور جس شخص نے اجازت لی اور خواہ کتنی ہی دیر سے چلا اسے گاڑی مل گئی۔

کرامت نمبر ۴۶ : نماز تہجد کے لئے گاڑی رکی رہی

۱۹۲۸ء میں نیاز مند بخشی مصطفےٰ خاں کی درخواست قبول فرما کر اننت پور صوبہ آندھرا سابقہ صوبہ مدراس) میں جہاں نیاز مند پولیس اسکول کا پرنسپل تھا حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے نزول اجلال فرمایا۔ آپ کے مختصر دو دن کے قیام میں سیکڑوں مرد عورت داخل سلسلہ ہوئے رات کے تین بجے گنتکل میل سے حضور کی واپسی کا پروگرام تھا گاڑی کی آمد کے مقررہ وقت سے چند منٹ قبل آپ نے پلیٹ فارم پر قدم رنجہ فرمایا۔ یاران طریقت سے مصافحہ معانقہ کے بعد آپ نے پلیٹ فارم پر نفل (تہجد) پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے مودبانہ عرض کیا گیا کہ گاڑی ایک دو منٹ میں آنے والی ہے۔ ابھی یہ بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ انجن کی سیٹی سنائی دی لیکن آپ نے سجادہ بچھا کر نفل شروع کر دیئے۔ داخلہ اسٹیشن کے سگنل تک پہنچ کر گاڑی رک گئی۔ تمام حیران تھے یہ کیا ہوا حضرت اقدس نے نفلیں پوری ادا فرما کر دعا مانگی اور اٹھ کر دریافت فرمایا "کیوں گاڑی ابھی نہیں آئی" نیاز مند بخشی نے مودبانہ عرض کیا کہ حضور نے اس کو روکا تھا وہ کیسے آنجناب کی نمازوں سے قبل آسکتی تھی اتنے میں گاڑی چلی اور پلیٹ فارم پر آئی اور آپ اطمینان سے سوار ہوئے۔

ڈرائیور سے معلوم ہوا کہ یکا یک انجن کا ایک پرزہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے گاڑی رک گئی تھی۔

(نوٹ : آپ چلتی گاڑی میں نماز پڑھنا پسند نہ فرماتے تھے ہمیشہ زمین پر نماز ادا کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۴۷ : گاڑی چند گز چلی اور پھر آپ کے سوار ہونے کے لئے رک گئی

ذاکر علی صاحب صدیقی راوی ہیں کہ ۱۹۲۵ء کے سالانہ عرس شریف میں شرکت کے لئے خود اور حضرت قاضی حفیظ الدین صاحب روہتک سے حاضر علی پور شریف ہوئے۔ عرس شریف کے بعد (دس دن تک حاضر خدمت اقدس رہے) اس کے بعد جب حضور نے لاہور کا قصد فرمایا تو آپ کی معیت میں لاہور تک جانے کے لئے ہم بھی صبح اسٹیشن پہنچ گئے اور ٹکٹ لے آئے تھوڑی دیر میں گاڑی آگئی لیکن حضور گھوڑے پر سوار لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے آہستہ آہستہ تشریف لارہے تھے اور اسٹیشن سے تقریباً ایک فرلانگ دور تھے اور حضور سے بہت پیچھے "گڈا" آرہا تھا۔ جس میں تمام لوگوں کا سامان بھی تھا اور مستورات بھی سوار تھیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر ہم بجائے گاڑی میں سوار ہونے کے حضور کی طرف چل دیئے اور دست بوسی سے مشرف ہوئے اتنے میں انجن سے دو تین سیٹیاں دیں اور گاڑی چلدی حضور نے گاڑی کی طرف دیکھ کر فرمایا ٹور دی بھئی بذات نے ٹور دی (یعنی بذات نے گاڑی چلا دی) حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ گاڑی پندرہ بیس گز چل کر رک گئی اور اتنی دیر کھڑی رہی کہ حضور سوار ہوگئے اور گڈا بھی آہستہ آہستہ چل کر اسٹیشن پہنچ گیا تمام سامان رکھ دیا گیا اور مستورات بھی سوار ہوگئیں میں اور حضرت حفیظ الدین صاحب حضور کے ڈبے کے پاس کھڑے تھے حضور نے مجھ سے فرمایا "ذاکر علی۔ پہلے بذات نوں انی چھیتی سی۔ ہن کیوں نہیں ٹوردا۔ جاؤ دیکھو کی گل ہے (یعنی پہلے بذات کو اتنی جلدی تھی۔ جاؤ دیکھو اب کیوں نہیں چلاتا۔ کیا بات ہے) میں ڈرائیور کے پاس دوڑتا گیا اور پوچھا کیا بات ہے۔ گاڑی کیوں نہیں چلتی۔ اس نے کہا کہ انجن میں کچھ خرابی ہوگئی تھی اس لئے وہ ٹھہر گئی تھی اب وہ خرابی دور ہوگئی ہے گاڑی چلنے والی ہے۔ میں دوڑ کر حضور کے پاس

Marfat.com

پہنچا اور ڈرائیور کا جواب عرض کیا ہی تھا کہ گاڑی چل دی اور میں دوسرے ڈبے میں سوار ہو گیا۔

کرامت نمبر ۴۸ : گاڑی سگنل تک جا کر لوٹی کہ آپ سوار ہوں

اس کرامت کے بھی ذاکر علی صاحب صدیقی راوی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ روہتک تشریف لائے اور واپسی پر گاڑی میں سوار ہونے کے لئے اسٹیشن پہنچے اور ویٹنگ روم میں قیام فرمایا اتنے میں گاڑی آگئی اور ہم خدام نے ڈبے میں تمام سامان رکھ دیا۔ حضور ویٹنگ روم سے گاڑی میں سوار ہونے کے لئے نکل ہی رہے تھے کہ چند آدمی دوڑے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ ہمیں داخل سلسلہ فرما لیجئے۔ حضور نے ان سے فرمایا "بیٹھو بھئی۔ بیٹھو" سب بیٹھ گئے اور حلقہ بیعت و تلقین اذکار و اوراد شروع فرمایا۔ گاڑی نے وقت پر سیٹی دی اور چل دی لیکن حلقہ جاری رہا۔ گاڑی پلیٹ فارم پر سے چلی اور سگنل تک جا کر رک گئی اور پھر اسٹیشن پر واپس آئی حسب معمول حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حلقہ و تلقین ختم فرمائی اور اس کے بعد گاڑی میں سوار ہوئے تب گاڑی چل دی۔

(نوٹ :- نیاز مند بخشی عرض کرتا ہے کہ اپنے مواعظ حسنہ میں اکثر و بیشتر حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ ہدایت فرماتے کہ جب دین و دنیا کے دو کام بہ یک وقت تمہارے پیش آویں تو پہلے دین کا کام کرو۔ تمہارا دنیا کا کام خود اللہ تعالیٰ غیب سے کر دے گا۔ یہ کرامت اس ہدایت کی ایک روشن مثال ہے)

کرامت نمبر ۴۹ : بغیر اجازت روانہ ہونے سے گاڑی نہیں ملی

عزیزم پروفیسر زاہد حسن صاحب فریدی گورنمنٹ کالج چکوال کا بیان ہے کہ اعلیٰ

Marfat.com

حضرت روحی فداہ اکثر و بیشتر فرماتے تھے کہ علی پور میں سب کچھ ملتا ہے اجازت نہیں ملتی ۔ واقعہ بھی یہی تھا کہ آپ کو اپنے یاروں سے (آپ ہمیشہ اپنے مریدوں کو یار فرماتے تھے کبھی مرید نہیں فرمایا) ایسی محبت تھی کہ بہ مجبوری جانے کی اجازت عطا فرماتے تھے اور رخصت کے وقت اکثر یہ شعر پڑھتے تھے۔

وقت دو مجھ پر کٹھن گزرے ہیں ساری عمر
اک ترے آنے سے پہلے اک ترے جانے کے بعد

آپ کے ہر کام میں کرامت اور مصلحت مضمر ہوتی تھی۔ ہر یار کو اس کی حالت کے مطابق اس وقت رخصت کرتے تھے جو اس کے حق میں بہترین میں بہترین وقت ہوتا تھا ورنہ جب کوئی (مرید یا غیر مرید) اجازت مانگتا تھا۔ آپ منع فرما دیتے تھے اور وہ شخص اپنی ظاہری ضرورت اور نقصان کو دیکھتے ہوئے بغیر اجازت لئے چپکے سے اسٹیشن چلا جاتا تو اسٹیشن پہنچنے پر معلوم ہوتا کہ گاڑی چھوٹ گئی اور مجبوراً واپس آنا پڑتا۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت حافظ خلیل الرحمان صاحب رحمتہ اللہ علیہ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ پیلی بھیت (ہندوستان) نے جو صاحب دیوان نعتیہ یعنی شاعر اور فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اجازت طلب کی تو حضور والا نے فرمایا۔

"حافظ صاحب۔ آپ کو اجازت نہیں" مگر حافظ صاحب اپنی ضرورت کے لحاظ سے چپکے سے اسٹیشن چلے گئے۔ ابھی آپ اسٹیشن سے سو گز دور تھے کہ ریل گاڑی آگئی اور آپ کے اسٹیشن پہنچنے سے پہلے چھوٹ گئی۔ حافظ صاحب کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔

حضور قبلہ عالم روحی فداہ نے دیکھتے ہی فرمایا "حافظ صاحب۔ آخر آپ کو واپس آنا پڑا"۔

(آپ کو علم غیب تھا کہ حافظ صاحب بغیر اجازت اسٹیشن تک تشریف لے گئے تھے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۵۰ : رخصت فرماتے ہوئے

دیر فرمائی تو گاڑی بھی دیر سے آئی

۱۹۳۲ء میں نیاز مند بخشی مصطفےٰ علی خاں کی ملازمت کا مستقر صوبہ آندھرا کا شہر راجمندری تھا جو علی پور شریف سے تین میل سے زیادہ دور اور ریل سے چار شب روز کا سفر تھا۔ نیازمند اس سال ماہ مئی میں عرس شریف کے موقع پر حاضر دربار ہو کر فیضیاب ہوا۔ تاریخ رخصت ملازمت ختم ہونے سے چار دن قبل اجازت رخصت لی۔ گاڑی کی آمد و روانگی کے قریب تانگہ پر اپنا سامان سفر رکھوایا اور قدم بوسی کے لئے حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور فوراً اٹھ کر نیاز مند کو ساتھ لئے ہوئے حویلی کے بالا خانہ سے نیچے تشریف لائے۔ نیچے کی منزل کا ایک کمرہ کھلوایا اور ایک صندوق سے مختلف تبرکات حرمین الشریفین نیازمند اور نیازمند کے اہل بیت اور بعض دیگر مخلص یاروں کے لئے عنایت فرمائے اس بندہ نوازی میں گاڑی کا وقت تنگ ہوگیا اور اسٹیشن چونکہ ڈیڑھ میل دور تھا۔ نیاز مند دل میں بہت گھبرایا کہ آج سفر سے رہ گیا اور ملازمت پر حاضری ایک دن دیر سے ہوسکے گی۔ بخشش عطایات کے بعد نہایت محبت سے سینے سے لگالیا اور فرمایا "جاؤ۔ اللہ تمہیں دین و دنیا میں سرفراز رکھے" حاضرین نے کہا جلد جاؤ بے فکر رہو گاڑی مل جائے گی۔ ابھی انجن کی سیٹی سننے میں نہیں آئی ہے۔

اسٹیشن پر پہنچا تو وہاں گاڑی کے منتظر مسافروں کو دیکھا۔ تھوڑی ہی دیر میں گاڑی آئی اور میں سوار ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ آج گاڑی چالیس منٹ دیر سے آئی۔

طعام میں برکت

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے تبلیغ و خدمات دین وملت کے اسی سال کے عرصہ میں ہز

Marfat.com

با برکت طعام کی کرامات کا ظہور ہوا ہے اور ان کے شاہد لاکھوں یار بھی ہیں اور اغیار بھی ہیں۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کا قاعدہ تھا کہ جب کسی کے ہاں دعوت پر تشریف فرما ہوتے تو جس قدر آدمی اس وقت حاضر خدمت ہوتے سب کو حکم فرماتے کہ ساتھ چلو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میزبان نے پچیس تیس آدمیوں کا کھانا تیار کیا ہوتا اور کھانے والے سو سے بھی زیادہ.... متجاوز ہو جاتے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کھانا کم ہوا ہو سب سیر ہو جانے کے بعد بھی کم و بیش بچا رہتا۔ بخشی

کرامت نمبر ۵۱ : قصبہ لگانہ میں طعام میں برکت

جناب ممتاز علی صاحب ممتاز راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ لگانہ ضلع روہتک میں حاجی قاسم علی خان صاحب کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ حاجی صاحب نے تیس بتیس آدمیوں کے کھانے کا انتظام کیا مگر کھانے کے وقت تین سو آدمی تھے' جب حضور کھانے کے لئے اٹھے تو سب سے فرمایا "اٹھو بھئی۔ سب کھانے پر چلو۔ "اور سب کو کھانے پر ہمراہ لے گئے۔ حاجی صاحب بہت پریشان ہوئے اور آہستہ سے حضور سے عرض کیا کہ کھانا کم ہے آدمی زیادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "حاجی صاحب۔ یہ میرا رومال ہے لے جاؤ تمام کھانا اس کے نیچے رکھ دو اور کھلانا شروع کردو" چنانچہ ایسا ہی کیا۔ سب لوگ کھا چکے اور پھر بھی کھانا کچھ بچ رہا۔

کرامت نمبر ۵۲ : قصبہ پٹواپور میں برکت طعام

اسی قسم کا دوسرا واقعہ جناب ممتاز صاحب نے بیان فرمایا ہے جو پٹواپور ضلع روہتک میں ہوا۔ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ ایک یار کے گھر رونق افروز تھے بیس پچیس آدمیوں کے لئے کھانا تیار ہو رہا تھا کہ ایک سو سے بھی بہت زیادہ مہمان آگئے' میزبان نے ایک آدمی کو دوڑایا کہ کاہنور سے اور چاول جلد لے آوے۔ حضور پر یہ بات

Marfat.com

منکشف ہو گئی۔ آپ نے میزبان کو بلا کر فرمایا "کیا کرتے ہو" اس نے عرض کیا "کھانا کم ہو گیا ہے' چاول اور منگوائے ہیں۔" آپ نے فرمایا "کوئی ضرورت نہیں آدمی کو واپس بلالو۔"

جب کھانا تیار ہو گیا تو آپ نے اپنی سفید چادر دے کر فرمایا "اسے کھانے پر ڈھانپ دو اور کھلانا شروع کرو" ایسا ہی کیا تمام آدمی کھا چکے اور کھانا باقی تھا مگر جب کپڑا اوپر سے اتارا گیا تو دیگ خالی تھی۔

کرامت نمبر ۵۳ : ہاسن کے جنگل میں برکت طعام

اخی مکرم جناب مولوی قاضی عبدالقادر صاحب فیاض بلگوڈی کی تحریر ہے کہ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ محترم الحاج ساہوکار محمد حسین صاحب کی درخواست پر بلغاؤ ریاست میسور کے دورے پر تشریف فرما ہوئے۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ہاسن شہر سے بارہ میل دور سرکاری ڈاک بنگلہ میں حضور کے قیام کا انتظام کیا گیا دوپہر کے کھانے کے لئے ہاسن سے دس سیر بریانی تیار کر کے لئے گئے لیکن کھانے کے وقت تین سو فدایان یاران طریقت جمع ہو گئے فوراً مزید کھانا وہاں تیار کروا کے ہاسن سے منگوانا ناممکن تھا۔ کھانا کم ہونے کی وجہ سے ساہوکار صاحب بہت پریشان ہو رہے تھے کسی نے حضور کو اس بات کی اطلاع کر دی۔ آپ نے فرمایا کھانے کی دیگ کہاں ہے اور دیگ پر اپنا کپڑا ڈھک دیا اور دعا فرمایا کر حکم فرمایا کہ سب کو کھلانا شروع کرو تمام یاران طریقت خوب سیر ہو گئے اور کھانا دیگ میں اسی طرح باقی رہا۔

کرامت نمبر ۵۴ : دہلی اسٹیشن پر طعام میں برکت

ذاکر علی صاحب صدیقی روہتکی راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے آگرہ کے ایک روز قیام کے بعد اگلے دن صبح پانچ بجے مدراس ایکسپریس سے

Marfat.com

براہ دہلی علی پور شریف کے سفر کا عزم فرمایا۔ یہ گاڑی دہلی اسٹیشن پر دن کے ساڑھے دس بجے پہنچتی تھی اور وہاں سے علی پور شریف جانے کے لئے گاڑی ایک گھنٹہ بعد جاتی تھی اور دوسری شام کو جاتی تھی۔ اس پروگرام کی اطلاع دہلی و روہتک کے یاروں کو بذریعہ برقی تار حضرت فریدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے دی تھی۔ حضور کے استقبال کے لئے ایک جماعت یاران روہتک کی ایک رات قبل دہلی پہنچ گئی تھی۔

ادھر حضور اپنے پروگرام کے مطابق آگرہ سے روانہ ہوگئے۔ آپ اپنی منزل سے اسٹیشن تک موٹر کار میں معہ اپنے میزبان حضرت قادری صاحب و حضرت فریدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ روانہ ہوئے۔ آپ کا خادم و سامان و چند یاران طریقت فرودگاہ سے ایک موٹر بس پر روانہ ہوئے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد بس کے ایک پہیے میں پنکچر ہوگیا اور خادم و سامان اسٹیشن پر بروقت نہیں پہنچ سکے۔ آپ نے ہدایت فرمائی کہ خادم و سامان کو دوسری گاڑی سے جو بعد ظہر دہلی پہنچنے والی تھی روانہ کردیں۔

مدراس ایکسپریس دہلی اسٹیشن پر پہنچنے سے کافی وقت پہلے آپ کے جمال جہاں آراء کے دیدار و استقبال کے لئے روہتک اور دہلی کے تمام یاران طریقت اسٹیشن پر جمع ہوگئے۔ دہلی کے یار جناب حاجی امانت اللہ صاحب تھوڑا سا پلاؤ زردہ چند پراٹھے اور کباب اور ایک بڑے جگ میں ٹھنڈا پانی ساتھ لائے تھے کہ حضور اور حضور کے رفقائے سفر کوئی دو چار ہوں تو ان کی تواضع کریں۔ حاجی امانت اللہ صاحب توشہ لائے ہوئے برتنوں کے جہاں حضور ٹھہریں گے وہاں لے چلیں گے۔

حضور نے اپنے مخلص یار کے قلب کا کشف فرما کر اور اپنے تصرف مبارک سے گاڑی کو ایسا ٹھہرایا کہ آپ کا ڈبہ جناب امانت اللہ صاحب کے روبرو ٹھہرا۔ حضور کے گاڑی سے اترتے ہی جناب امانت اللہ صاحب قدمبوس ہوئے اور عرض کیا کہ حضور اور رفقا سفر کے لئے آپ کی خادمہ (میری بیوی) نے کچھ تازہ توشہ تیار کیا ہے جو میں ساتھ لایا ہوں۔ آپ نے برتنوں پر نظر فرمائی اور فرمایا کہ "کوئی کپڑا ہو تو بچھاؤ کہ یہیں ایک لقمہ کھاؤں حاجی بوٹا (خادم) پیچھے رہ گیا ہے وہ ساتھ ہوتا تو ڈبے میں ناشتہ کراتا اور

Marfat.com

چائے بھی پلاتا۔ اب تو میں بھوکا پیاسا ہوں۔" جناب امانت اللہ صاحب چادر بچھا رہے تھے کہ ہم یاران روہتک و دہلی دوسرے ڈبوں میں حضور کو ڈھونڈتے ہوئے آپہنچے اور قدم بوس ہوئے۔ دستر خوان بچھاتے ہی آپ نے فرمایا۔

"بھئی۔ سب بیٹھو اور کھاؤ" سب اپنے اپنے رومال بچھا کر آرام سے بیٹھ گئے اور ایک ایک رکابی میں پانچ سات آدمی کھانے لگے۔ توشہ کے برتنوں کے سائز سے ظاہر تھا کہ کھانا زیادہ سے زیادہ دس آدمیوں کے لئے تھا مگر حضور کی توجہ مبارک سے اتنی برکت ہوئی کہ ہم پچاس ساٹھ یاران نے سیر ہو کر کھایا۔ فراغت طعام کے بعد حضور نے امانت اللہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ "کچھ طعام بچا ہوا ہے" انہوں نے عرض کیا "حضور ابھی بہت بچا ہوا ہے" آپ نے فرمایا کہ "گھر والوں کے لئے لے جاؤ۔" اور اسٹیشن سے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ امام طریقت خواجہ خواجگان حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کی درگاہ پر زیارت و نماز ظہر و عصر کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ بعد نماز عصر شام کی گاڑی سے علی پور شریف کے لئے روانہ ہوئے بعد ظہر خادم حاجی بوٹا صاحب اور آپ کے رفقاء سفر و میزبان آگرہ حضرات قادری صاحب و فریدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ دہلی پہنچ کر حاضر خدمت اقدس ہوئے تھے اور شام کی گاڑی سے آپ کی روانگی تک آپ کی خدمت ہی میں حاضر رہے۔ یاران روہتک آپ ہی کی گاڑی میں روہتک تک واپس ہوئے۔ جہاں دوسرے یاران روہتک اسٹیشن پر زیارت و قدم بوسی کے لئے حاضر تھے۔ سب نے قدم بوس ہو کر۔

بہ وطن رفتنت مبارک باد
بہ سلامت روی و باز آئی

عرض کرتے ہوئے آپ سے رخصت لی۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۵۵ : سوار کو جمعدار بنادیا

جمعدار قاسم علی خاں صاحب ساکن موضع نگانہ ضلع روہتک نے بیان کیا کہ میں ایک فوجی رسالہ میں سوار تھا ۱۹۱۳ء میں میرا رسالہ سیالکوٹ چھاؤنی میں تھا۔ ان دنوں ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سیالکوٹ رونق افروز ہوئے۔ میں آپ کی شہرت سے واقف تھا۔ حاضر خدمت اقدس ہوا۔ بیعت سے مشرف ہو کر داخل سلسلہ ہوا۔ جب کبھی میں حاضر خدمت ہوتا تو حضور شفقت سے مجھے نزدیک بٹھانے کے لئے "آیئے جمعدار صاحب" کے الفاظ سے خطاب فرماتے میں عرض کرتا کہ حضور میں تو محض ایک سوار ہوں۔

حضور فرماتے کہ "رب کو کرتے کیا دیر لگتی ہے۔" اس کے بعد ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں اپنے رسالہ کے ساتھ فرانس چلا گیا۔ حضور نے مجھے ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا "آپ کو فلاں تاریخ سے جمعدار ہونا مبارک ہو۔" یہ پڑھ کر میں بڑا حیران ہوا کہ ایک تو میں ناخواندہ جمعدار ہونے کا اہل نہیں پھر تاریخ مذکورہ کو گزرے ہوئے چھ ماہ ہو چکے ہیں اور ابھی تک اطلاع بھی نہیں اسی گومگو میں تھا کہ میرے جمعدار بننے کا آرڈر آگیا کہ فلاں سابق تاریخ سے آپ کو جمعدار بنایا گیا ہے اور یہ تاریخ وہی تھی جو حضور نے تحریر فرمائی تھی اور مجھے گزشتہ چھ ماہ کی تنخواہ بھی مل گئی۔

کرامت نمبر ۵۶ : معزول ملازم کو مستقل ملازمت معہ ترقی دلوائی

جناب مولوی قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہاٹی راوی ہیں کہ ہمارے محترم پیر بھائی جناب حاجی عبدالعزیز خان صاحب .... سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ تھے ملازمت کے شروع ایام میں ایک وقت ان کی آسامی تخفیف میں آگئی۔ انہوں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو جو اس وقت دکن میں ساڑھے تین ہزار میل دور

Marfat.com

تشریف فرماتھے۔ بذریعہ تار مطلع کیا۔ جواب بذریعہ تار موصول ہوا "ترقی مبارک ہو" چنانچہ چند ہی دن کے اندر انہیں مستقل آسامی زیادہ تنخواہ کی دی گئی۔

کرامت نمبر ۵۷ : معطل افسر کو دوبارہ ملازمت اور پوری تنخواہ دلوائی

جناب غلام جیلانی صاحب کلیم حیدر آبادی مہاجر سیالکوٹ نے بیان کیا کہ ہمارے برادر طریقت جناب نور احمد خان صاحب ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ بورڈ نواب شاہ (سندھ) ۱۹۳۹ء کے اواخر میں وزیر اعظم سندھ کے حکم سے معطل کر دیئے گئے۔ خاں صاحب کا کوئی جرم نہیں تھا مگر وزیر اعظم نے اس ذاتی عناد کے بنا پر کہ خان صاحب نے انتخابات اسمبلی میں وزیر اعظم کی مخالفت کی تھی۔ معطلی کا حکم ایک بے بنیاد الزام پر صادر کیا تھا ۔ قریب تین سال معطل رہے ۱۹۴۲ء میں سالانہ عرس شریف کے موقع پر حاضر دربار ہوئے اور حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے قریب تین سال سے معطل رہنے کا دردناک بیان سنایا اور دعا کے لئے استدعا کی۔ حضور رحمتہ اللہ علیہ متاثر ہوئے اور اپنے سینہ مبارک پر دست مبارک مارتے ہوئے فرمایا۔

"خان صاحب جاؤ۔ تمہاری نوکری اور تمہاری تنخواہ ہمارے ذمہ"

خان صاحب مطمئن ہو کر نواب شاہ واپس ہوئے۔ چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ خان صاحب کو اپنے عہدہ پر بحال کئے جانے اور مدت معطلی کی پوری تنخواہ دیئے جانے کا حکم ہو گیا۔

کرامت نمبر ۵۸ : لیفٹیننٹ کے عہدہ سے سبکدوش کو دوبارہ کپتان کے عہدہ پر مامور کروایا

جناب غلام جیلانی صاحب کلیم جماعتی مہاجر سیالکوٹ راوی ہیں کہ یار طریقت

Marfat.com

جناب علی گوہر صاحب لیفٹیننٹ کے عہدے سے سبکدوش ہو کر پریشان رہنے لگے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور دعا کروائی۔ حضور اقدس نے دعا کرنے کے بعد فراخی اور ترقی کی خوش خبری دی۔ چند ہی دن بعد انہیں ترقی دے کر کپتان کے عہدہ پر دوبارہ مامور کر لیا گیا اور جتنی مدت وہ فارغ رہے تھے۔ اس مدت کی تنخواہ بھی دی گئی۔ اب کپتان علی گوہر صاحب اپنے عہدے پر مامور ہیں۔

پیشنگوئیاں

کرامت نمبر ۵۹ : مدینہ منورہ میں وفات کی پیشنگوئی

ستمبر ۱۹۴۶ء میں چھ صاحبزادگان و ستر یاران طریقت کا قافلہ حج کے لئے کراچی سے اسلامی جہاز سے روانہ ہوا۔ نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں بھی اس قافلہ میں شامل تھا' اس قافلہ کو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی امارت میں سفر حج و زیارت کرنا تھا مگر شو مئی قسمت سے حضور جو پہلے سے بیمار تھے کراچی پہنچتے ہی سخت بیمار ہو گئے۔ ہیلتھ افسر نے آپ کو ایسی حالت میں سفر کرنے سے روک دیا۔

قافلہ جہاز اسلامی سے روانہ ہونے تک آپ ایک ہفتہ کراچی بستر علالت پر لیٹے رہے۔ اسی جہاز سے کراچی سے روانہ ہونے کے لئے بنگلور ریاست میسور کے بعض حاجی صاحبان بھی آئے تھے۔ ان میں بنگلور کی میوہ منڈی کے بڑے سوداگر جناب عبدالستار حسین صاحب اور ان کی والدہ بھی تھیں جناب عبداللہ حسین صاحب نے نیاز مند بخشی سے کہا کہ ان کا تعارف حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ سے کرائے کہ وہ عرض کریں گے کہ ان کی والدہ حضور سے بیعت کی متمنی ہیں۔ نیاز مند نے تعارف کروایا اور ان کی والدہ کی تمنا بھی عرض کی۔

Marfat.com

حضور بستر علالت پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے جواب میں فوراً یہ شعر پڑھا۔

زہے نصیب جو جاکر بسیں مدینے میں
زہے نصیب جو جاکر مریں مدینے میں

اور کچھ نہ فرمایا خاموش آنکھیں بند کئے لیٹے رہے۔ نیاز مند بخشی کے دل پر جو اثر ہوا وہ بیان سے بعید ہے۔ حضور نے بحالت کمزوری پست آواز سے پڑھا تھا۔ نیاز مند قریب تر تھا اور عبداللہ حسین صاحب ذرا سا دور۔ دل میں کہا یا اللہ یہ عبداللہ حسین صاحب جو ہمارے لئے غیر ہیں۔ یعنی برادر طریقت نہیں ہیں۔ انہوں نے نہ سن لیا ہو اور اگر سن لیا ہو تو ان کے دل پر کیا اثر ہوا ہوگا۔ ایک دو منٹ بعد نیاز مند عبداللہ صاحب کو اشارے سے باہر لے گیا اور کہا کہ اب حضور بیمار ہیں۔ ذرا مزاج اچھا ہوتے ہی آپ کی والدہ صاحبہ کو بیعت کرادیا جائے گا۔ جدہ سے ہمارا قافلہ پہلے مدینہ منورہ روانہ ہوا اور عبداللہ حسین صاحب اور ان کی والدہ جو بیمار ہوگئی تھیں وہ بھی پہلے مدینہ منورہ آئے.... مدینہ منورہ میں قیام کے گیارہویں دن کہ ۱۸ اکتوبر یوم جمعہ تھا بعد نماز جمعہ مکہ مکرمہ روانہ ہونے کے لئے عبداللہ حسین صاحب نے ایک دن قبل انتظام کر لیا تھا مگر

ما در چہ خیالیم و فلک درچہ خیال

جمعہ کی رات میں عین اس وقت جب مسجد نبوی علی صاحبہا الوف التحیاہ والصلوٰۃ والسلام سے تہجد کی اذان ہو رہی تھی مائی صاحبہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط نماز جمعہ سے دو گھنٹے قبل جنۃ البقیع میں تدفین ہوئی۔ نیاز مند بخشی جب تعزیت اور شرکت جنازہ کے لئے گیا تو جناب عبداللہ حسین صاحب نے کہا کہ "آپ کے پیرو مرشد واقعی بڑے بزرگ اور ولی ہیں۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی انہوں نے پیشگوئی فرمائی جو آج سچی ثابت ہوئی" نیاز مند بخشی نے کہا کہ "حضور کے الفاظ سن کر میرا دل کھٹکا تھا اور یہ اندیشہ بھی ہوا کہیں آپ نے بھی جو ذرا دور بیٹھے تھے اگر سن لیا ہو

Marfat.com

تو یار خاطر نہ ہوا ہو۔" انہوں نے کہا کہ میں نے وہ الفاظ صاف سنے تھے اور حیران تھا کہ کیوں ایسی بات فرمائی۔ اب مجھے اپنی والدہ کی جدائی کے ساتھ یہ تسکین بھی ہے کہ وہ جنت البقیع مدینہ منورہ میں مقام حاصل کرکے جنتی ہوگئی ہیں۔

کرامت نمبر ۶۰ : لڑکا تولد ہونے کی پیشگوئی

ہمارے قدیم و مخلص یار طریقت مستری محمد یوسف صاحب کوہاٹی کا بیان ہے کہ میری شادی ہوئے تین سال گزر گئے تھے اور اولاد نہیں ہوئی تھی۔ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کوہاٹ میں میرے گھر رونق بخش ہوئے۔ میری والدہ صاحبہ کو اولاد کی بڑی فکر تھی۔ جب والدہ صاحبہ اور اہلیہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں تو حضور نے خود ہی دریافت فرمایا کہ "مستری یوسف کے کوئی بچہ بچی ہے؟" والدہ صاحبہ نے عرض کیا کہ شادی کو تین سال ہوگئے ابھی تک کچھ نہیں ہوا حضور نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد فرمایا کہ "انشاءاللہ لڑکا ہوگا اور اس کا نام محمد افضل رکھنا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا محمد افضل اب تک صحیح سلامت موجود ہے پھر اور دو لڑکے ہوئے ان کے نام بھی حضور ہی نے تحریر فرمائے۔ حضور کے کرم سے سب زندہ سلامت ہیں۔

کرامت نمبر ۶۱ : مرزا قادیانی کا کیفر کردار کو پہنچنا

حضرت مولوی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہاٹی نے تحریر فرمایا کہ ۱۹۰۸ء میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ دکن کے سفر سے واپس تشریف لائے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ بابا جی صاحب چوراہی رحمتہ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے کہ لاہور سے ایک وفد حاضر ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی لاہور آیا ہوا ہے اور فتنہ برپا کر رکھا ہے۔ حضور تشریف لے چلیں اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے گئے۔ احمدیہ بلڈنگ کے پاس مرزائیوں کے جلسے ہوتے تھے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بیرون موچی دروازہ جلسے شروع

Marfat.com

فرما دیئے اور اعلان فرمایا کہ اگر مرزا کے پاس کوئی دلائل ہوں تو سامنے آئے ہم اس دفعہ آخری فیصلہ کر کے جائیں گے۔

مرزا یا مرزائیوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ تب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے مرزا کو بلایا لیکن وہ مقابلہ میں نہیں آیا۔ میری عادت پیشگوئی کرنے کی نہیں البتہ ایک مرتبہ عبدالکریم سیالکوٹی کے متعلق پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہوئی۔ اب اعلان کرتا ہوں کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کیفر کردار کو پہنچ جائے گا۔ چنانچہ ۲۴ گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ مرزا کو ہیضہ ہوا اور نجاست کا قدرتی راستہ بند ہو گیا اور غلاظت منہ کے راستے سے نکلتی رہی بہت علاج کئے لیکن سیف نقشبندی چل چکی تھی اب کیسے جانبر ہو سکتا تھا اسی حالت میں وہ فوت ہو گیا اور حضور قبلہ عالم کامیاب ہو کر لوٹے۔

کرامت نمبر ۶۲ : دو مقدموں میں تاریخ فیصلہ عدالت سے دو ہفتے پیشتر آپ نے صحیح فیصلہ سنا دیا

ذاکر علی صاحب صدیقی روہتکی نے جو طول بیان اوپر مذکورہ کرامت نمبر ۳۴ میں فرمایا ہے۔ ذیل کا بیان اس کرامت کی آخری کڑی ہے۔

فرمایا کہ حضرت والد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال سے چھ ماہ بعد حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ جنوری ۱۹۲۱ء میں ریاست دوجانہ کے موضع کھیڑی نانگل میں تشریف لائے جہاں میں اور میری بڑی ہمشیرہ صوفیہ باندی صاحبہ اور حضرت قاضی حفیظ الدین صاحب حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے آپ بے حد خوش ہوئے اور اس قدر لطف و کرم فرمایا کہ جس کے اظہار سے قلم عاجز ہے۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ روہتک تشریف لانے کے لئے دیہاتی علاقہ میں دورہ فرماتے ہوئے ۱۰ فروری ۱۹۲۱ء کو روہتک تشریف لائے اور قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر مجھ سے فرمایا کہ "حافظ صاحب کا مزار پختہ بنادو" میں نے عرض کیا کہ جناب "ابھی عدالت میں دو مقدمے چل رہے ہیں۔ ان سے فارغ ہو کر انشاءاللہ بنوا دوں گا۔" آپ نے فرمایا "مقدمات فتح ہو گئے" میں نے اس خیال سے کہ شاید حضور سمجھے نہیں عرض کیا کہ حضور ابھی تو مقدمات کی تاریخیں لگی ہوئی ہیں۔ آپ نے فرمایا "وہ ہو گئے۔" میں نے پھر عرض کیا "کہ ایک مقدمہ کی تاریخ ۱۷ فروری ہے اور دوسرے مقدمے کی تاریخ ۲۶ فروری ہے" حضور نے تیسری مرتبہ پر زور لہجے میں فرمایا۔ "وہ ہو گئے" میں خاموش ہو گیا۔

چنانچہ دونوں مقدموں کا فیصلہ حضور کے فرمان کے مطابق ہمارے حق میں ہو گیا۔ پھر حضرت قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مزار بھی پختہ بن گیا۔

کرامت نمبر ۶۳ : عدالتی فیصلہ اپنے یار کے حق میں کروایا

ایک مرتبہ عرس شریف کے ایام میں علی پور شریف میں جناب ملک عبدالحق صاحب بٹالوی ایم اے بیرسٹرایٹ لا نے مندرجہ ذیل واقعہ سنایا۔

(نوٹ :۔ ملک عبدالحق صاحب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کرامت کی زندہ تصویر تھے۔ بارہ سال لندن میں تعلیم پائی ایم اے اور بیرسٹری کے امتحان دیئے داڑھی مونچھ چٹ صفا رکھتے تھے سوٹ بوٹ صلیبی شکل کی نکٹائی سے آراستہ رہتے تھے تقدیر لے آئی ان کو حضور کی خدمت میں یکلخت پختہ سالک صوفی بن گئے۔ داڑھی مونچھ نکل آئے لباس کرتا پاجامہ عمامہ ہو گیا تسبیح بہ دست ہمیشہ ذکر الٰہی میں رہتے تھے اور پیشہ وکالت کو لات ماردی۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بیرسٹر ملک صاحب نے فرمایا کہ امرتسر کے ایک موضع میں دو فریقوں کے درمیان

Marfat.com

تقسیم وراثت کا مقدمہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں چل رہا تھا اور فیصلے کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ فریقین مقدمہ میں سے ایک فریق تقسیم وراثت چونڈہ ونڈ چاہتا تھا وہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کا غلام تھا۔ اس نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مقدمہ کی کیفیت بیان کی۔ حضور نے دریافت فرمایا جج کون ہے اس نے عرض کیا کہ ایک دیسی عیسائی ہے ۔ حضور نے فرمایا تم عبدالحق بیرسٹر بٹالوی کو جانتے ہو ان کو یہاں بھیج دو۔

اس نے آکر مجھ سے کہا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے جج کے متعلق پوچھا کیا تم اسے جانتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اور وہ لندن میں ساتھ پڑھتے رہے اور گیارہ سال تک لندن میں ساتھ رہے لیکن اب تو اس سے ملے ہوئے تیرہ چودہ برس ہو گئے ہیں اور حضور کا غلام ہونے کے بعد میری صورت اور لباس بھی بدل گئے ہیں اور اب وہ مجھے پہچانے گا بھی نہیں۔

حضور نے فرمایا تم جاؤ اور اسے یہ پیغام پہنچا دو کہ "فیصلہ فلاں فریق کے حق میں کر دے اور ہو گا بھی یہی۔" میں حضور سے رخصت ہو کر امرتسر آیا اور جج کی کوٹھی پر گیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے داڑھی کرتے اور تہمند میں دیکھ کر پہچانے گا نہیں۔ میں نے چٹ اندر بھیجی وہ فوراً باہر آیا اور مجھے پہچان کر مجھ سے لپٹ گیا اور کہنے لگا تم کہاں اور یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔

میں نے کہا مجھے میرے پیر صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ "فلاں مقدمے میں فلاں فریق کے حق میں کر دو اور ہو گا بھی یہی" اس نے کہا کہ میں فیصلہ لکھنے کے لئے اسی مقدمے کی مسل پڑھ رہا تھا۔ آپ کے پیر صاحب نے جس فریق کے حق میں فیصلہ کرنے کے لئے فرمایا ہے مسل میں اس کے حق میں مجھے ایک نکتہ بھی نظر نہیں آتا ویسے آپ بھی بیرسٹر ہیں مسل دیکھ کر فیصلہ لکھ دیں میں دستخط کر دوں گا میں نے کہا میرا کام تو صرف پیر صاحب کا پیغام پہنچانا تھا آگے آپ جانیئے اور آپ کا کام اب مجھے اجازت دیجئے۔ اس نے کہا میں تو اب آپ کو جانے نہیں دوں گا۔ آج رات یہیں

Marfat.com

ٹھہرنا ہوگا۔ میں نے کہا میرا مسلک اب کچھ اور ہے۔ وہ سمجھ گیا اور کہا کہ میرا باورچی مسلمان ہے آپ اپنی طبیعت کے مطابق اس سے انتظام کرالیں اس نے باورچی کو بلایا میں نے باورچی سے کہا کہ برتنوں کو خوب صاف کر کے چائے میرے لئے علیحدہ پکانا اور اپنے صاحب کے لئے علیحدہ اسی طرح سے کھانا بھی علیحدہ پکانا باورچی نے کہا صاحب میں سمجھ گیا۔ آپ پورا اطمینان رکھیں۔ جج نے ایک کمرہ میں میرے قیام کا انتظام کردیا باورچی نے میرے کمرہ میں ایک سجادہ بھی رکھ دیا۔ ہم دونوں نے چائے پی پھر میں نے اپنے کمرے میں عصر و مغرب کی نماز ادا کی اس کے بعد ہم دونوں نے کھانا کھایا اور عشاء تک باتیں کرتے رہے اس کے بعد میں نے آرام کرنے کے لئے اجازت لی اور کمرے میں آکر عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ دو بجے اٹھ کر نفل پڑھنے لگا۔ نفلوں کے دوران دو تین مرتبہ مجھے کمرے میں جج صاحب کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی جب میں نفلوں سے فارغ ہوا تو وہ پھر آیا اور مجھے اپنے کمرے میں لے جا کر کہا کہ واقعی آپ کے پیر صاحب بہت بزرگ ہیں میں نے چار مرتبہ فیصلہ لکھا اور ہر مرتبہ ایسا ہوا کہ تمام فیصلہ آپ کے پیر صاحب کے فریق کے خلاف لکھتا چلا گیا اور آخر میں ڈگری اس کے حق میں کردی۔ بعد میں خیال آیا کہ فیصلہ اس کے حق میں لکھا اور ڈگری اس کے حق میں کردی یہ کہہ کر فیصلہ پھاڑ ڈالا۔ اس طرح چار مرتبہ فیصلہ پھاڑنا پڑا اس کے بعد پھر مسل کو بغور پڑھا تو آپ کے پیر صاحب کے حق میں تمام پوائنٹ (قانونی نکتے) نظر آگئے اور یہ آخری فیصلہ اسی فریق کے حق میں لکھا ہے۔ آپ بھی پڑھ لیں۔ میں نے پڑھا اور کہا بالکل ٹھیک ہے صبح کو ناشتے کے بعد وہاں سے رخصت ہوا اور حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کیا حضور نے مسکرا کر فرمایا۔ الحمد اللہ الحمد اللہ الحمد اللہ۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۶۴ : پیاز کی فصل میں زیادہ نفع ہونا

حضرت مولوی قاضی محمد فاضل صاحب نے ہمارے پرانے اور نہایت مخلص یار طریقت صحبت خان صاحب کی یہ روایت بیان کی ہے۔

صحبت خاں صاحب مرحوم نے کہا کہ جب میں نیا داخل سلسلہ ہوا ان دنوں تھوڑی سی زمین تھی اور کاشتکاری کرتا تھا۔ ان ہی دنوں میں جب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کوہاٹ تشریف لائے تو میں حاضر خدمت ہونے فرودگاہ اقدس پر آیا۔ حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ کسی دعوت میں تشریف لے گئے تھے۔ میں بھی ادھر چلا اور کچھ دور پر دیکھا کہ حضور اقدس تشریف لا رہے ہیں۔

میرے دل میں خیال آیا کہ میں نیا داخل شدہ ہوں معلوم نہیں مجھے پہچانتے بھی ہیں یا نہیں۔ جب قریب پہنچا اور سلام عرض کیا اور دست بوس ہوا تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور باتیں شروع فرمائیں فرمایا کیا کام کرتے ہو کتنی زمین ہے کتنی آمدنی ہوتی ہے وغیرہ میں جواب دیتا رہا اسی طرح چلتے ہوئے بابو غلام حسین صاحب کے مکان پر پہنچ گئے۔ جہاں حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ کا قیام مبارک تھا۔ مجھے فرمایا پانی لاؤ وضو کراؤ میں پانی لے آیا۔

فرمایا اس دفعہ اپنی اراضی میں پیاز لگاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ پیاز کے لئے پنیری کی ضرورت ہوتی ہے اور پنیری موجود نہیں اور اس کے لگانے کا وقت گزر چکا ہے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ باتیں کر رہے ہیں اور میں دل میں شرمسار ہو رہا ہوں کہ میں نے کیا خیال کیا تھا اور یہاں کیا ہو رہا ہے اپنے خیال پر پشیماں و نادم ہو رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ سلسلہ گفتگو ختم ہو فرمایا پنیری کسی سے خرید لو۔ میں نے عرض کیا میں غریب آدمی ہوں اس قدر رقم میرے پاس نہیں کہ میں پنیری خرید سکوں۔ فرمایا زید گل سے (ایک پیر بھائی) پوچھو کہ تمہاری اراضی پر کتنی پنیری خرچ ہوتی ہے اور اس پر کیا لاگت آتی ہے اور چپکے سے آکر مجھے بتا دینا میں تمہیں روپے دیدوں گا۔ اب میں جان چھڑانا چاہتا ہوں۔ طرح طرح کے بہانے پیش کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا لوگ وہاں چوری

Marfat.com

کرتے ہیں۔ فرمایا میں تمہارا چوکیدار ہوں گا۔ میں نے عرض کیا پانی کی بھی کمی ہے۔ فرمایا کھیت کے سیراب کرنے کا میں ذمہ دار ہوں گا۔ جب میں نے دیکھا کہ اب کوئی چارہ نہیں خاموش ہوگیا اور پھر کوشش یہ کی کہ جب تک حضور والا شان اس وقت کوہاٹ میں تشریف فرماہیں میں سامنے نہ آؤں۔ میں نے افسوس یہ بھی خیال نہ کیا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے اس قدر اصرار کا کچھ تو مطلب ہوگا' میں نے کوئی پرواہ نہ کی اور پیاز کاشت نہ کی۔ جب فصل کا وقت آیا تو معلوم ہوا کہ حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ کی نظر بصیرت مبارک کہاں تک کام کر رہی تھی۔ تمام دوسرے علاقہ میں جہاں بھی پیاز تھا اسے کوئی بیماری لگ گئی اور سب خراب ہوگیا۔ صرف ہمارے رقبہ میں پیاز سالم رہا نہ کوئی چوری ہوئی نہ پانی کی قلت ہوئی۔ جن لوگوں نے پیاز بویا تھا خوب نفع اٹھایا۔ مجھے اس وقت بہت افسوس ہوا کہ کیوں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کے ارادہ کو نہ سمجھا اور کیوں پیاز نہ بویا۔

کرامت نمبر ۶۵ : عدالتی مقدمے میں "راضی نامہ" کی پیشنگوئی

ذاکر علی صاحب صدیقی روہتکی راوی ہیں کہ خاص شہر روہتک میں مسلمانوں کے محلوں میں سے دو محلے بنی اسرائیل اور سلارہ بھی تھے محلہ سلارہ سے ملحق جولاہوں کی آبادی تھی۔ ان دو محلوں کے درمیان ایک چوک تھا جو گزرگاہ عام تھا۔ چونکہ اس چوک پر جولاہوں کے مکان کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور وہ اس میں اپنی تانیاں بھی لگاتے تھے۔ اس لئے یہ میدان چوک جولاہاں کے نام سے مشہور تھا ۱۸۴۵ء میں ایک شخص نے جولاہوں کی حرص میں اپنے مکان کا دروازہ اس چوک میں کھول لیا تھا۔ جولاہوں نے اس کے خلاف مقدمہ دائر کردیا اور کامیاب ہوگئے۔ اس واقع کے تقریباً سو سال بعد ایک شخص حاجی غلام مصطفیٰ صاحب نے اپنے مکان کا دروازہ اس چوک میں کھول

Marfat.com

لیا۔ جولاہوں نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا اور پہلی عدالت سے کامیاب ہو گئے۔ غلام مصطفیٰ صاحب نے سیشن کی عدالت میں اپیل کی اور جیت گئے۔ جولاہوں نے سیشن جج کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل داخل کی۔

چونکہ قانون زیادہ تر جولاہوں کے حق میں تھا اس لئے غلام مصطفیٰ صاحب کو پریشانی لاحق ہوئی۔ ان دنوں میں تحصیل سونی پت میں تعینات تھا۔ اتفاق سے غلام مصطفیٰ صاحب بھی تبدیل ہو کر وہاں آ گئے۔ وہ مدرسے میں میرے ہم جماعت تھے اور ان سے گہرے دوستانہ مراسم بھی تھے۔ انہوں نے مجھ سے اپنی پریشانی بیان کی۔

میں نے کہا میں نے رخصت لے لی ہے اور عرس شریف کی شرکت کے لئے علی پور جا رہا ہوں۔ آپ بھی رخصت لے کر چلئے وہاں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کریں گے اور دعا کرائیں گے۔ چنانچہ ہم دونوں علی پور شریف حاضر ہو گئے عرس شریف کے کچھ دن بعد میں نے رسالدار محمد یٰسین خان صاحب کانپوری سے کہا کہ میرے ساتھی حضرت قبلہ قاضی حفیظ الدین صاحب کے عزیز ہیں۔ جولاہوں سے ان کا مقدمہ ہے۔ اب جولاہوں نے ان کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل داخل کی ہے۔ آپ ان کے واسطے سے دعا کروا دیجئے۔ رسالدار صاحب حضور کے نہایت مخلص غلام تھے۔ انہوں نے اسی وقت تمام واقعات حضور کی حدمت میں عرض کر کے دعا کے واسطے گزارش کی۔ حضور نے حاضرین سے فرماتے ہوئے۔

"بھئی۔ سب دعا مانگو" ان کے لئے دعا فرمائی۔ داروغہ اللہ بخش صاحب قصوری میرے پیچھے بیٹھے تھے انہوں نے میرے کان میں کہا کہ حضور کی زبان مبارک سے فتح کا لفظ نہیں نکلا آپ دوبارہ عرض کریں کہ حضور فتح فرما دیجئے۔ میں نے یہی بات رسالدار صاحب سے کہہ دی۔ رسالدار صاحب نے حضور کی خدمت اقدس میں دوبارہ عرض کیا حضور نے حافظ نور محمد صاحب۔ روہتکی سب انسپکٹر پولیس جو جولاہاں روہتک کے معزز فرد اور حضور کے مخلص غلام تھے کے متعلق پوچھا کہ انہوں نے مصالحت کی

Marfat.com

کوشش نہیں کی عرض کیا کہ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے حضور نے یہ فرما کر "ذاکر علی۔ کیا راضی نامہ نہیں ہو سکتا" دوبارہ دعا فرمائی۔ غلام مصطفیٰ صاحب نے مجھ سے کہا کہ حضور کی زبان مبارک سے اب بھی فتح کا لفظ نہیں نکلا ۔ میں نے کہا اب خاموش رہو تمہارا کام ہو گیا۔

اسی قیام میں غلام مصطفیٰ صاحب داخل سلسلہ ہو گئے۔ تین چار دن کے بعد ہم دونوں رخصت ہو کر سونی پت آ گئے۔ تھوڑے دنوں کے بعد ہائی کورٹ میں مقدمہ پیش ہوا۔ جج نے مدعیوں کے وکیل سے کہا۔ مدعا علیہ کا دروازہ کھلنے سے تمہارا کیا نقصان ہے ۔ اس نے سو سال پہلے کا فیصلہ پیش کر کے کہا کہ میرے موکل اس چوک میں تانیاں لگاتے ہیں اور جب ہی سے اس پر ان کا قبضہ ہے۔ جج نے کہا سو سال میں زمانہ بہت بدل گیا ہے۔ تمہارے موکل بدستور تانیاں تیار کرتے رہیں انہیں کوئی منع نہیں کر سکتا۔ پھر مدعا علیہ کے وکیل سے کہا کہ تمہارا موکل ان کے کام میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ دونوں وکیل رضامند ہو گئے جج نے فیصلہ لکھ کر سنایا کہ فریقین میں باہمی راضی نامہ ہو گیا کہ جولاہے چوک میں بدستور اپنا کام کرتے رہیں گے اور غلام مصطفیٰ اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کرے گا اور جولاہے اس کو راستہ استعمال کرنے سے نہیں روکیں گے۔ (الغرض حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اس مقدمہ میں پیشگی دیکھ لیا تھا کہ راضی نامہ سے فیصلہ ہو گا)

زیارت حضور رسول کریم علیہ افضل التحیاۃ والصلوۃ والتسلیم

(یہ حقیقت ہے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کو زیارت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف متعدد بار حاصل ہوا ہے مگر آپ اس کا تذکرہ نہیں فرماتے تھے۔ ذیل میں جس زیارت مبارک کا ذکر ہے۔ اس میں حضور سرور عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص ارشاد مبارک کی تعمیل آپ پر فرض تھی اور اس کو نہایت ادب و

Marfat.com

نہایت تعجیل سے جو آپ نے ادا کیا تو اس زیارت مبارک کا حال سب پر منکشف ہوا۔

کرامت نمبر۴۶ : حضرت مولوی خیر المبین قطب حیدر آباد کو سلام

حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے خادم حاجی عبداللہ صاحب امرتسری نے بیان کیا کہ ایک سفر حجاز میں حضور قدس سرہ مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت مواجہہ شریف کے سامنے صبح کے وقت سلام و دعا عرض کر رہے تھے تو حضور سراپا نور تاجدار کونین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کا شرف حاصل ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ :

"مولوی خیر المبین صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارا سلام پہنچادو۔" حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے رخصت ہو کر مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے اور مناسک حج ادا کر کے فوراً پہلے جہاز سے بمبئی تشریف لے گئے۔

بمبئی پر جہاز سے اترے تو وہاں بہت سے یاران طریقت و سیٹھ صاحبان موٹر کاریں لے کر استقبال کے لئے حاضر تھے۔ حضور سب سے مل کر فوراً بندرگاہ کے پلیٹ فارم سے باہر تشریف فرما ہوئے۔ باہر آپ کے مریدوں کی موٹریں کھڑی تھیں اور جو موٹر کار سب سے آگے کھڑی تھی اس میں تشریف رکھ کر مالک کار سے فرمایا: حیدر آباد دکن کو ریل گاڑی جانے والے اسٹیشن پر چلو۔" مالک کار نے عرض کیا۔ "حضور اور بمبئی" آپ نے پھر فرمایا "اسٹیشن جلدی" کار کے مالک نے موٹر چلادی اور فوراً بمبئی کے بوری بندر نامی بڑے اسٹیشن پہنچ گئے۔ کار کے مالک کو سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ خریدنے بھیجا اور پلیٹ فارم پر پہنچے۔ گاڑی تیار تھی۔ آپ سوار ہو گئے تھوڑی ہی دیر میں گاڑی چلنے لگی۔ سیٹھ صاحب مالک کار نے چلتی گاڑی میں ٹکٹ پیش کیا اور پوچھا خادم کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا "کل حیدر آباد بھیج دو" حضور اس سے قبل کبھی حیدر آباد تشریف نہ لے گئے

Marfat.com

تھے۔ آپ حیدر آباد میں گاڑی سے اتر کر باہر تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی خیر المبین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو نہ جانتے تھے اور نہ اس سے قبل ملاقات ہوئی تھی۔ اسٹیشن کے باہر تانگے کھڑے تھے۔ حضور نے ایک تانگے والے سے فرمایا کیا مولوی خیر المبین صاحب کا گھر جانتے ہو؟" اس نے کہا "جی ہاں پتھر گٹی میں رہتے ہیں۔" تشریف رکھ کر مولوی صاحب کے مکان پر پہنچ گئے اور دروازہ پر دستک دی۔

ایک صاحب باہر آئے ان سے پوچھا "کیا مولوی صاحب گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟ اس نے کہا۔ "جی ہاں" حضور نے فرمایا ہمارا آدمی پیچھے رہ گیا ہے آپ تانگہ والے کو کرایہ دے دیجئے میں کل آپ کو ادا کروں گا تانگے والے نے یہ کہتے ہوئے "میں مولوی صاحب کا غلام ہوں۔ آپ ان کے بزرگ مہمان ہیں کرایہ نہیں لوں گا" چلدیا۔ حضور معا اندر تشریف لے گئے اور مولوی صاحب سے ملنے کے بعد فرمایا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینہ منورہ سے میری رخصت کے وقت ارشاد فرمایا کہ " مولوی خیر المبین صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارا سلام پہنچادو۔" یہ سنتے ہی مولوی صاحب پر وجد طاری ہوگیا اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور بہت دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اٹھ کر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے معانقہ کیا اور فرمایا "شاہ صاحب" آپ پیغام اقدس لائے ہیں آپ ہی اس کی تعبیر فرمایئے۔" حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا کہ "آج کل یہ دستور ہے کہ جب بڑے آدمی کسی چھوٹے آدمی کو بلاتے ہیں تو فرماتے ہیں فلاں شخص سے ہمارا سلام کہنا' لہٰذا اس کی تعبیر یہ ہے کہ دربار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ وسلم میں آپ کی طلبی ہے۔ آپ اگلے سال حج پر تشریف لے جائیں اس کے بعد چند دن حیدر آباد میں قیام فرما کر حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ بمبئی تشریف فرما ہوئے۔

نوٹ :۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ :

۱۔ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے سلام وداع کے وقت حضور سراپا نور سرور کائنات فخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے جمال جہاں

Marfat.com

آرا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پیغام مبارک اپنے کانوں سے جاگتی ہوئی دن کی حالت میں سنا۔

۲ ۔ حضور پر نور سید الانبیاء و المرسلین صلی اللہ علیہ و اعلی آلہ و صحبہ و سلم کے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل میں اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی انتہائی عجلت و بے تابی آں والاشان رحمتہ اللہ علیہ کے عاشق صادق ہونے پر دال ہے۔

۳ ۔ آنحضور پر نور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ و سلم کا اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کو (باوجود خاص حیدر آباد دکن کے دوسرے علما و مشائخ بھی اس سال حج پر آئے ہوئے تھے) اپنا خاص قاصد بنانا اور حضرت خیرالمبین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا باوجود خود قطب وقت ہونے کے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے تعبیر دریافت فرمانا اور حضور قبلہ عالم کا اپنی فراست سے سچی تعبیر بیان فرمانا حضور قبلہ عالم فداہ روحی کے "اخص الخواص" کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہونے کی واضح اور روشن دلیل ہے۔

۴ ۔ حضرت مولوی خیرالمبین صاحب رحمتہ اللہ کی ہستی بھی کس قدر بزرگ ہے کہ حضور سراپا نور تاجدار کونین صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو پیغام خاص بھیج کر طلب فرمایا۔

۵ ۔ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کا مرتبہ بہت عظیم الشان ہے اس لئے کہ اخص الخواص کا مرتبہ بہت ہی بلند ہوتا ہے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۶۷ : حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ

کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ وضو کرا رہے ہیں

حضرت مولوی حاجی اللہ ودھایا صاحب منیجر اسلامیہ اسکول سیالکوٹ و خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی حیات مبارک میں ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ حضور پر نور تاجدار کونین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہے ہیں۔ مجھے محسوس ہوا کہ وہ وضو نماز عصر کے لئے تھا میں نے اگلے دن حاضر خدمت اقدس ہو کر یہ اپنا خواب سنایا۔ خواب سن کر فرمانے لگے کہ "حاجی صاحب مبارک! مبارک! مبارک!" تین دفعہ مبارک فرما کر پھر فرمایا "عصر کا وقت نہیں تھا وہ ظہر کا وقت تھا۔

(اس سے معلوم ہوا کہ آپ بہ باطن ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھے)

کرامت نمبر ۶۸ : حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ پر

حضور پر انور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت

حضرت حاجی مولوی اللہ ودہایا صاحب موصوف اپنا ایک دوسرا خواب بیان فرماتے ہیں کہ ایک جگہ مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم تھی۔ حضور پر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم رونق افروز تھے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ عالم بھی حاضر تھے اور بلحاظ ادب ذرا دور تشریف فرما تھے۔ حضور سرور عالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وہاں سے اٹھا کر اپنے پاس بٹھالیا۔

Marfat.com

کرامت نمبر۶۹ : مسجد النبی

(علی صاحبہا الوف التحیہ و الصلوۃ و السلام) میں

ایک یار کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف بخشوایا۔

ذاکر علی صاحب صدیقی رو ہتکی راوی ہیں کہ روہتک محلہ قلعہ میں ہمارے ایک رشتہ دار شیخ رشید الدین صاحب رہتے تھے وہ محکمہ نہر میں ہیڈ منشی تھے۔ شیخ صاحب پنشن لینے کے بعد جب حج کے لئے گئے تو مدینہ منورہ میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کی اور داخلہ سلسلہ ہوئے ایک دن میں نے ان سے درخواست کی کہ اپنے مرید ہونے کا حال بھی اور حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی کوئی کرامت حرمین شریفین میں دیکھی ہو تو مجھے سنائیں۔ انہوں نے حسرت سے ٹھنڈا سانس بھرا اور آبدیدہ ہو گئے۔ جیسے کہ کوئی خاص واقعہ یاد آگیا ہو۔ میرا شوق بڑھ گیا اور میں نے بہت اصرار کیا کہ بتائیں کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس شرط پر بتاتا ہوں کہ میری زندگی میں اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ میں نے وعدہ کرلیا تو شیخ صاحب نے کہا کہ ۱۹۱۰ء میں معہ اپنی اہلیہ کے حج کے لئے گیا تھا۔ مدینہ منورہ میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی حاصل ہوئی۔

حضور نے دریافت فرمایا کہاں سے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا محلہ قلعہ شہر روہتک سے اور حضرت حافظ انور علی صاحب کا رشتہ دار ہوں۔ تب حضور نے شفقت سے فرمایا دونوں وقت ہمارے ساتھ کھانا کھایا کرو۔ ایک دن میں حضور کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ یہ ترکوں کی حکومت کا زمانہ تھا۔ شیخ الحرم کی طرف سے حضور کو حرم شریف میں راتیں عبادت میں گزارنے کی اجازت تھی اور چار یاران طریقت کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت تھی۔ ہر رات حضور کے ساتھ چار آدمی جاتے تھے۔ ایک دن میں نے بھی ہمراہ جانے کی درخواست کی۔

حضور نے فرمایا کہ ایسی تیاری کرو کہ رات بھر وضو ساقط نہ ہو۔ اگلے دن میں نے

Marfat.com

روزہ رکھا اور رات کو حضور کے ساتھ حرم شریف میں داخل ہوا حضور تو مواجہہ شریف کے سامنے مراقب ہو کر بیٹھ گئے۔ میں بھی حضور کے پیچھے مراقب ہو گیا۔ جب تھک گیا تو نفل پڑھنے لگا۔ اس کے بعد تسبیح شروع کر دی۔ اس سے فارغ ہو کر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا کہ بالکل ساکت بجسہ تشریف فرما ہیں حتیٰ کہ تنفس کی آواز بھی نہیں سنائی دیتی اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اگر آج بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک نصیب نہ ہو تو پھر کب ہو گی۔ اس خیال کے آتے ہی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا۔

حضور کے وسیلے سے زیارت سے مشرف ہونے کے لئے دعا مانگی۔ اپنے عمر بھر کے گناہوں اور رشوت ستانی کا خیال آتے ہی مجھ پر گریہ وزاری اور عاجزی وانکساری کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں وہاں سے ہٹ کر باب مجیدی کی طرف کھڑا ہو گیا اور بصد الحاح وزاری سعادت زیارت کے لئے دعا مانگتا رہا۔ پھر خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو گنبد خضرا میں تشریف فرما ہیں مجھے اگر زیارت ہو سکتی ہے تو مواجہہ شریف کے سامنے ہی ہو سکتی ہے میں پھر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی پشت مبارک پر آکر کھڑا ہو گیا اور گریہ وزاری میں مشغول رہا پھر اپنی مصیبتوں کا خیال آیا تو پھر باب مجیدی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اسی طرح سات مرتبہ جگہ تبدیل کی۔ ساتویں مرتبہ جب میں باب مجیدی کے سامنے کھڑا تھا تو اچانک حضور محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ سلم کی زیارت مبارک کا شرف حاصل ہوا میں نے دیکھا کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن جھکائے دم بخود حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ یہ روح پرور جانفزا منظر میں اپنی جاگتی آنکھوں سے تقریباً پورے ایک منٹ تک دیکھتا رہا۔ اس کے بعد یہ پر کیف سماں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اس وقت مجھے جو روحانی انبساط اور قلبی انشراح حاصل ہوا اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔

صبح کو جب حضور قبلہ عالم روحی فداہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دست بوسی

Marfat.com

کے لئے ہاتھ بڑھایا تو حضور نے خود ہی فرمایا۔

"بھئی مبارک ہو۔ کسی سے ذکر نہ کرنا۔"

کرامت نمبر ۷۰: ایک دوسرے یار کو زیارت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف مبارک سے سرفراز فرمایا

جناب محمد اقبال صاحب ڈرافٹس مین واہ فیکٹری نے اپنی آپ بیتی یہ سنائی ہے کہ جاڑوں میں ایک رات مسجد میں نماز عشاء کے بعد حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے جو کچھ تلقین فرمایا وہ پڑھ کر وہیں سوگیا۔ خواب صادق میں دیکھا کہ حضور اقدس کے ساتھ ایک نہایت ہی مقدس بزرگ میرے قریب تشریف فرما ہو کر بیٹھ گئے اور حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ ان کی پشت پر کھڑے ہوگئے چونکہ میں ان بزرگ کو نہیں پہچان سکا۔ اس لئے جلدی سے اٹھ کر حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی قدم بوسی کے لئے بڑھا تو آپ نے فرمایا یہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ پہلے آپ کی قدم بوسی کرو۔ تو فوراً میں حضور انور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتے ہوئے عرض کیا "یا رسول اللہ اسلام علیکم" آپ نے تبسم فرمایا اور کچھ فرمانے والے تھے کہ میری آنکھ کھل گئی۔ ہر چند میں نے چاہا کہ اٹھوں لیکن مجھ سے ہلا تک نہ گیا۔ سخت سردی کے باوجود سارے جسم سے پسینہ جاری تھا۔

کراماتی فتوحات و خیرات

کرامت نمبر ۷۱: ایک ہزار روپیہ چند منٹ میں خیرات کردیا

حضرت مولوی عبدالحمید خاں صاحب قصوری خلیفہ مجاز نے روایت کی ہے کہ حضور

Marfat.com

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ بمبئی سے پنجاب تشریف فرما ہو رہے تھے ریل گاڑی نصف النہار کے وقت دہلی اسٹیشن پر پہنچی بہت سے یاران طریقت استقبال کے لئے اسٹیشن پر حاضر تھے جب آپ گاڑی سے اترے تو ہم سب نے دست بوسی کا شرف حاصل کیا کھانے کا وقت تھا اور میں حیران تھا کہ یا اللہ اب آپ کے کھانے کا کیا انتظام ہو۔ اتنے میں حضور کو گھیرے ہوئے فدائیوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے دہلی کے ایک معزز یار نے آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور عرض کیا کہ حضور ازواہ کرم گستری میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائیں اور کھانا تناول فرمائیں اور سب حاضرین یاروں کو بھی ساتھ لے چلیں۔

اس کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک بڑے سیٹھ صاحب حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ دست بوسی کی اور مختلف قیمتوں کے نوٹ مٹھی بھر خدمت اقدس میں یہ عرض کرتے ہوئے پیش کئے کہ حضور یہ ایک ہزار روپے ہیں جو آج دکان میں نقد موجود تھے حضور یہ حقیر نذرانہ قبول فرمادیں۔ آپ نے وہ نوٹ لے لئے اور جیب میں رکھ لئے۔ میزبان کے گھر جانے کے لئے کاٹ کے پل پر سے گزرنا تھا۔ اس لئے حضور اس طرف چل دیئے کاٹ کے پل پر دونوں جانب صد ہا فقیر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب حضور کاٹ کے پل پر پہنچے تو آپ نے جیب میں سے نکال نکال کر ہر فقیر کو ایک ایک نوٹ دینے لگے جو نوٹ ہاتھ لگا عطا فرما دیتے تھے۔ جب ایک دس روپے کا نوٹ نکلا اور آپ عطا فرمانے والے تھے۔ آپ کے خادم حاجی بوٹا صاحب نے عرض کیا "جناب یہ دس روپے کا نوٹ ہے۔"

آپ نے فرمایا "اس کی قسمت میں دس روپے ہوں تو کیا میں دس روپے نہ دوں" پل کی دوسری طرف پہنچتے پہنچتے وہ ایک ہزار روپے کے نوٹ تقریباً تمام عطا فرما دیئے۔ اس کے بعد کار میں تشریف رکھ کر دہلی والے یار کے گھر تشریف لے گئے۔

Marfat.com

کرامت ۲۷ : پیسہ جمع کرنے سے فتوحات بند
پیسہ خیرات کرنے سے فتوحات جاری

حضرت مولانا مولوی محمد خوب صاحب احمد آبادی خلیفہ مجاز نے بیان فرمایا کہ میں اپنے عنفوان شباب میں پورے دس سال قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا ہوں۔

حضور کی یہ بڑی کرامت دیکھی کہ سفر میں حضور کو بے انتہا فتوحات ہوتی تھیں لیکن حضور تمام روپے ضرورت مندوں کو یا کسی مسجد یا دینی مدرسہ یا یتیم خانہ کو عطا فرما دیتے تھے اور علی پور شریف واپس آتے آتے لنگر کے لئے کچھ باقی نہ رہتا۔ ایک مرتبہ حضور بمبئی کے سفر پر تشریف فرما ہوئے حسب معمول فتوحات ہونے لگیں اور حضور کے بخشش و عطا کا وہی حال تھا میں نے سوچا کہ لنگر کے خرچ کے لئے کچھ پس انداز کرتا رہوں اور اس اندیشے سے کہ میرے پاس روپے ہوں گے تو حضور کے طلب فرمانے پر دینے پڑیں گے۔ روپوں کو اشرفیوں میں تبدیل کرتا رہا۔

(نوٹ ان دونوں ایک انگریزی اشرفی ساڑھے تیرہ روپے میں ملتی تھی)

جب حضور روپے طلب فرماتے بقیہ روپے پیش کر دیتا لیکن چند روز بعد حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ پر فتوحات بالکل بند ہو گئیں۔ ایک دن حضور نے مجھے بلا کر پوچھا کیا تم نے کچھ رقم جمع کی ہے۔ میں نے اقرار کیا فرمایا کس قدر۔ عرض کیا پانسو اشرفیاں۔ حضور نے اسی وقت تمام اشرفیاں لے کر فرمایا۔

”بھئی۔ جب سے تم نے جمع کرنا شروع کیا میرے پاس آنا بند ہو گیا کنوئیں کے سوت اسی وقت تک جاری رہتے ہیں۔ جب تک اس میں سے پانی نکالتے رہیں۔“ حضور نے اسی دن وہ تمام اشرفیاں مستحقین و زائرین کو دے کر ختم فرما دیں۔ اور دوسرے ہی دن سے پہلے سے بھی زیادہ فتوحات ہونے لگیں۔

Marfat.com

زندہ پیر

کرامت نمبر ۴۷ : وفات کے بعد تدفین سے پہلے مدینہ منورہ میں حاضر ہونا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں بیان کرتا ہے کہ ۱۳۷۰ ہجری ۲۶-۲۷ ذ-عقدہ کی درمیانی جمعہ کی شب بعد نماز عشاء اعلیٰ حضرت امیر الملت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے علی پور شریف مغربی پاکستان میں داعی اجل کو لبیک فرمایا۔ اگلے دن آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی مگر آپ کی تدفین ہفتے کے دن ہوئی۔ وصال سے اگلے دن یعنے یوم جمعہ بوقت اشراق مولوی ضیاء الدین سیالکوٹی مہاجر مدینہ منورہ جب وہ خود دربار رسالت میں سلام عرض کرنے مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ان کے سامنے ذرا آگے گردن جھکائے باادب سلام پیش کر رہے ہیں۔

اس وقت تک آپ کے وصال کی خبر مدینہ منورہ نہیں پہنچی تھی۔ مولوی صاحب کو تعجب ہوا کہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بغیر پیشگی اطلاع کیسے تشریف لائے ہیں اور کہاں قیام فرما ہیں۔

حرم شریف سے واپس ہوتے ہی مولوی صاحب نے یہ واقعہ نیاز مند بخشی کو سنایا۔ جو اس وقت مولوی صاحب کے گھر تھا۔ آپ کے وصال پر ملال کی اطلاع بذریعہ ڈاک ایک ہفتہ بعد مولوی صاحب کو اور نیاز مند بخشی کو بھی موصول ہوئی۔

(نوٹ : یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے وصال کے بعد بہ ارشاد الٰہی عازم جنت ہونے سے پہلے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا فرض تصور فرمایا۔ ملاحظہ ہو اوپر مذکور کرامت نمبر ۷۶ جو ظاہر کرتی ہے کہ حیات دنیوی میں بھی ہر روز آپ کی روح حضور تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتی تھی)

Marfat.com

کرامت نمبر ۴۷ : پھٹی ہانڈی سے دودھ چولھے میں گرنے نہ دیا

عزیزم جناب پروفیسر زاہد حسن صاحب فریدی راوی ہیں کہ حضرقبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے وصال پر ملال کے بعد ایک مدت تک حضرت صاحبزادے سید حیدر حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی رات دن حضور کے مزار شریف پر رہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت میں مزار شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیہاتی مرد اور عورت افتاں خیزاں گریہ وزاری کرتے ہوئے اور مزار شریف پر بہت دیر تک روتے رہے۔ جب فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے اس گریہ وزاری کا سبب پوچھا۔ مرد نے کہا کہ ہم غریب کاشتکار ہیں کل شام ایک دوست نے ہمیں دو سیر دودھ بھیجا۔ عورت نے کھیر پکانے کے لئے دودھ میں چاول ڈال کر ہانڈی چولھے پر چڑھا دی۔ جب چاول پکنے لگے تو ہانڈی میں چمچہ چلانے لگی۔ ایک مرتبہ چمچہ زور سے ہانڈی سے لگا اور تلا پھٹ گیا۔ اس میں سے دودھ گرنے لگا۔ عورت نے ہانڈی نہیں اتاری بلکہ چمچہ چلاتی جاتی تھی اور ساتھ کہتی جاتی تھی۔

پیرا دکھے ویلے کام آوندا اے پیرا دکھے ویلے کام آوندا اے۔" کھیر پکنے کے بعد جب ہانڈی اتاری تو باوجود کہ دودھ گرتا تھا۔ ذرا بھی کمی نہیں ہوئی تھی۔ ہم سب کھیر کھا کر سو گئے۔ رات کو عورت نے حضور قبلہ عالم پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ اپنے دونوں ہاتھ دکھا رہے ہیں اور دونوں ہاتھ بالکل سیاہ ہیں جیسے ہانڈی کو نیچے سے پکڑ رکھا تھا۔

ہاتھوں کو دکھا کر آپ نے فرمایا۔ "یہاں کیا آزماتی ہے۔ قیامت میں آزمانا" ہم دونوں صبح ہی پیدل چل دیئے۔ اب اس وقت یہاں پہنچے ہیں اور حضور کی خدمت اقدس میں معافی کے خواستگار ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

کرامت نمبر۷۵ : وصال سے چہار سال بعد اویسی خلافت عطا فرمائی

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں راوی ہے کہ ۱۳۷۶ء ماہ محرم کے اواخر میں ایک شب نیاز مند حرم شریف نبوی میں علی صاحبہا الف الف التحیاۃ والصلوٰۃ والسلام روضہ انور و اقدس کے مشرق میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والسلام کے اقدام مبارک کے بالکل قریب جالی اقدس سے متصل بعد نماز مغرب مراقب تھا تو رویائے صادقہ میں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ ایک مجلس اصفیاء کے صدر ہیں اتنے میں دو میسوری یاران طریقت حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور عرض کیا کہ اب سے پچاس سال قبل سے دس سال قبل تک میسور میں حضور کے خلفا تھے اور آنجناب اقدس بھی تقریباً ہر سال رونق افروز ہوتے تھے لیکن اب میسور میں نہ کوئی امیر حلقہ ہے نہ کوئی خلیفہ ہے جو متمنیوں کو داخلہ سلسلہ کر سکے۔ اعلیٰ حضرت نے چندے غور و فکر کے بعد نیاز مند بخشی سے فرمایا کہ "مولوی صاحب سید عبدالرزاق صاحب میسوری کو خلافت دیدو۔" نیاز مند نے عرض کیا حضور یہ میرے لئے کیونکر ممکن ہے اس لئے کہ میسور کہاں مدینہ منورہ کہاں" تب آپ نے فرمایا کہ "مولوی سید محی الدین صاحب کولاری (خلیفہ مجاز) کے پاس مدینہ منورہ کا عمامہ بھیج دو کہ وہ دستار بندی کر کے خلافت کی اجازت دیدیں۔"

اتنے میں ایک بچے کی رونے کی آواز سے نیاز مند کی آنکھ کھل گئی۔ نیاز مند حیران تھا کہ مولوی سید محی الدین صاحب کے پاس جو شہر میسور سے سوا سو میل دور شہر کولار میں تشریف رکھتے ہیں۔ عمامہ کیسے بھیجا جاوے۔ اس لئے کہ مدینہ منورہ سے پارسل نہیں جا سکتا اور میسور شہر کے حاجی صاحبان مدینہ منورہ سے واپس چلے گئے تھے لیکن اگلے ہی دن خاص کولار شہر کے یاران طریقت کے قافلہ سے ملاقات ہوئی جو اسی دن مکہ مکرمہ سے آئے ہوئے تھے۔ نیاز مند نے مدینہ منورہ سے خریدا ہوا ایک عمامہ اور چند تبرکات اور ایک مکتوب جس میں رویائے صادقہ کا مفصل بیان تھا ان کے سپرد کیا کہ یہ سب چیزیں مولوی سید محی الدین صاحب کی خدمت میں پہنچا دیں۔

چنانچہ مولوی صاحب نے ماہ ربیع الاول کی آخری تاریخ جمعہ کے دن مسجد اعظم

Marfat.com

میسور میں بعد نماز جمعہ ہزار ہا یاران طریقت کے سامنے حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی جانب سے مولوی سید عبدالرزاق صاحب کو اعلیٰ حضرت اقدس کی اویسی خلافت عطا فرمائی اور نیاز مند کا مکتوب سب حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔

غریبوں کو غنی بنادیا

کرامت نمبر ۷۶ : فاقہ کش کو غنی بنادیا

جناب ممتاز علی خاں صاحب ممتاز نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ علی پور شریف کے سالانہ جلسہ میں پندرہ ہزار کے مجمع میں ایک دیہاتی یار طریقت نے بیان کیا کہ میں اور میری والدہ فاقہ کشی کی مصیبت میں گرفتار تھے۔ ایک دن روٹی ملتی تو دو دن فاقہ رہتا۔ اتنے میں حضور پیرو مرشد قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ہمارے قریب جہلم کے علاقے میں تشریف لائے میں نے والدہ سے کہا کہ علی پور شریف والے حضرت شاہ صاحب قبلہ تشریف لائے ہیں۔ چلو ہم بھی ان سے بیعت ہوجائیں اور ان کی توجہ سے امید ہے ہماری مفلسی کے دن پھر جائیں چنانچہ ہم دونوں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سلسلہ میں داخل ہوگئے۔ آپ نے حسب معمول چھ سبق بتائے اور ایک روپیہ عنایت کرکے فرمایا "اسے خرچ نہ کرنا بلکہ اپنی کوٹھری میں حفاظت سے رکھ دینا اور محنت مزدوری کرتے رہنا۔ رب فضل کردے گا۔" وہاں سے واپس گھر آکر روپیہ حفاظت سے رکھ دیا اور محنت مزدوری کرتا رہا۔

تین چار مہینے کے بعد ہمارے پاس تین سو روپیہ جمع ہوگئے۔ ہمارے اوپر ایک ہندو سیٹھ کا تین سو روپیہ کا قرضہ تھا۔ میں نے والدہ سے کہا کہ اب ہم پر رب کا فضل ہے تین سو روپے دیدو۔ اس بنئے کا قرض ادا کردوں۔ جب تین سو روپے لے کر سیٹھ کے پاس پہنچا تو وہ بہت خوش ہوا کہ دیا ہوا پیسہ ملتا ہے۔ اس نے جب کھاتہ کھول کر میرے

Marfat.com

والد کا نام نکالا تو اس کے آگے لکھا ہوا تھا "بے باق۔ بے باق۔ بے باق۔" یہ دیکھ کر سیٹھ تو اپنا سامنہ لے کر رہ گیا اور کہا جاؤ۔ تمہارا حساب تو بے باق ہو گیا ہے۔" میں نے خوشی خوشی وہ روپیہ واپس لا کر اپنی والدہ کے پاس رکھ دیا۔ الحمد اللہ رب کا فضل ہم پر برابر جاری ہے۔

کرامت نمبر ۷۷ : موٹر ڈرائیور سے موٹروں کی کمپنی کا مالک بنادیا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں کا بیان ہے کہ حیدر آباد دکن میں ہمارے ایک نہایت مخلص اور ہر دلعزیز یار طریقت جناب عبدالعزیز صاحب افواج نظام دکن کے سرجن میجر ڈاکٹر نائیڈو نامی کے موٹر ڈرائیور تھے۔ جب حضور قبلہ عالم رضی اللہ حیدر آباد تشریف لے گئے اور حضرت مولوی خیر المبین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بنی خانہ میں فروکش ہوئے۔ عبدالعزیز صاحب ڈاکٹر نائیڈو سے اجازت لے کر موٹر کار روزانہ بعد نماز عصر لے آتے اور بڑی منت ساجت سے حضور کو اس میں جمیع ما ثر مبارک حیدر آباد و مساجد و مزارات اور لیاء کرام کی باری باری زیارت کراتے۔ حضور کی واپسی کے وقت خدمت اقدس میں ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ جب حضور دوبارہ حیدر آباد تشریف لادیں تو اس وقت میرے پاس اپنی خاص موٹر ہو اور بجائے مستعار موٹر کار کے میں اپنی کار میں حضور کو سیر کراؤں۔

حضور نے دعا کرنے کے بعد فرمایا "اے عبدالعزیز جو اللہ کے بندوں کو خوش کرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ انشاءاللہ تم ایک موٹر کے نہیں کئی موٹروں کے مالک ہو جاؤ گے۔" چنانچہ ایک سال کے اندر اندر عبدالعزیز صاحب ایک ٹیکسی کے مالک ہو گئے۔ جسے خود چلاتے تھے رفتہ رفتہ کئی موٹر کاروں اور موٹر بسوں کے مالک ہو گئے۔ آٹھ دس موٹر ڈرائیوروں کو نوکر رکھا اور ایک پیٹرول پمپ کے بھی مالک ہو گئے اور

Marfat.com

ریلوے اسٹیشن و ڈاک خانے کے درمیان روزانہ چار مرتبہ ڈاک موٹر پر لے جانے اور موٹر پر لانے کا ٹھیکہ بھی مل گیا۔ ایک خوش نما کوٹھی بھی بنالی۔ اپنے کاروبار کا نام اپنے فرزند کے نام سے کریم ٹیکسی کمپنی رکھا۔

حیدر آباد میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی تشریف آوری کے وقت بھی اور دیگر ایام میں بھی جو یار طریقت حیدر آباد وارد ہوئے ان کو بھی بصد اشتیاق ماثر مقدسہ و دیگر مقامات و مزارات اولیاء کی سیر کراتے۔

یہاں ایک واقعہ قابل بیان ہے کہ ۱۹۳۴ء میں نیاز مند بخشی اپنے اس وقت مستقر شہر کاکناڈا سے معہ اپنے گھر والوں کے شہر گلبرگہ شریف کے لئے روانہ ہوا کہ وہاں اپنے خالہ زاد بھائی کے گھر ایک تقریب میں شریک ہونا تھا عصر کے قریب ہماری گاڑی حیدر آباد کے اسٹیشن پر پہنچی وہاں سے چار گھنٹے بعد ہمیں دوسری گاڑی میں گلبرگہ شریف جانا تھا' نیاز مند بخشی کو ڈبے سے اترتے ہی عبدالعزیز صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ آج دوپہر کو قیلولہ میں مجھے القا ہوا کہ آج بجواڑا میل سے کوئی دوست آرہا ہے تو میں حاضر ہوا ہوں۔ نیاز مند بخشی نے کہا کہ ہم حیدر آباد نہیں آئے ہیں ہم گلبرگہ شریف جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گلبرگہ شریف کی گاڑی کے لئے ابھی چار گھنٹے کی دیر ہے۔ اتنے وقت میں بعض زیارات مقدسہ پر حاضری اور بعدہ کھانا کھانے کے لئے میری موٹر اور میرا گھر حاضر ہے۔ اہلیہ نے مجھ سے کہا کہ میں ان کے گھر ہرگز نہ جاؤں گی کہ ہمارے پاس ان کے گھر والوں اور بچوں کے لئے کوئی تحائف نہیں ہیں نیاز مند بخشی نے گھر جانے سے معذرت پیش کی تو عبدالعزیز صاحب نے کہا "چلو۔ ان تین چار گھنٹوں میں بعض اولیاء اللہ کے مزارات مقدسہ کی زیارت تو کرلو۔ چنانچہ ہم نے تین گھنٹے خوب سیر کی۔

مغرب کی نماز مکہ مسجد میں ادا کی اور گلبرگہ شریف جانے والی گاڑی کے وقت سے ... قریبا ایک گھنٹہ قبل اسٹیشن پر واپس پہنچے۔ ویٹنگ روم میں قدم رکھا تو دیکھا کہ عبدالعزیز صاحب نے دسترخوان بچھایا ہوا ہے اور پر تکلف دعوت کا کھانا چنا ہوا ہے اور

Marfat.com

زنانہ ویٹنگ روم میں بھی ایسا ہی دوسرا دسترخوان لگا ہوا ہے۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔

یہ واقعہ عبدالعزیز صاحب کے اخلاص اور یاران طریقت سے نہ فقط للہی محبت کا ثبوت پیش کرتا ہے بلکہ حضور قبلہ عالم کے صدقے میں ایک اپنے برادر طریقت کا حیدر آباد سے گزرنے کا علم غیب ان کو ہو جانے کا ثبوت بھی دیتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ

کرامت نمبر۷۸ : دوکان کے نوکر کو دکاندار بنادیا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں راوی ہے کہ شہر میسور میں کچھی میمن جماعت کا ایک نوجوان نہایت شیریں ترنم سے نعت شریف سنانے والا محمد سیٹھ نامی تھا۔ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ اس پر بہت مہربان تھے۔ جب کبھی وہ نعت شریف سناتا آپ اسے روپے انعام فرماتے۔ وہ غریب تھا اور اپنی جماعت کے تاجروں کے پاس نوکر تھا۔ محمد سیٹھ کے خیر خواہوں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے عرض کیا کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ خود محمد سیٹھ کو ایک دکاندار بنادے حضور نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ میرے آئندہ پنجاب سے میسور آنے تک یہ ایک دکاندار ہو جائے گا۔ چنانچہ اس فرمان سے ایک سال کے اندر اندر محمد سیٹھ کپڑے کے دکاندار ہو گئے۔ ذالک فضل اللہ۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

کرامت نمبر۷۹ : حضور کی پرانی جوتی کی برکت سے غنی ہو گیا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں بیان کرتا ہے کہ ۱۲ ماہ شعبان ۱۳۵۹ھ کو جب حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ عرس شریف حضرت قبلہ عالمیاں خواجہ خواجگان نور محمد چوراہی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے تشریف لے گئے و نیاز مند بخشی اور حضرت سید عبداللہ حافظ مدنی (نائب مدیر ادارہ عین زرقہ مدینہ منورہ) آپ کے ہمرکاب تھے وہاں یاران طریقت کوہاٹ و پشاور نے حضور روحی فداہ سے کوہاٹ و پشاور رونق افروز ہونے کے لئے عرض کیا تو جنڈ کے جفت ساز نواب دین نے عرض کیا کہ جنڈ کوہاٹ کے راستے میں ہے ایک رات حضور غریب خانہ پر بھی رونق افروز ہوں۔ حضور والا شان رضی اللہ عنہ نے تینوں مقامات کی دعوتیں قبول فرمالیں۔ دوسرے دن مغرب کے قریب جنڈ میں فروکش ہوئے ۔ نواب دین صاحب کا مکان اس قدر تنگ تھا کہ صرف حضور انور کے قیام فرمانے کے لئے جگہ تھی ہم دونوں باہر کوچہ میں دری پر بیٹھ رہے۔ خادم حاجی بوٹا صاحب نے حضور کا کھانا بھی کوچہ ہی میں پکایا۔ بعد نماز عشاء نواب دین صاحب نے ہم دونوں کے لئے دو جدا جدا پڑوسیوں کے گھروں میں سونے کا انتظام کیا دوسرے دن کوہاٹ کو روانگی کے وقت نواب دین صاحب نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا جوتی کا جوڑا حضور قبلہ عالم روحی فداہ کی خدمت میں پیش کیا جو بہت نفیس اور نرم تھا حضور نے بے حد پسند فرمایا اور اسی وقت پہن لیا۔

پرانی جوتی کو نواب دین صاحب کو دیتے ہوئے فرمایا کہ برکت کے لئے اسے پاس حفاظت سے رکھ لیوے۔ خدا جل شانہ کی شان کہ اس واقعہ سے ایک سال کے اندر اندر ۱۹۳۹ء کی جنگ عظیم شروع ہوگئی۔ انگریزی حکومت نے فوجیوں کے لئے لاکھوں چپل بنوانے کے ٹینڈر یعنی ٹھیکہ کی درخواستیں طلب کیں ہر قسم کے جوتوں کے لئے چمڑا میخیں وغیرہ سامان کے تھوک فروش لاہوری تاجران محمد بخش اینڈ سنز کے ساتھ حصہ دار بن کر نواب دین صاحب نے فوج کے لئے لاکھوں چپل تیار کئے۔ ابھی جنگ ختم نہ ہوئی تھی کہ نواب دین صاحب دولت مند بن گئے۔ جنڈ میں ایک پائیدار اور خوبصورت مکان اور لاہور میں ایک عمدہ کوٹھی بنائی۔ فریضہ حج بھی ادا کیا اور اب خوش حالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پرانی جوتی مبارک کی برکت اور زیادہ ان کے شامل حال رکھے آمین۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۸۰ : بخشی کے سر سے بلائے ناگہانی ٹال دی

۱۹۳۵ء میں نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں کی ملازمت کا مستقر صوبہ آندھرا سابق صوبہ مدراس کا شہر کا کنڈا تھا۔ اس سال ۲۷ دسمبر کو شہر کے تھانے کا معائنہ صبح سات بجے سے قرار دیا تھا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر ٹھیک وقت پر کار میں بیٹھنے والا ہی تھا کہ حافظ عبید اللہ صاحب بہاری جنہوں نے شہر کی جامع مسجد میں رمضان المبارک میں قرآن شریف سنایا تھا اور تمام ماہ رمضان شریف روزے نیاز مند کے ساتھ افطار کئے تھے۔ تشریف لے آئے اور سلام علیک و مصافحہ کے بعد فرمایا کہ آج سحری کے وقت خواب میں آپ کے پیرو مرشد نے مجھ سے فرمایا کہ :

"آج سے وطن واپس ہونے تک بخشی صاحب کے گھر ناشتہ کیا کرو (اللہ تعالیٰ نیاز مند بخشی کو معاف فرمائے کہ نیاز مند کے دل میں یہ فاسد خیال آیا کہ حافظ صاحب.... یوں ہی خاموش آجاتے تو بھی ناشتہ ضرور کراتا۔ انہوں نے کیوں حضور قبلہ عالم قدس سرہ کا اسم گرامی لیا) بہرحال چونکہ اسم گرامی حضور کا لیا تھا نیاز مند نے اندرون خانہ حافظ صاحب کے لئے خاص تکلف کا ناشتہ تیار کروادیا اور ان کی خاطرداری کے لئے تھانے کو ٹیلیفون سے اطلاع دی کہ معائنہ بجائے سات بجے کے آٹھ بجے سے شروع ہوگا۔

حافظ صاحب ناشتے سے فارغ ہو کر رخصت ہوئے اور نیاز مند بخشی کار میں سوار ہونے والا ہی تھا کہ مکان کے قریب باہر کھڑے زور کے دھماکے کی آواز آئی اور کوے کائیں کائیں کرتے آسمان پر جمع ہو کر اڑنے لگے اور سامنے سڑک پر لوگوں کو آواز کی طرف دوڑتے دیکھا تو میں بھی اپنے صحن کے باہر نکلا کہ دیکھوں کیا ماجرا ہے۔ صحن کے باہر بڑی سڑک ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ سمندر سے نکلی ہوئی تلخ پانی کی نہر ہے۔ جس میں دو میل دور سمندر میں لنگر انداز ہونے والے جہازوں تک سامان لے جانے والوں

Marfat.com

کی اور سمندر میں مچھلی کا شکار کرنے والوں کی بادبانی کشتیاں ٹھہرتی ہیں۔ نیاز مند نے دیکھا کہ ایک ایسی کشتی میں جو نیاز مند کے مکان سے صرف تیس گز دور تھی۔ سات آدمی زخمی ہوگئے ہیں۔ کشتی خون سے بھر گئی ہے۔ ایک شخص کی آنکھیں جل گئی ہیں ایک کا بایاں ہاتھ کندھے سے جدا ہو کر کشتی میں گر گیا اور کئی کے سینے زخمی ہوگئے ہیں مجمع میں ہمدرد لوگ ان کو ہسپتال لے جانے کی فکر میں ہیں معلوم ہوا کہ کشتی میں سات عدد وزنی گولے ٹینس کے گیند کے برابر رکھے تھے' کشتی والا ایک کو اٹھا کر دیکھ رہا تھا تو یکایک وہ بڑے دھماکے سے پھٹ گیا وہ بم تھا کشتی والے کی آنکھیں جل گئیں وہ تمام عمر کو اندھا ہوگیا ساتھی بھی زخمی ہوئے اور انہوں نے باقی چھ گولے نہر میں پھینک دیئے۔ تھانے کا معائنہ اس دن ملتوی کردیا۔

انسپکٹر اور سب انسپکٹر کو ٹیلیفون سے بلالیا اور تفتیش شروع کردی کہ کس نے یہ بم بنائے اور کشتی میں کیوں رکھے۔ نہر میں اس وقت پندرہ فٹ گہرا پانی تھا۔ مشاق غوطہ زن کو اتارا۔ پانچ بم سلامت نکل آئے۔ چھٹے کا پتہ نہ ملا۔ حکومت مدراس کے کیمیکل ایگزامینر نے تصدیق کی کہ نہایت خطرناک بارود اور باریک کیلوں اور باریک کانچ کے پرزوں سے یہ بم بنائے گئے ہیں۔ ایک ہفتہ کی بڑی دوڑ دھوپ اور جدوجہد کے بعد پتہ لگا کہ فلاں فلاں سات نوجوان کانگریسیوں نے خاص نیاز مند بخشی کو قتل کرنے کے لئے یہ بم بنائے تھے۔ ان کا منصوبہ تھا کہ اس دن جب بخشی تھانے کے معائنہ کے لئے صبح سات بجے نکلے اس کی موٹر پر یہ بم پھینک دیئے جائیں۔ ان کے مکانوں کی تلاشی میں ایک ہزار سے زیادہ کاغذات ملے جن میں سات افراد کی باہمی خط و کتابت تھی اور ایک عہد نامہ بھی ان میں تھا۔ جس پر ساتوں نے اپنے اپنے خون سے دستخط کئے تھے اور تین پستول اور ڈھائی سو کارتوس بھی ملے جو انہوں نے چوری سے حیدر آباد دکن میں خریدے تھے۔ بڑی اہم خفیہ سازش تھی اور کامیاب حملہ کے لئے بڑی اچھی تیاری کی تھی جس سے نیاز مند بخشی اور مقامی پولیس و سی آئی ڈی سب بے خبر تھے۔ ان کے نزدیک فسادی کانگریسیوں کو قتل کرنا (دیکھو بیان کرامت نمبر ۳۵) متعدد موقعوں پر

Marfat.com

کانگریسی جلسوں میں لاٹھی چارج کرانا اور خصوصاً بڑے بڑے کانگریسی لیڈروں کو پٹوانا بخشی کے خاص جرم تھے۔

مقدمہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سیشن سپرد ہوا۔ تین ماہ کی پیشیوں کے بعد ساتوں ملزم کو چودہ چودہ سال کی سزا ہوئی۔ اپیل کرنے پر ہائی کورٹ میں دو ہفتے پیشی ہوئی اور تمام ملزموں کی سزائیں بحال رکھی گئیں اس سلسلہ میں نیاز مند بخشی کو سازش کے تمام کاغذات حکومت کے ماہر تحریرات کے پاس دہلی لے جانے پڑے دہلی کے آٹھ دن کے قیام میں ہر روز بعد عصر حضرت خواجہ خواجگان امام الطریقت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کو زیارت کا شرف نیاز مند کو حاصل ہوتا رہا اور صبح کے وقت دہلی کے دوسرے اولیاء کرام کے مزارات کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

اس سازش کا علم حضور قبلہ عالم روحی فداہ کو کالناڈا سے ساڑھے تین ہزار میل دور علی پور شریف میں ہوتا ہے اور آپ عین حادثہ کے لئے مقررہ وقت پر نیاز مند کا گھر سے نکلنا اس طرح دیر فرما کر بلا گردانی فرماتے ہیں۔

متفرق کرامات

کرامت نمبر۸۱ : حضور رحمتہ اللہ علیہ کے تصرف سے جہاز غرق ہونے سے بچ گیا

محترمہ رشیدہ فریدی صاحبہ راوی ہیں کہ فروری ۱۹۳۲ء میں حضرت مولانا فریدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے رکاب سعادت انتساب میں کراچی سے المدینہ جہاز سے حج کے لئے روانہ ہوئی ہمارے ساتھ میری ساس صاحبہ اور حضرت مولانا قادری صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی تھے قافلے میں ستر کے قریب پیر

Marfat.com

بھائی اور پیر بہنیں تھیں۔ ہم سب حضور کے دستر خوان پر کھانا(محترمہ رشیدہ فریدی صاحبہ زوجہ قبلہ عالم قدس سرہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عابد حسن صاحب فریدی پروفیسر سینٹ جانس کالج آگرہ (ہندوستان) کی حضرت مولانا فریدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بزرگی اور بلندیٔ مراتب کا کچھ اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب ۱۷ مئی ۱۹۴۵ء کو آگرہ میں مولانا فریدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے تعزیتی مکتوب میں تحریر فرمایا کہ ”مشعل لے کر ساری دنیا میں تلاش کرو تو فریدی صاحب جیسا متبرک وجود نہیں ملے گا۔ فقیر کی ٹانگوں میں ذری طاقت آجائے تو ان کے مزار شریف پر حاضر ہوں گا۔“ سبحان اللہ کیا الفاظ ہیں اور کس کی زبان قلم سے نکلے ہیں اور جس کے لئے یہ ارشاد ہو اس کا کیا مرتبہ ہوگا) کھاتے تھے۔ حضور نے ہم سے کسی کو اپنا کھانا نہیں پکانے دیا۔ کراچی سے روانہ ہونے کے تین چار دن بعد جہاز نہایت خوفناک اور مہیب طوفان میں پھنس گیا تمام مسافروں میں کہرام مچ گیا۔

ہر لمحہ جہاز کے ڈوبنے کا یقین بڑھتا جارہا تھا۔ تمام مسافر بلند آواز سے توبہ استغفار اور کلمہ شہادت پڑھنے لگے اس خوف و ہراس کے عالم میں بہت سے لوگ حضور روحی فداہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور والاشان رحمتہ اللہ علیہ پورے سکون اور کامل اطمینان سے خاموش تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ۔

”حضرت! تمام مسافر توبہ استغفار پڑھ رہے ہیں اور خدا کو یاد کر رہے ہیں اور آپ عجب ہیں خاموش بیٹھے ہیں۔ آپ خدا کو کیوں یاد نہیں کرتے“ حضور نے فرمایا کہ فقیر ساری عمر ایک لمحہ بھی خدا کی یاد سے غافل نہیں رہا۔ اب انتظار میں ہوں کہ خدا بھی مجھے یاد کرتا ہے یا نہیں۔“ تمام لوگ حضور والاشان رحمتہ اللہ علیہ کے اس یقین کامل پر اور صبر جمیل پر اور اس عجیب و غریب جواب پر متحیر اور دم بخود رہ گئے اور سب کو یقین ہوگیا کہ جس جہاز میں ایسا خاصہ خاصان خدا ہو وہ کبھی نہیں ڈوب سکتا۔

اتنے میں ہراساں و حواس باختہ انگریز کپتان جہاز بھی حضور والا کی خدمت اقدس

Marfat.com

میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔ حضور روحی فداہ نے اس کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اس فرمانے کے تھوڑی ہی دیر بعد طوفان ختم ہو گیا اور ہم سب صحیح و سلامت جدہ شریف پہنچ گئے۔

انگریز کپتان حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کی اس کرامت کا بے حد گرویدہ ہوا اور اس نے نہایت اصرار سے حضور والا شان کی مع تمام ساتھیوں کے نہایت اعلیٰ دعوت کی تمام کھانا حضور کے خادم حاجی بوٹا صاحب نے پکایا۔

کرامت نمبر ۸۲ : اپنی مریدہ کو رسوائی اور جرمانہ سے بچالیا

محترمہ رشیدہ فریدی کی صاحبہ اور دوسری کرامت بھی بیان فرماتی ہیں کہ دسمبر ۱۹۵۳ء میں اپنی چھوٹی لڑکی رافعہ اور لڑکے زاہد حسن کے ساتھ چکوال سے دربار علی پور شریف جارہی تھی۔ وزیر آباد سے علی پور شریف کی گاڑی میں سوار ہوئے۔ ڈبے میں دو تین عورتیں اور تھیں آپس میں ذکر ہونے لگا کہ زنجیر کھینچنے سے گاڑی فوراً رک جاتی ہے اتنے میں گاڑی پسرور سے چل کر ڈیگ نالہ کے پل پر پہنچ چکی تھی کہ ایک عورت نے کہا نہ معلوم زنجیر کھینچنے سے کیسے گاڑی رک جاتی ہے۔ یہ سن کر میری لڑکی نے بے خیالی میں جلدی سے زنجیر کھینچ لی اور فوراً گاڑی پل پر ہی ٹھہر گئی۔ اس کے بعد خیال آیا کہ بے مقصد زنجیر کھینچنا جرم ہے اور جس ڈبے میں زنجیر کھینچی جائے اس کے سر پر ایک لوہے کا بلا باہر کو نکل آتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ڈبے سے زنجیر کھینچی گئی ہے۔ اس خیال سے کہ اب ہمارے ڈبے میں کوئی زنجیر کھینچنے کا سبب معلوم کرنے آئے گا اور یہ عورتیں میری لڑکی کا نام لے دیں گی اور بے حد بدنامی و رسوائی ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی مجھ پر اور لڑکی پر بہت زیادہ خوف و شرمندگی طاری ہو گئی۔ ایسی حالت میں اس عاجز کنیز نے حضور قبلہ عالم روحی فداہ کی طرف توجہ کی اور اس بدنامی اور رسوائی سے بچانے کے لئے درخواست کی۔ گاڑی

Marfat.com

ٹھہرنے کے بعد گارڈ اور کلکٹر اور دوسرے مسافر اتر کر گاڑی ٹھہرانے کا سبب معلوم کرنے لگے اور تمام ڈبوں میں پوچھتے پھرے کہ کس نے اور کیوں زنجیر کھینچی اور کھینچنے والا بھی کچھ نہیں کہتا۔ میں برابر حضور والا سے فریاد کرتی رہی۔ حضور اقدس کی توجہ مبارک سے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا کہ کوئی پوچھنے کے لئے ہمارے ڈبے میں نہیں آیا۔ تھوڑی دیر پوچھ گچھ کے بعد گاڑی چلنے لگی۔ یہ عاجز کنیز محض حضور والا رحمتہ اللہ علیہ کی وجہ سے بڑی رسوائی اور جرمانہ کی ذلت سے بچ گئی۔

کرامت نمبر ۸۴ : تارکان سنت سے سنت پر عمل کروایا

حاجی عبداللہ صاحب امرتسری خادم خاص حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حجاز سے ترکی اقتدار کے خاتمے پر جب شریف حسین کی حکومت قائم ہوئی تو ان کا ایک شاہزادہ جدہ کا گورنر تھا۔ اس نے حج کے بعد ایک شاہی دعوت کی اور حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کہ آپ اس وقت جدہ میں جہاز کے منتظر تھے۔ قونصل ہند کی معرفت دعوت نامہ مع سلام کے بھیجا' بادشاہوں' حاکموں' امیروں کی دعوت کو آپ کبھی نہیں قبول فرماتے تھے لیکن گورنر جدہ کے آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے آپ نے دعوت قبول فرمائی۔ کھانا بالکل یورپی طرز سے چھری کانٹوں اور چمچوں کے ساتھ میز پر چنا گیا تھا۔ سب مہمان جن میں یورپی حکومتوں کے قونصل وغیرہ بھی تھے۔ جب میز پر بیٹھ گئے تو آپ نے ہاتھ دھونے کے لئے پانی طلب کیا اور ہاتھ دھو کر ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ مہمانوں میں سے ایک نے یہ دیکھا کہ آپ ہندی ہیں اور بالعموم ہندی حجاج عربی نہیں جانتے ہیں۔ عربی میں میزبان سے پوچھا کہ "یہ بوڑھا پاگل ہندی کون ہے۔ جو ہاتھ سے کھا رہا ہے۔"

قبل اس کے کہ میزبان کچھ کہے آپ نے فوراً عربی میں جواب دیا کہ "میں پاگل نہیں ہوں' میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہاتھ سے کھا رہا

Marfat.com

ہوں۔" اس نرم اور معقول جواب نے تمام مسلمان مہمانوں اور خود امیر مدینہ کے قلوب پر ایسا اثر کیا کہ سب نے چمچے کانٹے چھری چھوڑ کر ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا۔

کرامت نمبر۸۴ : حیدر آباد دکن میں قحط سالی میں بارش کا نزول

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں راوی ہیں کہ ۱۹۳۰ء میں ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم روحی فداہ حیدر آباد دکن میں بنی خانہ میں رونق افروز تھے۔ نیاز مند بخشی جس کی ملازمت کا مستقران دونوں راجمندری کی تھی۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر آپ کی خدمت پاک بابرکت سے فیض یاب ہونے کے لئے حاضر دربار ہوا۔

ایک دن نماز ظہر سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ کسی نے عرض کیا کہ "حضرت! اس سال اب تک بارش نہیں ہوئی۔ کھیتیاں خشک ہو گئی ہیں۔ جانوروں کے لئے تازہ چارہ نہیں رہا۔ لوگ پریشان ہیں" آپ نے حاضرین سے جو اس وقت تخمینا تیس تھے فرمایا کہ "صحن میں نکلو اور نماز استغاثہ کے لئے پڑوسیوں کو بھی بلاؤ۔ پچاس ساٹھ کے قریب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے اعوذ و بسم اللہ کے بعد سورہ نوح کی آیتہ مبارکہ

پڑھنے کے بعد اور معنی سمجھا کہ سب سے توبہ کرائی اور آسمان کے نیچے صفیں سیدھی کر کے نماز پڑھائی اور دعا مانگی' اسی دن عصر کے وقت سیاہ بادل چھا گئے اور خوب زور کی بارش ہوئی۔ نیاز مند بخشی خود اس نماز میں شریک تھا۔

کرامت نمبر۸۵ : کوہاٹ میں نقصان پہچانے والی بارش رکوادی

حضرت مولوی قاضی محمد فاضل صاحب کوہاٹی راوی ہیں کہ ایک مرتبہ جب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کوہاٹ تشریف لائے بارشیں شروع ہو گئیں جو کئی دن تک لگاتار جاری رہیں۔ ایک دن ظہر کے بعد ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور اب تو مکانات بھی گرنے لگے فرمایا "مسئلہ سنو ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں بارش نہ ہوئی۔ جمعہ کے دن کسی

Marfat.com

صحابی نے عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ بارش ہو۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے۔ دعا فرمائی۔ اسی دم بارش شروع ہوگئی اور متواتر ایک ہفتے ہوتی رہی۔ دوسری جمعہ اسی صحابی یا کسی اور نے عرض کیا کہ حضور اب تو مکانات بھی گرنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے فرمایا۔

الھم حوالینا ولا علینا

بارش بند ہوگئی

جس وقت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے یہ سنایا ایک خاص لہجہ میں فرمایا اور ہم دیکھ رہے تھے کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ پر ایک عجیب کیفیت تھی اور آپ کے ہاتھ مبارک میں دستی رومال تھا۔ اسے بل دے رہے تھے۔ تین بار اسی لہجہ میں اسی کیفیت میں حضور نے یہ الفاظ دہرائے' ایک دو منٹ بعد جب ہم باہر نکلے تو آسمان بالکل صاف تھا اور بادلوں کا کہیں نشان نہ تھا۔

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی دعا و تصرف کو مسئلہ میں چھپا دیا تھا۔

کرامت نمبر ۸۶ : چشمہ کا پانی بڑھا دیا

حضرت مولوی قاضی محمد فاضل صاحب کوہاٹی کا بیان ہے کہ ہمارے شہر کوہاٹ کے ... ایک برساتی نالہ ہے جسے توئی کہتے ہیں اس کے ایک کنارے کے قریب ایک چشمہ تھا ہے جسے چشمہ اولیاء کہتے ہیں جس کے متعلق روایات ہے کہ کسی ولی اللہ نے اپنا نیزہ گاڑا تھا تو وہاں سے پانی نکل آیا تھا اور وہ اب تک جاری ہے لیکن اس کا پانی بہت ہی تھوڑا تھا۔

ایک دفعہ جب حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کوہاٹ تشریف لائے تو اس چشمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ سایہ دار جگہ ہے۔ وہاں آرام فرمایا۔ چشمہ دیکھا اس میں کچھ دیر اپنا دست مبارک ڈالے رکھا پتہ نہیں کیا کیا کہ اس گھڑی سے چشمہ کا پانی پہلے سے

Marfat.com

کئی گنا زیادہ ہو گیا اور اب تک اسی طرح زیادہ پانی نکل رہا ہے اور جاری ہے کبھی کم نہیں ہوا۔

کرامت نمبر ۸۷ : نزع کے وقت مرید کے پاس تشریف فرما ہوئے

حضرت مولوی قاضی محمد فاضل صاحب کوہائی راوی ہیں کہ ہمارے ایک مخلص پیر بھائی میاں عصمت اللہ تھے۔ ان کی بیوی نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ آخری وقت میاں صاحب موصوف نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے پاس کرسی رکھ دو اور باہر چلی جاؤ۔ میرے پیرو مرشد قبلہ تشریف لا رہے ہیں اس نے کرسی رکھ دی اور باہر چلی گئی دروازہ بند کر دیا لیکن درزوں سے جھانکا اور دیکھا کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ کر چلے گئے بعد اس نے ایک ہماری پیر بہن سے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا حلیہ بیان کر کے پوچھا کہ کیا تمہارے پیرو مرشد کا حلیہ ایسا ہے تو انہوں نے تصدیق کی۔ تب اس نے یہ واقعہ بیان کیا
(نوٹ : ظاہر ہے کہ حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ بہ نفس نفیس تشریف لائے تھے ورنہ صرف میاں صاحب کو نظر آتے ان کی بیوی کو نظر نہ آتے۔"

کرامت نمبر ۸۸ : ایک مریدہ کا وفات کے بعد اور تدفین سے قبل حضور کی زیارت سے مشرف ہونا

جناب حوالدار ممتاز علی خاں صاحب ممتاز راوی ہیں کہ جہلم کے علاقہ میں ایک عورت حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی مریدہ صادقہ تھی۔ جب اس کا انتقال ہونے لگا تو

Marfat.com

اس نے وصیت کی کہ جب تک حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تشریف نہ لائیں اس کا جنازہ نہ اٹھانا۔ انتقال ہونے کے بعد اعلیٰ حضرت والا شان رحمتہ اللہ علیہ کو تار دیا۔ آپ اسی وقت ریل میں سوار ہو کر تشریف لائے۔ جب جنازہ پر سے چادر اٹھائی تو میت کی دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ جب اس نے زیارت کرلی تو آپ نے فرمایا۔ "بس بیٹی۔ آنکھیں بند کرلو۔"

کرامت نمبر۸۹ : بچھو مست ہو گیا اور ڈنک نہیں مارا

جناب ممتاز علی خان صاحب ممتاز راوی ہیں کہ ایک مرتبہ سالانہ عرس شریف کے موقع پر علی پور شریف میں ایک جگہ مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی کے پاس دس بارہ آدمی بیٹھے تھے۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔

مولوی صاحب نے ایک زندہ بچھو ہم سب کو دکھا کر فرمایا کہ تم کو اپنے پیارے مرشد حضور قبلہ عالم شاہ جماعت (رحمتہ اللہ علیہ) کے نام کا کرشمہ دکھاتا ہوں اور فرمایا "یا شاہ جماعت" پھر بچھو کو اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ بچھو ہتیلی پر گھومتا رہا۔ نہ کہیں گرا اور نہ ہی ڈنک مارا بڑا زہریلا بچھو تھا۔

کرامت نمبر۹۰ : کروڑوں بے نمازیوں کو نمازی بنا دیا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں راوی ہے کہ حضور قبلہ عالم روحی فداہ اکثر بیشتر اپنی اسی سالہ تبلیغ حیات میں اپنے مواعظ حسنہ میں حاضرین سے ہاتھ اٹھوا کر اور کلمہ شریف پڑھوا کر قسم لیتے کہ آج سے کوئی نماز قضا نہیں کریں گے اور اگر قضا کی اور اس دن کچھ کھایا تو خنزیر کھایا۔ قسم لینے کے بعد فرماتے کہ تم نے کلمہ پڑھ کر عہد کیا ہے اگر اس عہد کو توڑو گے تو تمہاری بیوی تم پر حرام ہو جائے گی اس طرح قسم کھانے کے بعد شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو پختہ نمازی نہ بن گیا ہو اور بہتوں نے اپنے نمازی بن جانے کا

Marfat.com

حضور سے اعتراف کیا۔

ایسا ہی ایک واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۳۹ء میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں حج کے لئے جہاز رحمانی پر سفر فرما رہے تھے۔ روزانہ بعد نماز ظہر جہاز میں وعظ فرماتے ایک دن آپ نے فرمایا ہم میں ایسے بھی عازمان حج ہیں جو پنج وقتہ نماز نہیں پڑھتے اس کے بعد شب معراج مبارک میں پنج وقتہ نماز فرض ہونے کی تفصیل بیان کر کے حاضرین سے کلمہ شریف پڑھوا کر عہد لیا۔ اس وعظ میں جہاز کے.... ڈیک پر کٹہرے سے ٹیک لگائے ہوئے سوٹ بوٹ پہنے کرنل سر حسان سہروردی آئی ایم ایس سابق پرنسپل میڈیکل کالج کلکتہ و وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی بھی تھے جو سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر حسین شہید سہروردی کے چچا تھا۔ وعظ کے بعد کرنل سر حسان سہروردی حضور کے کمرے میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ "حضرت! آج میں آپ کے وعظ میں شریک تھا۔ آج آپ نے مجھے مسلمان اور نمازی بنا دیا۔ آج تک میں ننگ خاندان تھا کبھی کبھار نماز پڑھ لیا کرتا تھا اور ان میں سے تھا جن کا ذکر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوہ والسلام نے فرمایا تھا۔ آج آپ نے عہد لیا ہے انشاءاللہ اب میری کوئی نماز قضا نہ ہوگی۔ چنانچہ دوران سفر میں بھی اور قیام مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں بھی جناب حسان سہروردی صاحب روزانہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتے کہ اب تک میری ایک نماز بھی قضا نہیں ہوئی اور انشاءاللہ تعالیٰ تادم واپسی قضا نہ ہوگی۔

کرامت نمبر ۹۱ : انگوٹھے کے نشانات بدل دیئے

حضرت قاضی مولوی محمد فاضل صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے گجرات کچہری میں ایک درخواست دی۔ جس پر عرائض نویس نے ان کے دستخط اور نشان انگوٹھا دونوں لے لئے اور اپنے رجسٹر پر بھی لے لئے۔ غالباً اس درخواست میں کوئی قابل گرفت بات تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی مقدمہ میں مجھے طلب

Marfat.com

کیا گیا اور میرے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بھی طلب کیا گیا۔ جب میری شہادت ہوئی تو مجسٹریٹ نے عرائض نویسی کا رجسٹر دکھاتے ہوئے مجھ سے پوچھا کہ یہ دستخط تمہارے والد کے ہیں۔ مجھے علم نہ تھا کہ وہ ان دستخطوں سے انکار کر چکے ہیں۔ واقعہ یہ تھا کہ اصل درخواست گم ہو چکی تھی اس لئے عرائض نویس کا رجسٹر پیش کیا گیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ دستخط ان ہی کے ہیں۔ اس پر عدالت نے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں کی دسوں انگلیوں کے نشانات لئے اور بمعہ رجسٹر برائے تشخیص پھلور بھیج دیئے جہاں انگلیوں کے نشانات کی تشخیص کا دفتر ہے۔ میں حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ واقعات یہ ہیں دعا فرمادیں۔ مسکرا کر فرمایا :

"تم نے خود اپنے والد کو پھنسا دیا ہے۔ ہمیں کیا کہتے ہو" پھر فرمایا "بھئی کرو دعا" پھر آپ نے دعا کی۔ حضور قبلہ عالم روحی فداہ کی دعا توجہ مبارک کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ پھلور کے کاغذات واپس آئے کہ انگوٹھے کا نشان نہیں ملتا۔

کرامت نمبر ۹۲ : گھر سے بھاگا ہوا واپس آگیا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں راوی ہے کہ ایک مرتبہ جب اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم بنگلور میں رونق افروز ہوئے جناب سیٹھی محمد شریف صاحب تاجر پارچہ نے دعا کی کہ ان کا اکلوتا اٹھارہ سالہ لڑکا تین ماہ سے غائب ہے، مختلف مقامات میں جہاں اقربا ہیں اور جہاں تجارتی تعلقات کے دوست ہیں خوب تلاش کرائی ہے کوئی پتہ نہیں چلا اس کی والدہ بہت بے قرار ہے۔ حضور دعا فرمادیں کہ وہ جہاں بھی ہو گھر واپس آجائے۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور وہ وقت بعد نماز ظہر تھا۔ اس کے تیسرے دن صبح وہ لڑکا بخیر گھر آگیا۔ کہا ساری مدت بمبئی میں تھا۔ ایک ہوٹل میں نوکر ہوگیا۔

Marfat.com

پرسوں ظہر و عصر کے درمیان مجھے والدین بہت یاد آئے۔ فوراً اسی وقت اسٹیشن روانہ ہوا اور دو رات کے ریل کے سفر کے بعد آج گھر پہنچا ہوں۔

کرامت نمبر ۹۳ : ننگی تلواریں لئے ہوئے

تین لاکھ مجاہدین کا جلوس نکالا

جناب قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کا بیان ہے کہ جب تحریک مسئلہ مسجد شہید گنج لاہور زوروں پر تھی۔ راولپنڈی کانفرنس میں قوم نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو امیر الملت تسلیم کیا۔ سکھوں کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی کے لئے پنجاب کے طول و عرض میں دورہ کر کے پروپیگنڈہ کرنے کے لئے آپ نے علما اسلام کو ہدایت فرمائی تو مولوی محمد اسحاق صاحب مانسہروی اور دیگر علماء نے عرض کیا کہ اس غرض کے لئے حضور فوراً چندہ کا اعلان فرمادیں۔ حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا کہ جب میں فقیر تھا تو کسی سے چندہ خود طلب نہیں کیا اور چندہ خور نہیں ہوا۔ اب قوم نے مجھے امیر بنایا ہے تو اب میں کیسے چندہ طلب کروں۔ حضور قبلہ عالم نے خود پشاور سے دہلی تک طوفانی دورے فرمائے اور قوم کو تحریک کی اہمیت سے آگاہ فرمایا اور اعلان فرمایا کہ تاریخ فلاں کو لاہور میں مسلمانوں کا ننگی تلواروں کے ساتھ جلوس نکالا جائے گا ۔اس وقت تک فقط سکھوں کو بغیر لائسنس تلوار رکھنے کی اجازت تھی۔ مسلمانوں ہنود و عیسائی وغیرہ اقوام کو اجازت نہ تھی۔ آپ نے وائسرائے اور گورنر پنجاب کو پیشگی اطلاع دی کہ یا سب اقوام کو بھی تلوار رکھنے کی آزادی دیں یا سکھوں کو دی ہوئی اجازت منسوخ کریں ہم تو ہر حالت میں تلواروں کے ساتھ لاہور میں پرامن جلوس نکالیں گے۔ حضور والا شان کے تصرف سے سب اقوام کو تلوار رکھنے کی اجازت وائسرائے ہند سے مل گئی۔ ارباب حکومت نے کوشش کی کہ جلوس نہ نکلے کہ فساد کا اندیشہ ہوگا۔ آپ نے مانا نہیں.... اور فرمایا کوئی فساد نہ ہوگا۔ جلوس کا میں سردار اور

Marfat.com

ذمہ دار ہوں۔ تاریخ مقرر کی صبح تک پنجاب اور صوبہ سرحد کے گوشہ گوشہ سے جملہ لاکھوں نوجوان تلواروں کے ساتھ لاہور پہنچ گئے اور تخمینا چار پانچ لاکھ ننگی تلواریں لئے ہوئے مسلمانوں کا جلوس..... اس شان سے نکلا کہ اس کی نظیر چشم فلک نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔

راستے میں گورا فوج امن قائم رکھنے کے لئے کھڑی تھی سکھ مرعوب ہو کر اپنے گھروں میں چھپے رہے اور راستے کے جن حصوں میں فساد کا خطرہ تھا وہاں غیر مسلموں نے حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ پر جو خود ننگی تلوار لئے موٹر کار میں جلوس کے آگے رواں تھے پھول برسائے اور جلوس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اس پرامن جلوس کے ذریعے حکومت انگریزی اور سکھوں اور دیگر اقوام کو یہ دکھایا کہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت کے مقابل میں باطل نہیں آسکتا۔ گو سکھوں نے ہائی کورٹ پریوی کونسل سے مسجد شہید گنج کی زمین سکھوں کی ذاتی ملک ہونے کا فیصلہ حاصل کرلیا لیکن اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی توجہ مبارک سے اس زمین پر جیسا ان کا ارادہ تھا کہ اپنا گوردوارہ بنائیں گے آج تک نہ بنا سکے نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

کرامت نمبر ۹۴ : جانوروں کو بھی انسان بنادیا

جناب مولانا مولوی محمد خوب صاحب احمد آبادی نے فرمایا ہے کہ انسانوں کا تو ذکر کیا جانوروں کو بھی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت اور نظر کیمیا اثر نے انسان بنادیا اور عقل و فراست سے بہرہ ور فرمادیا۔

حضور کا موجو نامی ایک کتا تھا میں اس کی بہت تعظیم کرتا اور اسے روٹی دیا کرتا۔ ایک دن اس نے روٹی نہیں کھائی۔ تو میں نے حضور کے چھوٹے بھائی صاحب حضرت قبلہ سید صادق علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا آج جمعرات ہے اور موجو ہر جمعرات کو روزہ رکھتا ہے۔

Marfat.com

ایک وقت آدھی رات کے قریب موجو بڑا بے چین ہوا۔ حویلی کا بڑا دروازہ بند تھا۔ وہ اس سے ٹکریں مارتا تھا اور باہر نکلنا چاہتا تھا۔ اس کی کھٹ کھٹ سے حضرت قبلہ چھوٹے بھائی صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا دیکھو موجو کیا کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا موجو باہر نکلنا چاہتا۔ آپ نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ موجو باہر لپک گیا۔ پھر چھوٹے حضرت قبلہ لالٹین لے کر میرے ساتھ چھوٹی حویلی کی طرف تشریف لے گئے دیکھا کہ حویلی کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور ہرن آدھی زنجیر توڑ کر بھاگ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ موجو ہرن کے پیچھے گیا ہے لیکن آدھی زنجیر ہرن کے گھٹنوں کو زخمی کردے گی۔

اگلے دن قلعہ سوبھا سنگھ میں جو علی پور شریف سے تین میل دور ہے حضور قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت تھی۔ دوپہر کے وقت حضور اپنی لکی نامی گھوڑی پر سوار ہوئے اور لگام میں گرہ ڈال کر اس کی گردن پر ڈال دی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے بڑے بھائی صاحب حضرت قبلہ سید نجابت علی شاہ صاحب اور چھوٹے بھائی صاحب حضرت قبلہ سید صادق علی شاہ صاحب بھی گھوڑوں پر سوار تھے' حضرت حافظ صاحب حضرت قبلہ سید صادق علی شاہ صاحب بھی گھوڑوں پر سوار تھے' حضرت حافظ ظفر علی صاحب سائیں دین محمد سائیں فضل دین ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب قلعہ سوبھا سنگھ میں کھانے سے فارغ ہوئے تو یاران طریقت وہ بھاگا ہوا ہرن اور موجو کتا لے کر حاضر ہوئے انہوں نے کہا کہ علی الصباح ہم نے موجو کو ہرن کے ساتھ دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ دربار شریف سے بھاگا ہے اور موجو اس کی حفاظت کر رہا ہے ہم نے پکڑ لیا ہرن کی ٹانگیں زخمی ہیں چند دن ہرن کو ہمارے پاس چھوڑ دیا جائے جب تندرست ہو جائے گا تو دربار شریف پہنچا دیں گے۔ واپسی کے وقت حضور قبلہ عالم نے موجو سے فرمایا۔

"او موجو چلو۔" وہ حضور کے ہمراہ چلا آیا۔

حضور نے ..... موجو کو اور اپنی لکی نامی گھوڑی کو نورانی بنا دیا تھا۔ میں نے کئی بار دیکھا کہ حضور گھوڑی پر سوار ہو کر لگام اس کی گردن پر گرہ لگا کر ڈال دیتے اور گھوڑی

Marfat.com

بغیر اشارے کے منزل مقصود پر حضور کو پہنچا دیتی اسی طرح ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں بغیر ہانکے لے جاتی۔

کرامت نمبر ۹۵ : ایک عورت کو جن سے نجات بخشی اور جن کو مرید بنایا

حضرت مولانا مولوی محمد خوب صاحب احمد آبادی نے بیان فرمایا ہے کہ ایک دن علی پور شریف کی مغربی سمت چھوٹی مسجد میں حضور قبلہ عالم رحمتہ علیہ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ واپسی میں حضور کے پیچھے لوٹا لئے آرہا تھا۔ کچے مکان کے قریب جہاں اب پختہ حویلی ہے اور حضرت قبلہ صاحبزادہ سید اختر حسین شاہ شاہ صاحب مدظلہ العالی تشریف رکھتے ہیں لسوڑے کا درخت تھا۔ جب اس کے پاس پہنچے تو ایک جوان عورت سلطانہ بی بی نے مجھے کچھ دیتے ہوئے کہا۔

"لے مولوی پھڑ" اس کی آواز سن کر حضور نے اس کی طرف دیکھ کر مجھ سے فرمایا "اے نوں پھڑ لے نال لے چل۔" (یعنی اس کو پکڑ لو' ساتھ لے چلو) میں نے اس عورت کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچتا ہوا مردانے مکان کے والان میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے لاکر بٹھا دیا۔ حضور نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے اور اس سے فرمایا کہ "پڑھ اعوذ باللہ...." وہ عورت نہیں پڑھتی اور خاموش تھی۔ تھوڑی دیر بعد حضور نے مجھ سے فرمایا کہ :

"مولوی سوٹا لاؤ" حضور نے سوٹے کے درمیانی حصہ سے اس کو مارا اور فرمایا پڑھ اعوذ باللہ .... مگر عورت اب بھی خاموش رہی۔ میں نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اس عورت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر حضور نے اس سے پوچھا "تو جموں والے جعفر کو جانتا ہے" اس نے کہا "ہاں جانتا ہوں۔" آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

"اس سے میرا سلام کہنا" پھر فرمایا "آج کے بعد پھر کسی کو ایذا نہ پہنچانا اور تکلیف نہ دینا۔ جاؤ۔" وہ جن تھا چلا گیا۔ اس کے بعد عورت ہوش میں آکر شرم سے دوہری ہو گئی سر نیچے کر لیا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ "جاؤ۔ وضو کر کے آؤ" مجھ سے فرمایا کہ "سلطانہ کی چادر لے آؤ" میں اس کے گھر سے اس کی چادر لے آیا۔ وہ چادر اوڑھ کر حضور کے سامنے آبیٹھی۔ آپ نے اس کو توبہ کرا کے سلسلہ میں داخل فرمایا۔

میں نے ایک قصیدہ میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ایک عورت کے سر پر تھا جن کا اثر
آپ کے پاس لایا گیا کھینچ کر
اس پہ کی آپ نے فیض گستر نظر
وہ دو زانو ہو بیٹھا جھکا اپنا سر
المدد پیر سید جماعت علی
مشکلیں حل کروائے خدا کے ولی
جن سے باتیں کریں آپ نے جس قدر
حاضروں پر کھلا راز والا گہر
جن نے بیعت کری آپ کے ہاتھ پر
اس لئے آپ ہیں پیر جن و بشر
المدد پیر سید جماعت علی
مشکلیں حل کروائے خدا کے ولی

کرامت نمبر ۹۶ : زمین عطا فرمادی

حوالدار ممتاز علی صاحب ممتاز بلوچ رجمنٹ ایبٹ آباد نے بیان کیا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں کوئٹہ سے بیس روز کی رخصت لے کر دربار علی پور شریف حاضر ہوا حضرت قبلہ عالم

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ باب رحمت میں لیٹے ہوئے تھے۔ سخت بیمار تھے میں نے دست بوسی کی آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ "بڑی مدت میں آئے کہاں تھے" میں نے عرض کیا کہ کوئٹہ سے آرہا ہوں۔ تین دن ٹھہرنے کے بعد جب اجازت طلب کی تو حضور نے کمر کو تھاپ مار کر فرمایا۔ جا رب تینوں دنیا میں بھی خوش رکھے اور دین میں بھی تینوں پرواہ نہیں" میں رونے لگا۔ فرمایا "روتا کیوں ہے۔" عرض کیا "حضور بیٹھنے کا ٹھکانہ نہیں ملا۔ بال بچے ساتھ ساتھ رکھتا ہوں آپ نے فرمایا۔" کوئی جگہ بتاؤ۔" عرض کیا کہ " ہمارے بلوچ رجمنٹ کا ایک چک ہے اس میں مہاجر فوجیوں کو بسایا گیا ہے۔ وہاں دو مربعے ابھی اور ہیں اور ان کے ساتھ خالی مکان بھی ہیں۔ میں نے بہتری کوشش کی کہ ایک ان میں مجھے ملے مگر ناکامیاب رہا ہوں۔"

آپ خاموش ہو گئے۔ قلیل وقفہ کے بعد فرمایا "جا۔ ایک مربع رب نے تینوں دے دتا۔" (یعنی جا۔ رب نے تم کو ایک مربع دے دیا) میں روتا ہوا رخصت ہو گیا۔ دل میں خیال کیا۔ حضور نے نہ تو ہاتھ اٹھا کے دعا مانگی صرف زبان مبارک سے فرمادیا۔ جب کوئٹہ اپنی ملازمت پر حاضر ہو گیا تو چند ہی دن بعد اچانک بڑے دفتر سے حکم آیا کہ " ممتاز علی خاں کو چک نمبر ۱۰ میں ہم نے ایک مربع الاٹ کیا ہے اس کو بھیجو تاکہ وہ قبضہ لے لے" میں تو حیران ہو گیا کہ پہلے اس کے لئے ہزار کوشش کی ہاتھ پاؤں مارے لیکن ہر طرف سے صاف انکار ہوتا رہا مگر اب اس کوشش "دے دتا" نے آناً فاناً سب کام کرادیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com

کرامت نمبر ۹۷ : حضور قبلہ عالم

رحمتہ اللہ علیہ جنت کے ضامن ہوتے ہیں

ذاکر علی صدیقی رو ہتکی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ میرے ہم محلہ اور رشتے دار بابو حلیم الدین صاحب ۱۳-۱۹۱۲ء میں بی بی اینڈ سی آئی ریلوے میں دہلی میں اسٹیشن ماسٹر تھے اور روہتک میں حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی کئی بار زیارت کر چکے تھے لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بمبئی سے دہلی تشریف لائے اور روہتک جانے کے لئے اسٹیشن پر گاڑی بدلنی تھی ساتھ خادم نہ تھا وہ بیمار تھا اور بمبئی میں ٹھہر گیا تھا۔

حضور نے قلیوں سے فرمایا کہ ہمیں روہتک والی گاڑی میں سوار کرادو حضور کی شان و شوکت اور سامان کی زیادتی دیکھ کر قلیوں نے آپ کو امیر خیال کیا اور کہا کہ ہم دس روپے لیں گے۔ حالانکہ روہتک کی گاڑی اسی پلیٹ فارم کے دوسری طرف کھڑی تھی لیکن قلیوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں اسٹیشن سے باہر جا کر چکر کاٹ کر سوار کرانا پڑے گا اور یہ بات صرف اس وجہ سے بتائی کہ انہوں نے دس روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا ہم دس روپے دے دیں گے لیکن ہم کو باہر جانے کی تکلیف مت دو۔

مگر قلی اپنی بات پر ہی اصرار کرتے رہے۔ اتنے میں بابو حلیم الدین صاحب پارسلوں کی پڑتال کرتے ہوئے قریب آگئے اور جوں ہی حضور قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ پر ان کی نظر پڑی فوراً آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور عرض کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ حضور نے قلیوں کی گفتگو بیان کی۔

Marfat.com

بابو حلیم الدین صاحب نے اسی وقت ان قلیوں کے بلے چھین لئے اور ڈانٹا کہ تم مسافروں کو خواہ مخواہ تنگ کرتے ہو اور اپنے سرکاری قلیوں کے ذریعے حضور کو معہ سامان بہ سہولت و اطمینان روہتک والی گاڑی میں سوار کرادیا۔ حضور والا شان رحمتہ اللہ علیہ بابو صاحب کے اس خلوص و محبت سے بے انتہا خوش ہوئے اور بابو صاحب سے فرمایا کہ "تم نے ہماری ایسی خدمت کی ہے کہ ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔ ہم تمہاری جنت کے ضامن ہیں۔"

(نوٹ : سفر میں تنہائی میں مشکل کے وقت اپنی کرامت سے غیبی مدد حاصل کرلی اور ظاہری مدد فرمانے والے بابو صاحب کو جنت کی پیشنگوئی سنادی)

Marfat.com

کرامت نمبر ۹۸ : مسجد شریف نبوی علی صاحبہا الف الف الصلواۃ والتحیاہ والسلام شہید کئے جانے کے خطرے سے بچنے کا انتظام فرمایا

نیاز مند بخشی مصطفیٰ علی خاں عرض کرتا ہے کہ شعبان ۱۳۷۰ھ کے مطابق جون ۱۹۵۱ء میں اعلیٰ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے حج کی اجازت طلب کی تو آپ نے ارشاد فرمایا "فقط حج نہیں ہجرت مدینہ منورہ کرو"

نیاز مند نے جس کے دل میں عرصہ سے ہجرت کی تمنا چٹکیاں لے رہی تھی فوراً بسرو چشم قبول کیا گو دل میں یہ آرزو بھی تھی کہ ابھی کچھ دن اور آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہ کر اور زیادہ اکتساب فیض کرتا لیکن حکم کے مطابق ۱۳ ر ذ۔ عقدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۷ ر اگست ۱۹۵۱ء کو طیارہ سے جدہ پہنچا اور دوسرے دن حاضر دربار پر انوار ہو گیا۔ دوم ذوالحجہ کو مکہ معظمہ حاضر ہوا اور یہاں ۴ ر ذوالحجہ کو اعلیٰ حضرت کے بعمر ایک سو اٹھارہ سال ۲۶ ر ذ۔ عقدہ شب جمعہ کو وصال ہونے کی خبر بذریعہ ڈاک ملی۔ آپ کے لئے ایک ختم شریف مکہ مکرمہ میں اور چالیسویں کا ختم شریف مدینہ منورہ میں کرایا اور بندہ ہر سال آپ کا عرس شریف مدینہ منورہ میں کر رہا ہے۔

بعض یار و اغیار نے یہ تصور کیا کہ حضور قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے نیاز مند کو ہجرت کرنے کا حکم سال بہ سال ختم شریف کراتے رہنے کے .... واسطے دیا تھا حالانکہ یہ غلط ہے اس لئے کہ جو ذات اقدس دوسروں کو جنت کی ضمانت دے۔ فاسقوں کو ولی چوروں

Marfat.com

کو قطب بنادے کیا وہ ہمارے عرسوں اور ختموں کی منتظر ہوگی۔

اس کے بعد مخلص یاران طریقت کے تعاون و امداد سے یہاں مدینہ منورہ میں نیاز مند نے ایک سہ منزلہ رباط بنام "رباط جماعت منزل" آپ کی یادگار میں تعمیر کرائی تو اکثر نے یہ گمان کیا کہ یہ یادگار بنانے کے لئے نیاز مند کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

لیکن اعلیٰ حضرت قدس سرہ فداہ روحی نے جس عظیم اور اہم مقصد کے لئے نیاز مند کو ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ نے اپنے علم غیب اور کشف سے معلوم کرلیا تھا کہ مسجد شریف نبوی علی صاجبہا افضل و اکمل التحیاہ و الصلواہ معہ گنبد خضراء و جمیع ماثر مبارک شہید کئے جانے کے خطرے میں ہے اور اس نیاز مند غلام کے ذریعے ان کو بچانے کا اہتمام مقصود اعلیٰ حضرت ممدوح تھا۔ اس کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے

۱۹۵۱ء میں سعودی عرب کے بادشاہ نے چند مصری انجنیئروں سے ایک تحریری سند اس امر کی حاصل کی کہ حرم شریف نبوی علے صاجبہا الوف التحیاۃ و الصلواہ والسلام کی سو سالہ عمارت نہایت بوسیدہ ہوگئی ہے اس کو فوراً شہید کردیا جائے اور اس کی بجائے نئی عمارت بنائی جائے اسی فٹ بلند نئی عمارت کے نقشے بھی انہی مصری انجنیئروں سے تیار کروائے جس میں محراب و مصلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹا کر صاف جگہ کردی تھی۔ منبر شریف کو عہد حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام مبارک سے بدل کر نئی عمارت کے عین وسط میں کردیا تھا اور باقی ماثر مبارک یعنی

(۱) اسطوانہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۲) اسطوانہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ

(۳) اسطوانہ خانہ و اسطوانات

(۴) سریر

(۵) حسرس

(۶) وفود

Marfat.com

(۷) جبرائیل علیہ السلام اور گنبد خضراء مبارک بھی محو کر دیئے گئے تھے اور جالی مبارک کی جگہ دیواریں تجویز کی تھیں اور اعلان فقط یہ کیا گیا تھا کہ مسجد شریف کی توسیع ہوگی اور چاروں طرف تنگ گلیوں کی بجائے وسیع و کشادہ راستے اور بازار بنائے جائیں گے۔ عالم اسلام ایسے اعلان سے دھوکے میں رہے کہ مسجد شریف کی توسیع ہوگی اور گنبد خضراء و تمام ماثر وغیرہ محو ہونے کی تجویز سے بے خبر تھے۔ سب کو یہ علم ہے کہ سعودی ارباب حکومت کے مذہب میں گنبد خضراء جالی مبارک محراب و مصلے اقدس اور جمیع دیگر ماثر شریف جن کی توقیر و تعظیم ہمیشہ سے تمام اہل سنت و الجماعت کے قلوب میں جاگزیں ہے۔ بدعت اور نشانات کفر و شرک ہیں۔ جمیع عالم اسلام کی بے خبری کی حالت میں ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء کے حج سے قبل ان کا مٹا دینا ہی نئی عمارت کی تعمیر کا اصل مقصد تھا۔ ورنہ حرم پاک کی ۱۸۴۸ء میں ترکوں کی تعمیر کردہ عمارت ہر ماہر فن تعمیر کی نظر میں اور عوام کی بھی نظر میں صدہا سال تک قائم و پائیدار رہنے والی عمارت ہے، جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

بندہ نے مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے ہوئے دیکھا کہ مسجد شریف کے اطراف کی عمارتیں منہدم کرائی جا رہی ہیں اور مسجد شریف کا شمال غربی حصہ بھی گرانا شروع کرا دیا ہے گو وہ اتنا مضبوط اور پائیدار ہے کہ اس کے ایک ایک ستون کی مضبوطی کا یہ عالم ہے کہ ستون سے باندھی ہوئی موٹی موٹی زنجیریں بل ڈوزر و موٹر ٹریکٹر سے باندھ کر کھینچنے سے ٹوٹ جاتی ہیں اور ستون اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ عمارت مزدوروں سے نہیں ٹوٹتی تو بل ڈوزر اور ٹرک کی طاقتوں سے گرائی جاتی ہے۔ یہ ہے بوسیدہ کہلائی ہوئی عمارت جو زائرین کے لئے مخدوش بتائی گئی تھی۔

ایسی حالت میں اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے نیاز مند کو القا ہوا کہ "تم تمام عالم اسلام کو آگاہ اور متنبہ کرو کہ وہ پرزور احتجاج کریں کہ مسجد شریف گنبد خضراء اور تمام ماثر مبارک ہرگز نہ گرائے جائیں.... ان کو باقی و محفوظ رکھا جائے اور قبرستان جنۃ البقیع کے گنبدوں اور مزارات مقدسہ کی طرح مٹا کر

Marfat.com

نیست و نابود نہ کردیئے جائیں نیاز مند نے بہ تعمیل ہدایت ہندوستان و پاکستان کے مختلف علماء کو متواتر دو ماہ تک خطوط لکھ کر آگاہ کیا اور احتجاج کرنے کی گزارش بھی کی مگر افسوس کہ کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی اور کوئی ٹس سے مس نہ ہوا آخر کار اخباروں میں شائع کرنے کے لئے ایک مفصل مضمون لکھا جس میں مسجد شریف کے متعلق سعودی ارباب حکومت کے تمام پوشیدہ ارادوں اور بنیادی ارادوں کو فاش کیا۔ اس مضمون کو اپنے مکرم برادر طریقت جناب احمد دین صاحب انجم کو ارسال کیا کہ وہ مختلف اخباروں کے ایڈیٹر و سب ایڈیٹر رہ چکے ہیں جس اخبار میں چاہیں اخبار کے ایڈیٹر کو نفس مضمون کی پوری صحت و صداقت کا یقین دلا کر شائع کرادیں۔ جناب انجم صاحب نے جو اس وقت کراچی کے روزنامہ المنتظر کے ایڈیٹر تھے خود اپنے اخبار میں اس مضمون کو مختصر کرکے شائع کیا۔ جمعیت العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی جن کے دل پر بندہ کے بیس سے زیادہ خطوط کا اثر نہیں ہوا تھا۔ اب المنتظر میں مضمون پڑھ کر بے حد متاثر ہوئے۔

انہوں نے کھلم کھلا نہایت زوردار احتجاج شروع کیا اور بندہ کی رائے کے مطابق اپنے احتجاج اور جلسوں کے قراردادوں کی تفاصیل سے از مشرق تا مغرب تمام علماء عالم اسلام کو آگاہ کیا اور تمام ممالک اسلامی میں گنبد خضراء اور مسجد شریف کے ناحق شہید کرنے کے پروگرام پر غم و غصہ کی لہر دوڑا دی۔

نتیجہ یہ ہوا کہ انڈونیشیا سے مراکش تک تمام اسلامی ممالک سے احتجاجی درخواستیں شاہ عبدالعزیز آل سعود کے پاس یکے بعد دیگرے پہنچنی شروع ہو گئیں۔ ان کے اثر سے مسجد شریف کا باقی حصہ گرانا ملتوی کردیا گیا چونکہ احتجاج کی بنا پاکستان سے ہوئی تھی۔ اس لئے پاکستان کے گورنر جنرل غلام محمد کو معہ چند پاکستانی انجنیئروں کے مدینہ منورہ پہنچ کر مسجد شریف کا معائنہ کرکے رائے دینے کی دعوت بادشاہ سعودی مملکت نے دی۔ چنانچہ گورنر جنرل نے تین انجنیئروں کو پہلے روانہ کیا۔ اور خود بعد میں آئے۔ مدینہ منورہ آتے ہوئے بھی اور واپسی پر بھی گورنر جنرل اور انجنیئروں کا دارالحکومت ریاض

Marfat.com

میں شاندار استقبال کیا گیا اور ان کو بیش بہا تحائف و ہدایا پیش کئے گئے دونوں حکمرانوں نے سیاسی مصلحت کے پیش نظر انجنیروں سے یہ رپورٹ لکھوائی کہ مسجد شریف کا جو حصہ شہید ہو گیا وہ تو ہو گیا' باقی ابھی کم سے کم پچاس سال تک بالکل محفوظ رہے گا اگرچہ عالم اسلام کے جمیع ماہرین تعمیرات کی رائے ہے کہ ابھی صدہا سال تک محفوظ رہے گا جیسا کہ اندلس میں دس تا بارہ سو سال قبل مسلمانوں کے تعمیر کردہ مساجد و شاہی قصور آج تک محفوظ ہیں۔

اس مصلحتی رپورٹ کی بنا پر گنبد خضراء اور مسجد شریف جو ۱۸۴۸ء میں ترکوں نے تعمیر کیں معہ جمیع ماثر مبارک جو چودہ سو سال سے اپنے اپنے مقامات پر محفوظ ہیں شہید ہونے سے بچ گئے۔ گنبد خضراء مبارک تو جمیع عربی و عجمی شاعروں کا معشوق اور زائرین مدینہ منورہ کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ پچاس سال بعد جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ انشاءاللہ یہ اس کے بعد بھی محفوظ و مامون رہیں گے۔ یہ تھا اصل مقصد جس کو پورا کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے اس نیاز مند غلام کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا کہ آں عالی جناب اقدس نے اپنے علم و غیب کی بنا پر معلوم کر لیا تھا کہ حرم شریف نبوی مع گنبد خضراء شہید ہونے کے خطرے میں ہیں اور ان کے بچانے کے لئے اس ناچیز غلام کو ذریعہ اور سبب بنانا مقصود تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ حضور قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی دوسرے یار یا غلام کو ہجرت کرنے کا حکم کبھی نہیں دیا.... جن یاروں نے ہجرت کی انہوں نے اپنی مرضی سے کی۔

Marfat.com

کرامت نمبر۹۹ : خشک کنوئیں میں پانی کی سوت جاری فرمائی

نوٹ :۔ رسالہ آستانہ دہلی ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء میں محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ بنگلوری نے اسکرامت کو زیور نظم سے آراستہ فرما کر یوں بیان فرمایا ہے۔

حقیقت آئی ہے لب پر میرے سنانے کی
کہ یاد ہے کہ کسی گزرے ہوئے زمانے کی
فرید کوٹ جو پنجاب میں ریاست تھی
علاقہ بھر میں زمین کی وہاں یہ حالت تھی
ہر اک طرف تھے بیابان ریت کے چٹیل
کہیں شجر تھے نہ تھیں جھاڑیاں نہ پھول نہ پھل
ہمیشہ خشک گزرتی تھی اس جگہ برسات
زیادہ نہر کے پانی پہ تھا مدارِ حیات
کسی نہ چاہ جو کھودا تو پھر یہ قسمت تھی
کہ کھودنے پہ نکلتا کچھ اس میں پانی بھی
عمیق چاہ تھے جتنے تھے اور کم پانی
وہاں جو تھی تو فقط ریت کی فراوانی
اسی میں لوگ مگر کھیتیاں اگاتے تھے
جو سر پہ پڑتی تھیں سب سختیاں اٹھاتے تھے
تھے اہل قریہ زراعت میں ہوشیار بہت
جگہ جگہ تھے مسلمان کاشتکار بہت
کچھ اتفاق ہوا اک گاؤں میں ایسا

Marfat.com

کہ ایک شخص نے ایک چاہ کھیت میں کھودا
غریب لوگوں نے گہرا اسے بہت کھودا
مگر نہ قطرہ آب اس میں ایک بھی نکلا
شکستہ دل وہ مسلمان کاشتکار ہوا
فضول خرچ کا بے چارہ زیر بار ہوا
مگر وہ شاہ جماعت علی سے بیعت تھا
ہر اعتبار سے اک پیکر عقیدت تھا
یہ روئیداد تکالیف عرض کی اپنی
یہ بدنصیبی انہیں لکھ کے بھیج دی اپنی
ہوا یہ اذن وہاں سے ہم آنے والے ہیں
تمہارے رنج میں حصہ بٹانے والے ہیں
غرض ورود مبارک ہوا وہاں آخر
بنی زمین وہ گاؤں کی آسماں آخر
پہنچ کے آپ نے خادم سے پھر یہ فرمایا
اک آفتابہ تو پانی سے بھر کے لے آنا
وہ آفتابہ لیا اور آئے چاہ کے اوپر
وہ سب انڈیل دیا پانی چاہ کے اندر
بنا توجہ حضرت سے کام یوں بگڑا
خدا کی شان کہ پانی کا سوت بہہ نکلا
تمام کھیت کو سیراب کردیا اس نے
کمی کو پانی کی اک خواب کردیا اس نے
مصیبت آئی ہوئی آدمی کی ٹلتی ہے
نگاہ مرد خدا قسمتیں بدلتی ہے

Marfat.com

واقعہ نمبر ۱۰۰

میرے والد ماجد بخشی محمود حیدر علی خان (مرحوم) ۱۲۔۱۹۱۱ء میں حضرت قبلہ عالم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مریدوں میں شامل ہوئے۔ ہمارا پورا خاندان سوائے میرے والد صاحب، حضرت قبلہ عالم کی بیعت کر چکا تھا کیونکہ میرے والد صاحب میسور کے مشہور سید خاندان کے بزرگ سید احمد علی صاحب سے عقیدت رکھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ والد صاحب کا رجحان قادری سلسلہ کی طرف تھا اور حضرت صاحب نقشبندی میں داخل فرماتے تھے۔ میری دادی صاحبہ جو حضرت صاحب سے نسبت رکھتی تھیں والد صاحب کو بھی حضرت صاحب سے بیعت کرانا چاہتی تھیں۔ لہٰذا انہوں نے حضرت سید احمد علی سے گزارش کی والد صاحب کو سمجھائیں۔ سید صاحب نے والد صاحب سے فرمایا کہ میرا لڑکا (حکیم آزاد صاحب مرحوم) بھی حضرت قبلہ عالم کی بیعت کر چکا ہے۔ تم بھی والدہ کی خواہش کے مطابق حضرت قبلہ عالم سے بیعت کر لو ورنہ کل سے میرے گھر نہ آئیں۔

حضرت سید صاحب کی ترغیب و ہدایت پر والد صاحب حضرت قبلہ عالم سے شرف ملاقات کے لئے اعظم مسجد میسور گئے۔ جہاں عصر سے پہلے حضور وعظ فرما رہے تھے۔ والد صاحب پریشان تھے کہ اپنا مسئلہ و مدعا کیوں کر بیان کریں گے کہ حضرت صاحب بعد عصر گفتگو نہیں فرماتے۔ اس وقت حضرت صاحب مسجد کے پچھلے صحن میں تشریف لائے اور والد صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو قادری سلسلہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو تہجد کے وقت میرے پاس آنا۔ تجھے قادری سلسلہ میں داخل کروں گا۔

میرے والد صاحب بہت حیران کہ انہوں نے کسی سے بھی اس کا ذکر نہیں کیا اور حضرت صاحب کو باوجود کہ مجھے جانتے بھی نہیں تھے ان کی خواہش کا علم کیسے ہوا۔

واقعہ نمبر ۱۰۱

یہ واقعہ ۲۶۔۱۹۲۵ء کا ہے۔ میرے بھائی احمد علی خان (مرحوم) کو استاد صاحب قرآن شریف صحیح طریقے پر نہیں پڑھا رہے تھے لہٰذا حضرت قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ نے

Marfat.com

میرے والد بخشی حیدر علی خان (مرحوم) کو ہدایت کی کہ بھائی صاحب کو عبداللہ حسین خلیل صاحب (جو بنگلور میں حضرت صاحب کے خلیفہ تھے) سے قرآن شریف پڑھوائیں والد صاحب نے حسب ہدایت حضرت خلیل صاحب سے گزارش کی اور حضرت خلیل صاحب نے بوجہ حضرت قبلہ عالم بخوشی منظور فرمالیا۔ والد صاحب نے وہی نذرانہ جو پہلے استاد کو دیا کرتے تھے۔ حضرت خلیل صاحب کو اس تدریس کی وجہ سے ایک ٹیوشن چھوڑنی پڑی جس سے انہیں مالی نقصان ہوا۔

حضرت قبلہ عالم نے والد صاحب سے نذرانہ کے لئے دریافت کیا اور والد صاحب کے بتانے پر' اس نذرانہ میں اضافہ کی ہدایت فرمائی جب والد صاحب نے حضرت خلیل صاحب کو نذرانہ میں اضافہ سے مطلع کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو اضافہ کی گزارش نہیں کی تھی۔ تو والد صاحب نے واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر حضرت خلیل صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور کہا کہ اس ذمہ داری کے لئے ایک ٹیوشن چھوڑنا پڑا حضرت قبلہ عالم نے اضافہ کرا کر اس نقصان کی تلافی کرا دی۔

واقعہ نمبر ۱۰۲

یہ ۱۹۴۱ء کا واقعہ ہے۔ میں والد صاحب کے ساتھ علی پور شریف حاضر ہوا وہ میرا بچپن تھا۔ حضرت قبلہ عالم ازراہ تلطف اپنے برتن سے نرم چاول مجھے عطا فرماتے تھے۔ ایک رات جب بالائی منزل پر رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ میرے والد صاحب ہم سب بھائیوں کے ہمراہ اوپر پہنچے کیونکہ اس زمانہ میں بجلی نہ تھی لالٹین کی مدہم روشنی میں حضور کا چہرہ مجھے مشکل سے نظر آرہا تھا اور دسترخوان پر ہم حضرت صاحب سے کافی فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ میرے دل میں آیا کہ پیر بھائی کہتے ہیں حضور دل کی بات جان لیتے ہیں دیکھیں اب حضور مجھے میر خواہش پر نرم چاول دیتے ہیں۔ بس کیا دیر تھی فوراً ہی حضور نے فرمایا کہ حمید کہاں ہے اور میری طرف چاول کا برتن بڑھایا۔ میں خوفزدہ ہو گیا اور شرمسار بھی۔ پھر معاً خیال آیا کہ میں خوش نصیب ہوں ایسے بزرگ ہمارے مرشد ہیں اور اس طرح وہ ہمیں ہر پریشانی سے محفوظ رکھیں گے۔

Marfat.com

واقعہ نمبر ۱۰۳

یہ واقعہ مئی ۱۹۴۶ء بنگلور کا ہے۔ میری بہن نور جہاں اپنی بیمار لڑکی کو لے کر بنگلور آئیں۔ بچی کو شدید قسم کا ڈائریا تھا۔ ہماری فیملی ڈاکٹر نے بہت علاج کیا لیکن جب کوئی فائدہ نہ ہوا تو میرے والد بخشی حیدر علی خان صاحب نے بچی کو مشن اسپتال میں داخل کرادیا۔ یہاں کی ڈاکٹر یارسن اور اسٹاف نرس' جن کے ہماری فیملی سے اچھے مراسم تھے بڑی توجہ سے علاج کیا (حتیٰ کہ آکسیجن دی) لیکن افاقہ نہ ہوا اور ڈاکٹر نے مایوسی کا اظہار کیا اور علاج بند کرنے کو کہا کیونکہ بچی کو آکسیجن دی جارہی تھی۔

بہن کی پریشانی دیکھ کر والد صاحب کو اچانک خیال آیا کہ حضرت نور حسین صاحب قبلہ اس وقت بنگلور میں کمشنر اسماعیل صاحب کے ہاں مقیم ہیں۔ والد صاحب نے میرے بھائی احمد علی صاحب کو حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا کہ درخواست کرے حضرت صاحب اسپتال تشریف لاکر بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

والد صاحب کی درخواست پر حضرت صاحب نے کرم فرمایا اور اسپتال تشریف لائے ۔بچی کو دیکھا۔ واپسی پر بڑے اعتماد سے فرمایا احمدی سے کہنا فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ بچی انشاء اللہ بہت جلد صحت یاب ہوجائے گی اور آپ نے زور دے کر کئی بار کہا۔ میں اس وقت پورچ کے نزدیک کھڑا تھا۔ میں نے اور دوسرے موجود لوگوں نے سوچا کہ ڈاکٹر نے بالکل جواب دیدیا ہے۔ حضرت صاحب نے یہ بات ہماری دل بستگی کے لئے فرمادی ہے۔ دو دن تک ہم لوگ پریشان اور گومگو کے عالم میں رہے لیکن اب بچی کی طبیعت بہتر ہونا شروع ہوگئی۔ اب ڈاکٹر اور دیگر لوگ حیران تھے کہ لاعلاج اور مایوس العلاج کس طرح صحت مند ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر نے میرے والد صاحب سے کہا کہ خان صاحب یہ ایک معجزہ ہے۔ اس پر میرے والد صاحب نے بتایا کہ ہمارے پیر صاحب تشریف لائے تھے اور انہوں نے دعا کرکے کہا کہ بچی بہت جلد ٹھیک ہوجائے گی۔ ڈاکٹر یارسن بہت حیران و خاموش تھی۔ بچی بفضل خدا صحت یاب ہوگئی بعد میں حضرت صاحب نے اس کا نام قمرالنساء رکھا وہ اب شادی شدہ اور دو لڑکوں کی ماں ہے۔

Marfat.com

واقعہ نمبر ۱۰۴

یہ واقعہ اپریل ۱۹۵۶ء کا ہے۔ حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب فرزند اکبر و سجادہ نشین اول حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کراچی تشریف لائے اس وقت میں بے روزگار تھا۔ میرے بہنوئی فاروقی صاحب مرحوم میری سروس کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ میں حضرت سراج ملت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فوراً پہچان لیا جب کہ میں آخری مرتبہ تقریباً دس سال قبل حاضر خدمت ہوا تھا۔ آپ نے ملازمت کے لئے دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا فاروقی صاحب کوشش کر رہے ہیں تو آپ نے میرے بھائی محمود علی خان سے فرمایا کہ تم کوشش کرو۔

تقریباً تین ماہ بعد حضرت سراج الملت دوبارہ کراچی تشریف لائے اور فضل منزل صدر میں قیام فرمایا۔ میں حاضر خدمت ہوا (مجھے اس وقت ملازمت مل چکی تھی) حضرت سے واپسی کی تاریخ اور گاڑی کے لئے معلوم کیا تو حضرت نے سکوت فرمایا۔ دوبارہ عرض کرنے پر بھی صرف مسکرائے اور کچھ نہ فرمایا۔ میں واپس آگیا۔ ایک اتوار کی رات میں نے خواب دیکھا کہ اسٹیشن پر حضرت کو خدا حافظ کہہ رہا ہوں اور حضرت صاحب تیز گام گاڑی میں سوار ہو چکے ہیں۔ دوسرے دن واپسی پر فضل منزل گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب اتوار کی رات بذریعہ تیز گام علی پور شریف واپس تشریف لے گئے۔

Marfat.com

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین غوثِ زماں مجددِ دوراں ابو العرب سلطنتی ہند امیرِ ملت قبلہ عالم اعلیحضرت حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز کی سیرت طیبہ پر جامع اور مکمل کتاب کا عقیدتمندوں کو مدت سے انتظار تھا شکر ہے کہ

سیرتِ امیرِ ملت رح

بہترین کتابت نفیس فوٹو آفسٹ طباعت خوشنما سفید کاغذ۔ دیدہ زیب جلد

حضرت قبلہ عالمؒ کے مکمل سوانح حیات۔ کامیاب تبلیغی مساعی دینی اور مذہبی خدمات۔ قومی کارنامے۔ مکاشفات۔ کرامات۔ ملفوظات۔ مکتوبات۔ خطبات۔ اخلافِ کرام۔ خلفائے اعظام وغیرہ پر سیر حاصل معلومات ۷۵۰ صفحات کی ضخیم کتاب ماقلّ و دلّ کے مصداق جمع ہیں۔

میں نے خود ایک طویل عرصے میں تمام تفصیلات مہیا کی ہیں۔ مشہور ادیب و مصنف پروفیسر محمد طاہر فاروقی ایم اے ڈاکٹر ادب نے ترتیب و تسوید کی خدمت انجام دی ہے۔ اور خطاط القلم جناب امین رقم سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ نے کمال عقیدت کے ساتھ کتابت کی ہے۔

اس ہوش ربا گرانی کے زمانے میں کتاب کی قیمت ۷۵ روپے مقرر کی گئی ہے

ملنے کا پتہ

دربار شریف علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ
مکتبہ فریدی وفاقی گورنمنٹ اردو کالج۔ کراچی۔ فون ۷۷۲۰۰۱۰
فریدی بک سینٹر ۔ ۳۶ ۔ اردو بازار کراچی فون ۲۱۳۰۶۹

سید اختر حسین
نبیرۂ حضرت امیر ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ
دربار شریف : علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

صالحین کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے

اعلیٰ حضرت امیرِ ملت قبلۂ عالم الحاج حافظ

محدث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتب :
ان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان صاحب نقشبندی
مجددی جماعتی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

297
ع 53
844

Marfat.com